ماہنامہ
اخبار احمدیہ
جرمنی
جون 2022ء جلد نمبر 23 شمارہ نمبر 06

مولیٰ بس

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انگشتِ مبارک کی زینت بننے والی تیسری انگوٹھی کا عکس

ممبران شوریٰ کو اپنی روحانی اور اخلاقی حالت میں بہتری لانے کی طرف بھرپور توجہ دینی چاہیے

جماعت احمدیہ میں مجلس مشاورت کے قیام پر 2022ء میں سَو سال پورے ہوئے۔ اس موقع پر چھ ممالک کی مجالس شوریٰ سے
حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز مشترکہ خطاب فرمودہ 22 مئی 2022ء کے بعض اہم نکات

جماعت احمدیہ کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت ہمیشہ ہمارے شاملِ حال رہی ہے۔ اور جماعت ہر رنگ میں پھلتی پھولتی ہے۔ اس حقیقت کا اطلاق یقیناً مجلس مشاورت پر بھی ہوتا ہے۔ جو مبارک بیج آج سے سو سال قبل بویا گیا اس کی جڑیں نہ صرف مضبوط ہوئیں بلکہ اس سے نکلنے والا پودا پھولتا اور پھیلتا گیا اور اب اس کے ثمرات تمام دنیا میں پھیل چکے ہیں۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ مجلس شوریٰ ایک ایسا ادارہ ہے جو کسی بھی دنیاوی ادارے یا پارلیمنٹ سے یکسر مختلف ہے۔ دنیاوی پارلیمنٹس کو دیکھیں تو ان کی کارروائیوں میں نہ ختم ہونے والی بحث ہوتی ہے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا اور آپس میں تنازعات میں اضافہ ہوتا ہے۔...... لیکن ہماری مجلسِ مشاورت دوسری پارلیمان اور کانگریس وغیرہ سے افضل ہے اور اس کی یہ افضلیت اسی بنا پر قائم رہ سکتی ہے کہ جب آپ ممبران کے اخلاق اور رویّے مثالی ہوں۔ آپ کی رائے صداقت پر مبنی اور دھوکا دہی سے مبرّا ہو۔ یاد رکھیں کہ شوریٰ کا بنیادی مقصد وہ سفارشات پیش کرنا ہے کہ جو امامِ وقت حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے مشن کو آگے بڑھانے والی ہوں۔ آپؑ کا مشن اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا کے کونوں تک پہنچانا ہے۔ پس یہ آپ ممبران کی ڈیوٹی ہے کہ خلیفۂ وقت جو تمام جماعت کے لیے بمنزلہ باپ کے ہے اُسے صحیح اور صائب رائے دیں تا کہ خلیفۂ وقت اسلام کے پیغام کو دنیا تک پہنچانے کے لیے وہ اقدامات کر سکے جس کے نتیجے میں بنی نوع انسان اپنے خالق کو پہچاننے والی بنے۔

اس سال مجلسِ مشاورت کے سَو سال پورے ہو رہے ہیں۔ پس اس موقعے پر ہمیں خدا کے فضلوں کو یاد کرنا چاہیے۔ پہلی مجلسِ مشاورت جو 1922ء میں ہوئی تھی، اس وقت جماعت کا کُل بجٹ 55 ہزار روپے تھا جو آج کل کے حساب سے کسی طرح بھی ڈیڑھ دو لاکھ پاؤنڈ سے زیادہ نہیں بنتا، لیکن آج صرف یوکے جماعت کا بجٹ ہی کئی ملین پاؤنڈز ہے۔ اسی طرح کینیڈا، جرمنی اور امریکہ وغیرہ جماعت کا بجٹ بھی ہے۔ پس یہ سب خدا کے فضل اور انعامات ہیں جن کا شمار ممکن نہیں۔

ہر عہدیدار اور احمدی کو یاد رکھنا چاہیے کہ خالی مالی قربانی کرنا ہمیں اپنے اخلاقی اور روحانی ترقی کی طرف توجہ کرنے کے فرائض سے سبک دوش نہیں کرتا۔ نہ ہی مجلسِ شوریٰ کے ممبران اس خوش فہمی میں رہیں کہ اس ہال سے نکل کر وہ اپنے فرائض سے عہدہ برآ ہو چکے ہیں۔ یا یہ خیال کریں کہ بجٹ یا دیگر تجاویز پر بحث کرکے، یا تبلیغ، تعلیم اور تربیت کے لیے فنڈز مختص کرکے آپ کے فرائض ادا ہو گئے ہیں بلکہ ہر ایک کو اپنی روحانی اور اخلاقی حالت میں بہتری لانے کی طرف بھرپور توجہ دینی چاہیے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

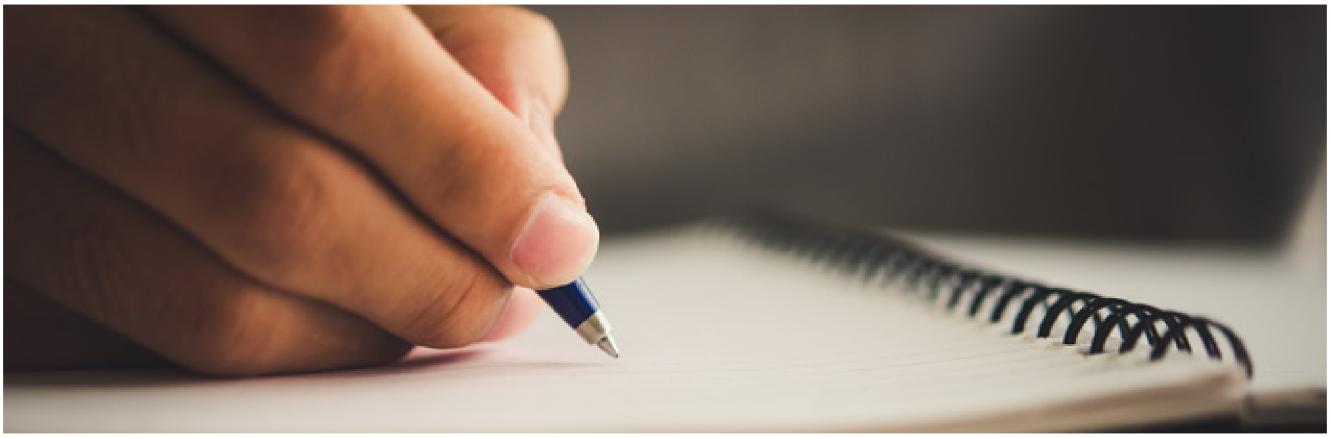

خلافت احمدیہ دائمی ہے

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یومِ خلافت مؤرخہ 27 رمئی 2022ء کے موقع پر مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے خلافتِ احمدیہ سے متعلق بعض بنیادی امور پر روشنی ڈالی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ میں سے بعض اہم نکات ہدیۂ قارئین ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک عرصہ سے اپنی جماعت کو اس بات پر تیار فرمارہے تھے کہ کوئی شخص موت سے باہر نہیں۔ اللہ تعالیٰ انبیاء کو بھی اُن کا کام پورا ہونے کے بعد اٹھا لیتا ہے۔ اسی طرح آپ علیہ السلام کی واپسی کا وقت بھی قریب ہے لیکن ساتھ ہی یہ خوشخبری بھی دیتے تھے کہ آپؑ کی قائم کردہ جماعت نے پھولنا، پھلنا اور پھیلنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے وعدے یقیناً پورے ہونے ہیں۔ جماعت کی ترقی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہونی ہے اور کوئی نہیں جو اس ترقی کو روک سکے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی ایک مجلس میں اپنے بعد نظامِ خلافت اور پھر مختلف اَدوار کا ذکر کر کے فرمایا تھا کہ جب یہ سب کچھ اُمّت کے ساتھ ہوگا تو پھر اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور پھر خلافت علیٰ منہاج النبّوت قائم ہوگی، یہ فرما کر آپؐ خاموش ہوگئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاموشی کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد نظامِ خلافت ختم ہو جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو خود وضاحت فرمائی کہ یہ نظام جاری رہنے والا نظام ہے۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں لیکن خدائی وعدوں کو پورا ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کے غلبہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کی سنّت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنّت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیۡ۔ (المجادلہ:22) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے جن وعدوں کا ذکر فرمایا ہے انہوں نے آپؑ کے بعد جاری نظامِ خلافت کے ذریعہ ہی اپنے کمال تک پہنچنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ترقی دینی ہے اور دے رہا ہے۔ خود لوگوں کی راہنمائی فرماتا ہے۔ خلافت کے ساتھ ان کو جوڑتا ہے اور جوڑ رہا ہے ورنہ انسانی بس کی بات نہیں ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بیعت جس طرح لوگوں نے کی وہ اللہ تعالیٰ کی خالص تائید و نصرت نہیں تھی تو اور کیا تھا؟ خلافتِ ثانیہ کے اِنتخاب کے وقت مخالفین شور مچاتے رہ گئے اور پھر دنیا نے دیکھا کہ کس طرح تیزی سے جماعت ترقی کرتی چلی گئی۔ خلافتِ ثالثہ میں اللہ تعالیٰ نے حکومتِ وقت کے بہت سخت حملے کے باوجود جماعت کو ترقیات سے نوازا۔ خلافتِ رابعہ میں ترقیات کا ایک اور باب کھلا۔ خلیفہ وقت کے ہاتھ کاٹنے کا سوچنے والوں کے اپنے ہاتھ کٹ گئے اور فضا میں ان کے جسم بکھر گئے لیکن جماعت کی ترقی کے قدم نہیں رکے۔ پھر خلافت خامسہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی تائیدات و نصرت کے نظارے دکھائے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدوں کا نتیجہ تھا۔

اللہ تعالیٰ ایم ٹی اے، لٹریچر اور خوابوں کے ذریعہ لوگوں کے دلوں کو اسلام اور احمدیت کی طرف پھیرنے کے سامان پیدا فرما رہا ہے۔ خلافت احمدیہ کی سچائی آشکار کرتے ہوئے لوگوں کے دلوں میں خلافت سے محبت پیدا کرنے کے ایمان افروز واقعات گنی بساؤ، گیمبیا، گوئٹے مالا، انڈونیشیا، برکینا فاسو، مالی اور نائیجیریا میں بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔ پس یہ ہے وہ اخلاص و وفا کا تعلق جو اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں پیدا کر رہا ہے اور ان شاء اللہ اخلاص و وفا میں بڑھنے والے ایسے لوگ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو عطا فرماتا رہے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خلافت کے جاری ہونے کی خوشخبری فرمائی تھی۔ پس آپؑ کا یہ فرمان اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ ہر احمدی کا خلافت سے بھی اخلاص و وفا کا تعلق ہونا چاہیے اور وہی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں گے جو اس معیار کو حاصل کرنے والے ہوں گے اور جب یہ ہوگا تبھی ہم آج یومِ خلافت منانے کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ وہ خلافت سے بیعت کے حق کو بھی ادا کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بھی حاصل کرنے والے ہوں، آمین۔

ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ذوالقعدہ 1443 ہجری قمری | جون 2022ء | جلد نمبر 23 | شمارہ نمبر 06 | احسان 1401 ہجری شمسی

فہرست مضامین

04 قال اللہ جل جلالہ، قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال المسیح الموعود علیہ السلام

05 تبرّکات: مولیٰ بس

06 نظم: اے فدا ہو تیری رہ میں میرا جسم و جان و دِل

07 مالی قربانی اصلاحِ نفس کا ذریعہ

12 تین بابرکت انگوٹھیاں

13 مل جائے تم کو دین کی دولت خدا کرے!

16 مجلس شوریٰ جماعت احمدیہ جرمنی

17 اُسے دے چکے مال و جاں بار بار

19 منظوم کلام: لیکن ہم نے مولا جیسی ذات نہیں دیکھی

21 جرمن مشن کا احیائے نَو

24 تاریخ جرمنی

25 تاریخ جماعت احمدیہ اوسنابرک

30 شہر Osnabrück

31 مسجد بشارت اوسنابرک

36 جماعتی سرگرمیاں: جرمنی میں تبلیغ اسلام

39 جماعتی سرگرمیاں: آگے بڑھتے رہو دمبدم دوستو!

41 محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

42 ماہ جون تاریخ کے آئینہ میں

43 ملکی و عالمی خبریں

45 یادِ رفتگان: مکرم محمود احمد صاحب

48 بلانے والا ہے سب سے پیارا (اعلانات وفات)

اخبار احمدیہ جرمنی کے تازہ و گزشتہ شمارے مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر بھی پڑھے جاسکتے ہیں

https://www.alislam.org/akhbar-e-ahmadiyya/

مجلس ادارت

سرپرست

محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب
امیر جماعت احمدیہ جرمنی

مدیر اعلیٰ

محمد الیاس منیر

مدیران

فیروز ادیب اکمل، مدبّر احمد خان

معاونین

سلطان احمد قمر، سیّد سعادت احمد

پروف ریڈنگ

عبدالرحمٰن مبشر، سیّد افتخار احمد

ڈیزائننگ و کمپوزنگ

مرزا لطف القدوس، آفاق احمد زاہد، طارق محمود

سرِ ورق

احسان اللہ ظفر

کیلیگرافی

سعید اللہ خان

مینیجر

سیّد افتخار احمد

اعزازی اراکین

محمد انیس دیالگڑھی، منور علی شاہد

پتہ

شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ جرمنی
Genfer Str.11,
60437 Frankfurt am Main, Germany
Email: akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de
Tel & Fax: +49-69 50688722

PRINTER: RANA PRINT
HERKULESSTRASSE 45 50823 KÖLN

07

12

04

17

25

21

32

32

43

24

41

قال اللہ جل جلالہ

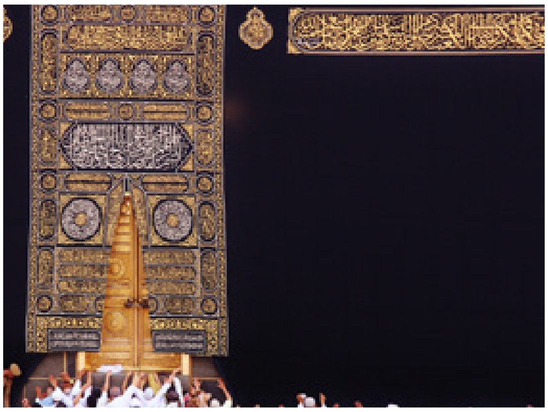

مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ وَلَہٗۤ اَجۡرٌ کَرِیۡمٌ

(الحدید:12)

کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے پس وہ اسے اس کے لئے بڑھادے اور اس کے لئے ایک بڑی عزت والا اجر بھی ہے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كُتِبَتْ لَهُ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ۔

(سنن الترمذی، کتاب فضائل الجہاد عن رسول اللہ، باب ماجاء فی فضل النفقۃ فی سبیل اللہ 1625)

حضرت خریم بن فاتکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے۔ اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

قال المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیزوں سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی، صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 497 ایڈیشن 1989ء)

مولیٰ بس

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

’’دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبّت کرتا ہے۔اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا: لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ کہ حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک کہ تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے۔کیونکہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے اور ابنائے جنس اور مخلوق الٰہی کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدُوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے اور اس آیت میں لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ۔میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 96-95۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

’’اَلشَّیۡطٰنُ یَعِدُکُمُ الۡفَقۡرَ: بعض وقت انسان کچھ دینا چاہتا ہے مگر دل میں طرح طرح کے وَسوسے اُٹھتے ہیں کہ یہ یہ خرچ دَرپیش ہیں اگر اس طرح سخاوت کی تو پاس کچھ بھی نہ رہے گا۔ان کے متعلق فرماتا ہے کہ شیطان تو یہ کہتا ہے مگر خدا فرماتا ہے کہ جو تم خلوصِ قلبی سے خرچ کرو گے مَیں اسے بڑھا دوں گا‘‘۔

(حقائق الفرقان جلد 1 صفحہ 427،428)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

’’مَیں سمجھتا ہوں کہ جماعت کی موجودہ قربانیاں آئندہ قربانیوں کا راستہ کھولنے والی ہوں گی اور جس کے دل میں آئندہ قربانیوں کے لئے انقباض پیدا نہ ہو اُسے سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کی قربانیوں کو قبول کر لیا ہے۔اور آئندہ قربانیوں کے لئے بھی اسے اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے گا۔لیکن جس شخص کے دل میں آئندہ قربانیوں کے لئے انقباض پیدا ہوتا ہے اور وہ اپنے آپ کو تھکا ہوا پاتا ہے اُسے سمجھ لینا چاہیے کہ اُس کی نیّت کی خرابی کی وجہ سے یا اَور کسی گناہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُس کی قربانیوں کو قبول نہیں کیا اور اس کی قربانیاں ضائع ہو گئی ہیں۔کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ اچھا بیج بویا جائے اور وہ اچھا پھل نہ لائے‘‘۔

(خطبات محمود جلد 26 1945ء صفحہ 358،359)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

’’غور کیجئے کہ ایک شخص دن رات کی محنت کے بعد کچھ مال حاصل کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اب مجھے اتنا مال مل گیا ہے کہ جس سے میں اور میری بیوی بچے خوشحالی کی زندگی بسر کرسکیں گے تب خدا تعالیٰ کی آواز اس کے کانوں میں پڑتی ہے اور اسے متوجہ کرتی ہے کہ جو مال ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اس کے خرچ پر جو پابندیاں ہم نے عائد کی ہوئی ہیں انہیں مت بھولنا پھر وہ اس مال کے متعلق انہیں یہ فرماتا ہے کہ اب میرے دین کو یا میرے بندوں کو تمہارے مال کے ایک حصہ کی ضرورت ہے اسے میری راہ میں خرچ کر دو تو یقیناً یہ اس بندے کی آزمائش ہوتی ہے جس میں وہ ڈالا جاتا ہے۔پس وہ مومن جو تقویٰ پر قائم ہوتا ہے وہ بشاشت سے خدا تعالیٰ کی اس آواز پر لبیک کہتا ہے‘‘۔

(انوار القرآن جلد 2 صفحہ 492،493)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

’’خدا کی راہ میں جو کچھ بھی خرچ کریں محبّت اور عشق کے جذبے سے خرچ کریں۔اس کا ایک بہت بڑا فائدہ آپ کو یہ پہنچے گا کہ کبھی دل میں کسی قسم کا تکبّر پیدا نہیں ہوگا کیونکہ جو عشق کی خاطر خرچ کرتا ہے وہ قبولیت پر بہت ممنون ہوا کرتا ہے۔وہ قبولیت پر احسان نہیں جتاتا بلکہ اس کی خدمت، اس کا تحفہ قبول ہو تو زیرِ احسان ہو کر اس دَر سے لَوٹا کرتا ہے۔پس خدا کے حضور جو محبّت سے قربانیاں آپ پیش کریں گے ہمیشہ احسان کے جذبے سے لدے ہوئے اور دہرے ہوتے ہوئے واپس لَوٹیں گے کہ اللہ کی شان اس نے ہماری حقیر قربانی کو قبول فرمالیا‘‘۔(خطبات طاہر جلد 15 صفحہ 329-330)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

ہر احمدی کو اس روح کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہم چندہ کیوں دیتے ہیں؟ اگر کسی سیکرٹری مال یا صدر جماعت کو خوش کرنے کے لئے، یا اُس سے جان چھڑانے کے لئے چندہ دیتے ہیں تو ایسے چندے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ...... کوئی بھی ایسی وجہ جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے علاوہ چندہ دینے کی ہو، وہ خدا تعالیٰ کے ہاں رَدّ ہو سکتی ہے۔پس چندہ دینے والے یہ سوچیں کہ خدا تعالیٰ کا اُن پر احسان ہے کہ اُن کو چندہ دینے کی توفیق دے رہا ہے، نہ کہ یہ احسان کسی شخص پر، اللہ تعالیٰ پر یا اللہ تعالیٰ کی جماعت پر ہے کہ وہ اُسے چندہ دے رہے ہیں۔پس ہر چندہ دینے والے کو یہ سوچ رکھنی چاہیے کہ وہ چندے دے کر خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بننے کی کوشش کر رہا ہے۔

(خطبات مسرور جلد 11 صفحہ 462،خطبہ جمعہ 16/اگست 2013ء)

اے فدا ہو تیری رہ میں میرا جسم و جان و دِل

اَے خدا اَے کارساز و عیب پوش و کردگار
اَے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

اَے مرے یارِ یگانہ اَے مری جاں کی پنہ
بس ہے تو میرے لئے مجھ کو نہیں تجھ بن بکار

اے فدا ہو تیری رہ میں میرا جسم و جان و دِل
مَیں نہیں پاتا کہ تجھ سا کوئی کرتا ہو پیار

نسلِ انساں میں نہیں دیکھی وفا جو تجھ میں ہے
تیرے بن دیکھا نہیں کوئی بھی یارِ غمگسار

اِس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات و کرم
جن کا مشکل ہے کہ تا روزِ قیامت ہو شمار

عزّت و ذِلّت یہ تیرے حکم پر موقوف ہیں
تیرے فرماں سے خزاں آتی ہے اور بادِ بہار

غیر کیا جانے کہ دلبر سے ہمیں کیا جوڑ ہے
وہ ہمارا ہو گیا اُس کے ہوئے ہم جاں نِثار

یہ اگر انساں کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں!
ایسے کاذب کے لیے کافی تھا وہ پروردگار

(انتخاب از درثمین ''مناجات اور تبلیغ حق'')

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے

مالی قربانی اصلاحِ نفس کا ذریعہ

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت قرآنی کی تلاوت فرمائی:

وَاَنۡفِقُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَلَا تُلۡقُوۡا بِاَيۡدِيۡكُمۡ اِلَى التَّهۡلُكَةِ وَاَحۡسِنُوۡا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ (البقرہ:196)

اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس جماعت پر، اس پیاری جماعت پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس میں شامل ہونے کے بعد افرادِ جماعت اپنے عہد کے مطابق مالی قربانیوں میں پیش پیش رہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت کہ نیک باتوں کی یاددہانی کراتے رہنا چاہئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے وقتاً فوقتاً جماعت کو مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے تا کہ اگر کوئی سست ہو رہا ہے تو اس کو اس طرف توجہ پیدا ہو جائے اور جو نئے آنے والے ہیں اور نوجوان ہیں ان کو مالی قربانیوں کا احساس ہو جائے، اس کی اہمیت کا احساس پیدا ہو جائے کہ مالی قربانی بھی ایک انتہائی ضروری چیز ہے اور وہ اپنی اصلاح کے لئے اور اپنے نفس کو پاک کرنے کے لئے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے بن جائیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاَنۡفِقُوۡا خَيۡرًا لِّاَنۡفُسِكُمۡ (التغابن:17) کہ اپنے مال اس کی راہ میں خرچ کرتے رہو یہ تمہاری جانوں کے لئے بہتر ہوگا۔

قرآنِ کریم میں مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلانے کے بارے میں بے شمار ارشادات ہیں اور یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کو پورا اجر دیتا ہے۔ اس دنیا میں بھی اجر ہے اور مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں گے۔ اس لئے ہمیشہ اپنے مال کا بہترین ٹکڑا اس کی راہ میں خرچ کرو۔

جماعت احمدیہ کا جو مالی سال ہے اس کو ختم ہونے میں دو تین ماہ رہ گئے ہیں اور جو انتظامیہ ہے، مال سے متعلقہ شعبوں کو ان دنوں میں وصولیوں کی طرف توجہ دلانے کی فکر ہوتی ہے۔ تو اس لحاظ سے مَیں توجہ دلانی چاہتا ہوں تا کہ جن لوگوں کو ابھی تک اپنے لازمی چندہ جات ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں ہوئی ان کو توجہ ہو جائے اور منتظمین کی پریشانی بھی دور ہو۔

مجھے یقین ہے اور خدا تعالیٰ کے سلوک کو دیکھتے ہوئے جو وہ جماعت سے کرتا چلا آ رہا ہے مَیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس یقین پر قائم ہوں کہ جو بھی جماعتی ضروریات ہوں گی اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان شاء اللہ پوری فرماتا رہے گا۔ نئے کاموں، نئے منصوبوں کو وہی دل میں ڈالتا ہے اور ڈالتا بھی اسی لئے ہے کہ اس کے نزدیک جماعت اس کام کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اس آخری زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کے ذریعے سے مالی قربانیوں کے جہاد ہونے تھے اس لئے ایک لمبے عرصے کے بعد اِن لوگوں کے دلوں میں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے وسعت بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ اس زمانے میں جبکہ ہر طرف مادیت کا دَور دورہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں میں سے ایک بہت بڑی تعداد ہے جو مالی قربانیاں کرنا جانتی ہے اور ان

نمونوں کو قائم کرنے والی ہے جو آنحضرت ﷺ کی سنت پر چلتے ہوئے صحابہ نے کئے۔ یہ مالی قربانی، قربانی تو یقیناً ہے جیسا کہ مَیں نے کہا لیکن اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں میں اس قربانی کی صلاحیت بھی پیدا کر دی ہے جس کے اعلیٰ ترین نمونے ہمارے سامنے ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفی ﷺ نے قائم فرمائے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''اگر ہماری فطرت کو وہ قوتیں نہ دی جاتیں جو آنحضرت ﷺ کے تمام کمالات کو ظلّی طور پر حاصل کر سکتیں تو یہ حکم ہمیں ہرگز نہ ہوتا کہ اس بزرگ نبی کی پیروی کرو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فوق الطاقت کوئی تکلیف نہیں دیتا۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا۔ (البقرہ:287)

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 156)

سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنی دماغی صلاحیت دی ہے اور تجارت میں اتنا تجربہ ہے کہ اس سے زیادہ مال دوبارہ پیدا کر لوں گا اور توکّل بھی تھا، یقین بھی تھا اور یقیناً اس میں اعلیٰ ایمانی حالت کا دخل بھی تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا جائزہ لیتے ہوئے گھر کا نصف مال پیش کر دیا اور اسی طرح باقی صحابہؓ نے اپنی استعدادوں کے مطابق قربانیاں کیں اور کرتے چلے گئے۔

تو ہمیں اس ارشاد کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا۔ (البقرہ:287) کو اپنے بہانوں کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہئے بلکہ اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے، خود اپنے آپ کو دیکھنا چاہئے کہ مالی قربانی کی میرے اندر کس حد تک صلاحیت ہے، کتنی گنجائش ہے۔ کم آمدنی والے لوگ عموماً زیادہ قربانی کر کے چندے دے رہے ہوتے ہیں بہ نسبت زیادہ آمدنی والے لوگوں کے۔ زیادہ پیسے کو دیکھ کر بعض دفعہ بعض کا دل کھلنے کی بجائے تنگ ہو

ہو تو ایسے لوگ جن کی غلطیوں کی وجہ سے ان سے چندہ نہیں لیا جاتا جب ایسی صورتِ حال پیدا ہوتی ہے جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ان کی وصیت پہ زَد پڑتی ہے یا دوسرے لوگوں کے چندوں پہ۔ تو کیونکہ احمدی ہیں، دل میں نیکی ہوتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے، پھر ان کے دل بے چین ہو جاتے ہیں جیسا کہ مَیں نے بتایا پھر معافیاں مانگتے ہیں اور ان کے لئے بات بڑی سخت تکلیف دہ بن رہی ہوتی ہے۔ تو جب نظامِ جماعت نے یہ اجازت دی ہوئی ہے کہ بعض آدمی مجبوریوں کی وجہ سے شرح کے مطابق چندہ نہیں دے سکتے تو رعایت لے لیں تو سچائی کا تقاضا یہ ہے کہ رعایتی شرح کی منظوری حاصل کر لی جائے، بجائے اس کے کہ غلط بیانی سے کام لیا جائے۔ اور مَیں اس بارے میں کئی دفعہ کہہ بھی چکا ہوں کہ ایسے لوگوں کو بغیر کسی سوال جواب کے رعایت شرح مل جائے گی۔ تو ایک تو جو لوگ اپنی آمد غلط بتاتے ہیں وہ غلط بیانی کی وجہ سے

مَیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس یقین پر قائم ہوں کہ جو بھی جماعتی ضروریات ہوں گی اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان شاء اللہ پوری فرماتا رہے گا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد سے بعض لوگوں کے اس بہانے کی بھی وضاحت ہو گئی جو یہ کہتے ہیں کہ تمام چندوں کی ادائیگی ہماری طاقت سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا۔ (البقرہ:287) کہ اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی وسعت، اس کی صلاحیت، اس کی گنجائش سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ اللہ تعالیٰ تکلیف نہیں دیتا، لیکن آنحضرت ﷺ نے جو نمونے قائم فرمائے اور جن پر چلتے ہوئے صحابہ نے قربانیاں دیں وہ قربانیاں اپنے اوپر تنگی وارد کر کے ہی دی گئی تھیں۔ ہر ایک نے اپنی اپنی اِستعداد کے مطابق اپنے اوپر تنگی وارِد کی اور قربانیاں دیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی استعدادیں زیادہ تھیں انہوں نے اس کے مطابق قربانی دی، دوسرے ان کو اللہ تعالیٰ کے اپنے ساتھ اس سلوک کا بھی علم تھا، ان کو پتہ تھا کہ مَیں آج اپنے گھر کا سارا سامان بھی اللہ کی راہ میں قربان کر دوں گا تو اللہ تعالیٰ کے فضل

جاتا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ ایسی صورت بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ موصی بھی بہت کم آمدنی پر چندے دیتے ہیں اور ایسے راستے تلاش کر رہے ہوتے ہیں جن سے ان کی آمدنی کم سے کم ظاہر ہو۔ حالانکہ چندہ تو خدا تعالیٰ کی خاطر دینا ہے۔ ایسے لوگوں کا پھر پتہ تو چل جاتا ہے، پھر وصیت پر زَد بھی آتی ہے۔ پھر معذرتیں کرتے ہیں اور معافیاں مانگتے ہیں۔ تو چاہے موصی ہو یا غیر موصی جب بھی مالی کشائش پیدا ہو اس مالی کشائش کو انہیں قربانی میں بڑھانا چاہئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہماری اِستعدادوں کو، کشائش کو اس لئے بڑھایا ہے کہ آزمائے جائیں۔ یہ دیکھا جائے کہ بیعت کے دعویٰ میں کس حد تک سچے ہیں۔ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا۔ (البقرہ:287) کے ارشاد کے بعد اس ارشاد کو بھی مدّ نظر رکھنا چاہئے کہ لَہَا مَا کَسَبَتۡ وَعَلَیۡہَا مَا اکۡتَسَبَتۡ (البقرہ:287) یعنی نیک کام کا ثواب بھی ملے گا اور اگر ٹال مٹول کر رہے ہوں گے تو نقصان بھی ہو گا۔ بہر حال اگر دل میں ذرا سا بھی ایمان

گناہگار ہو رہے ہوتے ہیں۔ دوسرے اس غلط بیانی کی وجہ سے اپنے پیسے میں بھی بے برکتی پیدا کر رہے ہوتے ہیں۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جس خدا نے اپنے فضل سے حالات بہتر کئے ہیں وہ ہر وقت یہ طاقت رکھتا ہے کہ ایسے لوگوں کو کسی مشکل میں گرفتار کر دے۔ پس خدا تعالیٰ سے ہمیشہ معاملہ صاف رکھنا چاہئے۔

اصل بات جو مَیں یہاں کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ مالی قربانی ذریعہ ہے تربیت کا اور نفس کو پاک کرنے کا۔ اگر کچھ حصہ مالی قربانی بھی کر رہے ہیں اور غلط بیانی کر کے اپنی آمد کو بھی چھپا رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا مالی قربانی کرنے والوں کے لئے ان کے نفسوں کو پاک کرنے کا جو وعدہ ہے اس سے تو پھر حصہ نہیں لے رہے ہوتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ہر انسان کے دل کا حال جانتا ہے، اس کے تمام حالات جانتا ہے، کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں ہے تو ایسی مالی قربانی کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اور پھر یہ بات تربیت میں کمی کا باعث بن رہی ہوتی ہے بلکہ

دوسروں کے لئے بھی غلط نمونے قائم کر رہی ہوتی ہے اور جھوٹ بولنے کی وجہ بھی بن رہی ہوتی ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ ایسے لوگ مکمل طور پر چندے سے رخصت حاصل کر لیا کریں اور غلط آمد بتانے کی وجہ سے جو جھوٹ کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں اس سے بچ جائیں۔ کیونکہ جھوٹ کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شرک کی طرف لے جانے والا ہے۔

پس چند ایسے لوگ جو اس قسم کے طریق اختیار کئے ہوئے ہیں ان کے لئے اس میں بڑا انذار ہے۔ اللہ ہر احمدی کو اس سے بچائے اور ہم مالی قربانی دِلی خوشی سے کرنے والے ہوں نہ کہ بوجھ سمجھ کر۔ اللہ کی خاطر کی گئی قربانیوں کو اللہ کا فضل سمجھ کر کریں نہ کہ یہ خیال ہو کہ ہم جماعت پر یا خدا تعالیٰ پر کوئی احسان کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھ پر احسان کسی نے کیا کرنا ہے۔ مَیں تو ان قربانیوں کو جو تم کر رہے ہوتے ہو کئی گنا

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کا ذریعہ ہیں۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے مال کا سولہواں حصہ دے رہے ہیں تو یہ ان دینے والوں کے فائدہ کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے کہ میں تمہارے مالوں کو سات سو گنا یا اس سے بھی زیادہ بڑھا کر واپس دیتا ہوں۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کو جو اپنے مال کا اچھا ٹکڑا کاٹ کر دے رہے ہو یہ تمہارے اپنے ہی فائدے کے لئے ہے۔ اس میں ایک مومن کو یہ بھی ہدایت ہے، یہ بھی فرما دیا کہ مال ہمیشہ جائز ذریعے سے کماؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اچھا مال تبھی پیش کر سکتے ہو جب جائز ذریعہ سے کمایا ہو۔ اللہ تعالیٰ کو ناجائز منافع سے کمایا ہوا مال بھی پسند نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کو سود سے کمایا ہوا مال بھی پسند نہیں ہے بلکہ سختی سے اس کی مناہی ہے۔ رشوت کا پیسہ بھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی لینے والا ہے۔

پس جب چندہ دینے والا ان سب باتوں کو مدّنظر رکھے تو پھر اس کا روپیہ، اس کی آمد، اس کی کمائی خود بخود پاک

تک دنیا کے تمام کناروں تک اور ہر کنارے کے ہر شخص تک اسلام کا پیغام نہیں پہنچ جاتا اور جب تک غریب کی ضرورتوں کو مکمل طور پر پورا نہیں کیا جاتا اس وقت تک یہ مالی جہاد جاری رہنا ہے۔ اور اپنی اپنی گنجائش اور کشائش کے لحاظ سے ہر احمدی کا اس میں شامل ہونا فرض ہے۔

آنحضرت ﷺ کے زمانے میں غریب اپنی طاقت کے لحاظ سے خرچ کرتا تھا اور امیر اپنی وسعت کے لحاظ سے خرچ کرتا تھا۔ غریب صحابہ بھی بے چین رہتے تھے کہ کاش ہمارے پاس بھی مال ہو تو ہم بھی خرچ کریں۔ جب جہاد کے لئے جانے کے لئے، باوجود ان کی خواہش کے، مالی تنگی اور سامان کی کمی کی وجہ سے ان کو پیچھے رہنا پڑتا تھا تو ان کی آنکھیں آنسو بہاتی تھیں اور ان کے دل بے چین ہوتے تھے۔ اور یہ اتنی سچّی بے چینی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے جو دلوں کا حال جاننے والا ہے اس نے بھی یہ گواہی دی کہ

یہ زمانہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہے اس میں ایک جہاد مالی قربانیوں کا جہاد بھی ہے

بڑھا کر تمہیں دیتا ہوں، تمہیں واپس لَوٹا رہا ہوتا ہوں۔ پس یہ سودا تمہارے فائدے کے لئے ہے جیسا کہ فرماتا ہے مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۠ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۔ (البقرۃ:246) کہ کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے تا کہ وہ اس کے لئے اس کو کئی گنا بڑھائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ''اللہ تعالیٰ جو قرض مانگتا ہے تو اس سے یہ مراد نہیں ہوتی ہے کہ معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کو حاجت ہے اور وہ محتاج ہے۔ ایسا وہم کرنا بھی کفر ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جزا کے ساتھ واپس کروں گا۔ یہ ایک طریق ہے اللہ تعالیٰ جس سے فضل کرنا چاہتا ہے''۔ (بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ سورۃ البقرہ:246، الحکم جلد 6 نمبر 17 مؤرخہ 10 مئی 1902 صفحہ 7)

پس وہ لوگ جو مالی کشائش کے بعد دل میں کنجوسی محسوس کرتے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ سب چندے

ہو جائے گی۔ یہ مالی قربانی اس کے لئے تزکیۂ نفس کا موجب بن جائے گی۔ اور اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والا بن جائے گا اور آنحضرت ﷺ نے اُمّت کے لئے جو دعائیں کی ہیں ان کا بھی وارث بن رہا ہو گا۔

جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ یہ زمانہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہے اس میں ایک جہاد مالی قربانیوں کا جہاد بھی ہے کیونکہ اس کے بغیر نہ اسلام کے دفاع میں لٹریچر شائع ہو سکتا ہے، نہ قرآنِ کریم کے مختلف زبانوں میں ترجمے ہو سکتے ہیں، نہ یہ ترجمے دنیا کے کونے کونے میں پہنچ سکتے ہیں۔ نہ مشن کھولے جا سکتے ہیں، نہ مربیان، مبلّغین تیار ہو سکتے ہیں اور نہ مربیان، مبلّغین جماعتوں میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔ نہ ہی مساجد تعمیر ہو سکتی ہیں۔ نہ ہی سکولوں، کالجوں کے ذریعہ سے غریب لوگوں تک تعلیم کی سہولتیں پہنچائی جا سکتی ہیں۔ نہ ہی ہسپتالوں کے ذریعہ سے دُکھی انسانیت کی خدمت کی جا سکتی ہے۔ پس جب

یہ بے چین دل اور آنسو بہاتی آنکھیں بناوٹ نہیں تھیں بلکہ حقیقت میں ان کی یہ کیفیت ہوتی تھی۔

اللہ کرے کہ آج ہماری قربانیوں کی تڑپ بھی اسی طرح سچی تڑپ ہو جس طرح پہلوں کی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے ساتھ ملاتے ہوئے پاک نمونے قائم کرنے کی توفیق دے۔ ہمیں اس آیت کے مطابق اس بات کا اِدراک عطا فرمائے اور عمل کرنے کی توفیق دے جس کی مَیں نے تلاوت کی ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے تئیں ہلاکت میں نہ ڈالو اور احسان کرو۔ یقیناً اللہ احسان کرنے والوں سے محبّت کرتا ہے۔

آج جب اسلام کے خلاف ہر طرف سے حملے ہو رہے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رہنمائی میں دلائل قاطعہ کے ذریعہ سے جواب دینے کے لئے کھڑا کیا ہے اور جس کی تیاری کے لئے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ مالی قربانی کی

ضرورت ہے، ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے مالی قربانیوں کی طرف توجہ دینے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ فرمایا ہے کہ اگر ہم مالی قربانیوں کی طرف توجہ نہیں کریں گے تو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والے ہوں گے۔ اپنے آپ کو دین کی خدمت سے محروم کر رہے ہوں گے۔ اور دین کی خدمت سے محروم ہونے کا مطلب ہی اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔

پس جو چندے کے معاملے میں سستیاں دکھانے والے ہیں وہ اپنے جائزے لیں اور جو جماعتی عہدیدار نئے شامل ہونے والوں کو اس کی اہمیت سے آگاہ نہیں کرتے وہ بھی ذمہ دار ہیں۔ پس جہاں دین کی نصرت کے لئے آسمان پر شور ہے وہاں ہمیں اپنی ذمہ داریوں کی طرف بھی بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ان ذمہ داریوں کو بھی ہمیں نبھانا ہوگا۔ اور ہم ہلاکت سے اس صورت میں بچ سکتے ہیں جب اَحْسِنُوْا پر عمل کرتے

تو فرمایا کہ تندرستی کی حالت میں، انسان کی صحت اچھی ہو، جوان ہو، تو عاقبت کی فکر بھی کم رہتی ہے۔ اگر اس عمر میں یہ خیال آجائے صحت کی حالت میں یہ خیال آجائے تو پھر مال کی وجہ سے بہت سی ایسی لغویات ہیں جن میں انسان مبتلا ہو جاتا ہے، ملوث ہو سکتا ہے ان سے بچ جاتا ہے۔

پھر مال کی خواہش ہر انسان میں ہوتی ہے۔ آج کل کے زمانے میں مادیت کا بہت زیادہ دَور دَورہ ہے اور بہت بڑھ کر یہ خواہش ہے۔ اس حالت میں اس زمانے میں جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تو یقیناً یہ بہت بڑی قربانی ہے۔ اللہ کا فضل ہے کہ جماعت میں بہت سے لوگ مال کی خواہش رکھنے کے باوجود قربانیاں کرتے ہیں۔ پھر اس وقت خرچ کرنا جب محتاجی کا بھی ڈر ہو۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ جماعت میں ایسی بہت مثالیں ہیں جب کسی بات کی بھی پروا کئے بغیر لوگ قربانیاں کر رہے ہوتے ہیں۔ ابھی چند دن ہوئے جرمنی کے ایک

آنحضرت ﷺ نے کس طرح اپنے صحابہ کو مالی قربانیوں کی ترغیب دلائی اور کس طرح دلایا کرتے تھے اس بارے میں روایت میں یوں ذکر ملتا ہے۔

حضرت نبی کریم ﷺ نے ایک دفعہ اپنی نسبتی ہمشیرہ حضرت اسماءؓ بنت ابو بکر کو نصیحت فرمائی کہ اللہ کی راہ میں گن گن کر خرچ نہ کیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم کو گن گن کر ہی دے گا۔ اپنی تھیلی کا منہ بند کر کے (یعنی کنجوسی سے) نہ بیٹھ جانا ورنہ پھر اس کا منہ بند ہی رکھا جائے گا۔ یعنی نہ تو پیسہ آئے گا اور نہ نکلنے کی نوبت آئے گی۔ جتنی طاقت ہو، استعداد ہو اتنا خرچ کرنا چاہئے۔

(بخاری کتاب الزکوۃ باب التحریض علی الصدقۃ حدیث نمبر 1433 و باب الصدقۃ فیما استطاع حدیث نمبر 1434)

پس بعض لوگ جو سمجھتے ہیں کہ چندے ہمارے لئے بوجھ ہیں ان کو ہمیشہ یہ نصیحت یاد رکھنی چاہئے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن حساب

مال ہمیشہ جائز ذریعے سے کماؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اچھا مال تبھی پیش کر سکتے ہو جب جائز ذریعہ سے کمایا ہو

ہوئے اپنے فرائض عمدگی سے ادا کرنے والے ہوں اور اس کے نتیجہ میں خدا کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔

آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے مال خرچ کرنے کے طریقوں اور یہ کہ کون سا مال خرچ کرنا چاہئے اس کے بارے میں آپ ﷺ سے سوال کیا کرتے تھے۔

چنانچہ روایت میں آتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے کس مال کا ثواب زیادہ ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب تو تندرستی کی حالت میں مال کی خواہش ہوتے ہوئے، محتاجی سے ڈر کر، مالداری کی طمع رکھ کر، خرچ کرے۔ اور اتنی دیر مت کر کہ جان حلق میں آن پہنچے تو اس وقت تو کہے کہ فلاں کو اتنا دینا اور فلاں کو اتنا دینا، حالانکہ اب تو وہ مال کسی اور کا ہو ہی چکا۔

(صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب ای الصدقۃ افضل حدیث نمبر 1419)

نوجوان کے بارے میں مجھے پتہ چلا کہ وہ مقروض بھی تھا، شادی بھی ہونے والی تھی۔ ایک معمولی رقم اس نے شادی کے لئے جمع کی ہوئی تھی لیکن جب وہاں جو تحریک ہے سو (100) مساجد کی اس کے لئے چندے کی تحریک کی گئی تو وہ تمام جمع پونجی جو اس نے شادی کے لئے جوڑی تھی لا کے پیش کر دی۔

پس یہ نمونے جہاں حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے پورا ہونے کے نظارے ہمیں دکھاتے ہیں، وہاں اُن سست لوگوں کو بھی توجہ کرنی چاہئے، ان کو بھی توجہ دلانے والے بننے چاہئیں جو حیلوں بہانوں سے چندوں میں کمی کی درخواستیں کرتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ مالدار ہونے کی طمع رکھتے ہیں ایک ہی خواہش ہوتی ہے کہ کسی طرح پیسہ اکٹھا ہو جائے۔ یہ چند لوگ اُن برکتوں میں نہ شامل ہو کر جو اس قربانی کی وجہ سے ملتی ہیں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ سب احمدیوں کو عقل دے اور اس بخل سے محفوظ رکھے۔

کتاب ختم ہونے تک انفاق فی سبیل اللہ کرنے والا اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے اپنے مال کے سائے میں رہے گا۔

(مسند احمد بن حنبل مسند عقبہ بن عامر جلد 5 صفحہ 895 ایڈیشن 1998ء)

پھر آنحضرت ﷺ یہ حدیثِ قدسی بھی سنایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! خرچ کرتا رہ، مَیں تجھے عطا کروں گا۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی کئی مثالیں بکھری پڑی ہیں۔ (ایک مَیں نے مثال پہلے بھی دی تھی) جن میں اللہ تعالیٰ کی ان نوازشوں کے ذکر ملتے ہیں، اس کے نظارے نظر آتے ہیں، اور یہ نظارے نظر آتے ہی ہیں تو لوگوں میں اتنی جرأت اور ہمّت پیدا ہوتی ہے کہ وہ نہ ہوتے ہوئے بھی اپنے مال خرچ کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس طرح قربانی کرنے والے ہمیشہ عطا فرماتا رہے اور ان پر اپنے فضلوں کی بارش بھی برساتا رہے۔

چندوں کے بارہ میں بعض جماعتوں کے بعض استفسار ہوتے ہیں جو بعض لوگوں کی طرف سے ہوتے ہیں جن

کے بارے میں سمجھتا ہوں کہ وضاحت کر دوں۔ ایک تو یہ کہ آج کل وصیت کی طرف بہت توجہ ہے۔ اور وصیت کی طرف توجہ تو ہوگئی ہے لیکن تربیت کی کافی کمی ہے۔ اس لئے بعض موصیان یہ سمجھتے ہیں کہ کیونکہ ہم نے وصیت کی ہوئی ہے اس لئے ہم صرف وصیت کا چندہ دیں گے باقی ذیلی تنظیموں کے چندے یا مختلف تحریکات کے چندے ہم پر لاگو نہیں ہوتے۔ تو یہ واضح ہو، جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اگر تو حالات ایسے ہوں کہ تمام چندے نہ دے سکتے ہوں تو اس کی اجازت لے لیں۔ ورنہ توقع ایک موصی سے یہ کی جاتی ہے کہ ایک موصی کا معیار قربانی دوسروں کی نسبت، غیر موصی کی نسبت زیادہ ہونا چاہئے۔ تو اگر وصیت کا صرف کم سے کم 1/10 حصہ سے دے کر باقی چندے نہیں دے رہے تو ہو سکتا ہے۔

ایک اور بات ہے جس کی طرف مَیں عرصے سے توجہ دلا رہا ہوں کہ نومبائعین کو مالی نظام میں شامل کریں۔ یہ جماعتوں کے عہدیداروں کا کام ہے

غیر موصی دوسرے چندے شامل کر کے موصیان سے زیادہ قربانی کر رہے ہوں۔ تو اس لحاظ سے واضح کر دوں کہ کوئی بھی چندہ دینے والا، چاہے وہ موصی ہیں یا غیر موصی ہیں اگر توفیق ہے تو تمام تحریکات میں چندے دینے چاہئیں کیونکہ ہر تحریک اپنی اپنی ضرورت کے لحاظ سے بڑی اہم ہے۔

پھر ایک چیز یہ ہے کہ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اصل مقصد چندوں کا اللہ تعالیٰ کا قرب پانا ہے، نہ کہ پیسے اکٹھے کرنا۔ اس لئے بالکل صحیح طریق سے بغیر کسی چیز کو، اپنی آمد کو چھپائے بغیر، اپنے بجٹ بنوانے چاہئیں جو کہ سال کے شروع میں جماعتوں میں بنتے ہیں۔ اور بجٹ بہر حال صحیح آمد پہ بننا چاہئے۔ اس کے بعد اگر توفیق نہیں تو چندوں کی چھوٹ لی جا سکتی ہے۔

پھر ایک اور بات ہے جس کی طرف مَیں عرصے سے توجہ دلا رہا ہوں کہ نومبائعین کو مالی نظام میں شامل کریں۔ یہ جماعتوں کے عہدیداروں کا کام ہے۔ جب نومبائعین مالی نظام میں شامل ہو جائیں گے تو جماعتوں کے یہ شکوے بھی دور ہو جائیں گے کہ نومبائعین سے ہمارے رابطے نہیں رہے۔ یہ رابطے پھر ہمیشہ قائم رہنے والے رابطے بن جائیں گے اور یہ چیز ان کے تربیت اور ان کے تقویٰ کے معیار بھی اونچے کرنے والی ہوگی۔ تو جیسا کہ مَیں نے کہا کہ قرآنِ کریم میں مالی قربانیوں کے بارے میں بے شمار ہدایات ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ جو بھی فضل فرماتا ہے ان کو اس میں بھی شامل کرنا چاہئے۔

پھر زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارے میں بعض سوال ہوتے ہیں۔ یہ بنیادی حکم ہے۔ جن پر زکوٰۃ واجب ہے ان کو ضرور ادا کرنی چاہئے اور اس میں بھی کافی گنجائش ہے۔ بعض لوگوں کی رقمیں کئی کئی سال بنکوں میں پڑی رہتی ہیں اور ایک سال کے بعد بھی اگر رقم جمع ہے تو اس پہ بھی زکوٰۃ دینی چاہئے۔ پھر عورتوں کے زیورات ہیں ان پر زکوٰۃ دینی چاہئے۔ جو کم از کم شرح ہے اس کے مطابق ان زیورات پہ زکوٰۃ ہونی چاہئے۔ پھر بعض زمینداروں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے ان کو اپنی زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے۔ تو یہ ایک بنیادی حکم ہے اس پر بہر حال توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

اس مالی قربانی کے ضمن میں ایک دعا کی بھی درخواست کرنی چاہتا ہوں۔ جیسا کہ مَیں نے ایک دفعہ اعلان کیا تھا بلکہ شاید دو دفعہ کر چکا ہوں، کہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ جو ربوہ میں بن رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی خوبصورت عمارت ہے اور بڑا اعلیٰ اور معیاری انسٹیٹیوٹ بن رہا ہے، دل کی بیماریوں کے لئے۔ اس کے لئے مَیں نے دنیا کے ڈاکٹروں کو تحریک کی تھی کہ وہ اس میں خاص طور پر حصہ لیں اور قربانیاں کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ کے ڈاکٹرز نے اس کے خرچ کی بہت بڑی ذمہ داری اپنے اوپر لی ہے۔ تقریباً ایکوپمنٹ (Equipment) وغیرہ کا سارا خرچ وہی ادا کریں گے اور یہ بہت بڑا خرچ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے ایک بہت بڑی رقم جمع بھی کر لی ہے اور وعدے بھی کئے ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے اور یہ توفیق دے کہ وہ جلد اپنے وعدے پورے کرنے والے بھی ہوں۔ لیکن امریکہ کی جماعت کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس بہت بڑی قربانی کی وجہ سے کہیں ان کے لازمی چندہ جات میں فرق نہ پڑے۔ وہ بہر حال متاثر نہیں ہونے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والوں کے لئے جو بھی اللہ کی راہ میں قربانی کر رہے ہیں ان کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ ہے کہ سلسلہ کی ترقی کے لئے جس چیز کی بھی ضرورت ہوگی اور جن اموال کی بھی ضرورت ہے وہ ان شاء اللہ میسر ہو جائیں گے، مہیا ہو جائیں گے۔

جیسا کہ آپؑ فرماتے ہیں: ''اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دے گا اس لئے امید کی جاتی ہے کہ اشاعتِ اسلام کے لئے ایسے مال بہت اکٹھے ہو جائیں گے''۔ (رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 319)

تو یہ تو کوئی فکر نہیں ہے کہ مال نہیں ملے گا، ضرورت پوری نہیں ہوگی۔ لیکن ہمیں یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ان مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ہوں اور قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ دعا کی ایک اور درخواست ہے کہ ان شاء اللہ اس ہفتے کے دوران میں مَیں آسٹریلیا وغیرہ اور دوسرے چند ممالک کے چند ہفتوں کے لئے دورے پہ جا رہا ہوں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس دورے کو بابرکت فرمائے اور ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے جو وہاں کے احمدیوں کے لئے بھی بابرکت ہو۔ اور سفر میں بھی ہمیں حفاظت میں رکھے۔

(خطبات مسرور جلد چہارم صفحہ 167۔ خطبہ جمعہ 31/مارچ 2006ء)

تین بابرکت انگوٹھیاں

محمد انیس دیالگڑھی

عاشق اپنے محبوب کا نام لیتے نہیں تھکتے۔ اگر زبان سے ذکر نہ بھی کریں تو بھی ہر لحہ اس کے خیال میں غرق رہتے ہیں۔ خدا سے محبت کرنے والوں کا بھی یہی حال ہوتا ہے بلکہ وہ دوسروں سے بھی بڑھے ہوتے ہیں۔ ہر وقت اپنے خالق و مالک کی یاد میں محو رہتے ہیں اور اس کا نام جپنے کے بہانے ڈھونڈتے ہیں۔

ایک شاعر کہتا ہے کہ

ایک چاندی کی انگوٹھی کے حوالے سے فقط
اپنی انگلی میں تیرا نام پہن لیتا ہوں

عارف باللہ بھی اپنے محبوب کے نام کی انگوٹھی پہن لیتے ہیں تا اس کے فضل و احسان اور اس کی حسن بہار کا جوش ہمیشہ ان کے دل میں موجزن رہے اور اگر اپنے دل رُبا کی کوئی بات بہت پیاری لگے تو اس کو حرزِ جان بنا لیتے ہیں

کیا مہربانی ترے یاقوتِ سخن کی
مانند نگیں ہم نے انگوٹھی میں جڑی بات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اللہ تعالیٰ کے تین الہامات کو اپنی تین انگوٹھیوں کے نگینوں میں کندہ کرایا جو قیامت تک خدائی وعدوں کے پورا ہونے کی شہادت دیتی رہیں گی، ان شاءاللہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان انگوٹھیوں کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین انگوٹھیاں تھیں۔ ایک 'اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ'[1] والی جس کا آپ نے کئی جگہ اپنی تحریرات میں ذکر کیا ہے یہ سب سے پہلی انگوٹھی ہے جو دعویٰ سے بہت عرصہ پہلے تیار کرائی گئی تھی۔ دوسری وہ انگوٹھی جس پر آپ کا الہام 'غَرَسْتُ لَكَ بِيَدِیْ رَحْمَتِیْ وَ قُدْرَتِیْ'[2] الخ درج ہے۔ یہ آپ نے دعویٰ کے بعد تیار کروائی تھی اور یہ بھی ایک عرصہ تک آپ کے ہاتھ میں رہی۔ الہام کی عبارت نسبتاً لمبی ہونے کی وجہ سے اس کا نگینہ سب سے بڑا ہے۔ تیسری وہ جو آخری سالوں میں تیار ہوئی اور جو وفات کے وقت آپ کے ہاتھ میں تھی۔ یہ انگوٹھی آپ نے خود تیار نہیں کروائی بلکہ کسی نے آپ سے عرض کیا کہ مَیں حضور کے واسطے ایک انگوٹھی تیار کروانا چاہتا ہوں اس پر کیا لکھواؤں حضور نے جواب دیا ''مولیٰ بس''۔ چنانچہ اس شخص نے یہ الفاظ لکھوا کر انگوٹھی آپ کو پیش کر دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت ایک شخص نے یہ انگوٹھی آپ کے ہاتھ سے اتار لی تھی پھر اس سے والدہ صاحبہ نے واپس لی۔ حضرت مسیح موعود کی وفات کے ایک عرصہ بعد والدہ

1- ترجمہ از 'تذکرہ': کیا اللہ اپنے بندہ کے لیے کافی نہیں ہے؟

2- ترجمہ از 'تذکرہ': میں نے اپنے ہاتھ سے اپنی رحمت اور قدرت کا درخت تیرے لیے لگایا۔

باقی صفحہ 20 پر

مل جائے تم کو دین کی دولت خدا کرے!

مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات

(مکرم محمد عمران بشارت صاحب۔مربی سلسلہ)

اسلام میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنے کی خاص تلقین کی گئی ہے۔ مالی قربانی ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعہ انسان ان دونوں قسم کے حقوق کو ادا کر سکتا ہے۔یعنی خدا کی دی ہوئی نعمتوں کو دین کی ترقی کے لیے استعمال کرنے سے جہاں خداتعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے وہاں حقوق العباد کی ادائیگی بھی ہو جاتی ہے۔لیکن اہم امر یہ ہے کہ ہماری یہ قربانی اللہ کے حضور پیش ہو کر مقبول بھی ہو جائے۔اس کے لئے ہمیں دیکھنا ہوگا کہ وہ کون سی ایسی باتیں ہیں جن کا مالی قربانی کرتے ہوئے خیال رکھا جائے؟ آیئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشادات کی روشنی میں اس کا جائزہ لیتے ہیں۔

قربانی کرنے کی سوچ

سب سے پہلے ہمیں یہ غور کرنا ہے کہ قربانی کرتے ہوئے ہماری کیا سوچ ہونی چاہئے، اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

’’جب ہم خدا کو دیتے ہیں تو یہ سمجھ کے دینا چاہئے، اگر یہ سمجھ کے دیں گے تو ہم میں سے ہر ایک کی ہر قربانی حسین ہو جائے گی کہ اے خدا! یہ جو میں تیرے حضور پیش کر رہا ہوں یہ آپ ہی کا ہے آپ ہی نے تو دیا تھا، میرا تو سارا وجود آپ کا ہے، میرا گھر، میرے بچے، میرے اہل وعیال، میرے رشتہ دار، میری تمام وہ چیزیں جن سے میں فائدہ اٹھاتا ہوں، جن سے زندگی کا لطف لیتا ہوں، سب کچھ تو نے دیا ہے۔ مجھے شرم آتی ہے یہ کہتے ہوئے کہ میں تیرے حضور کچھ پیش کر رہا ہوں مگر دل کی تمنا ہے، میں مجبور ہوں اس لئے اسے قبول فرما۔ روزانہ ہم یہی کرتے ہیں لیکن خیال نہیں آتا اور اکثر لوگ یہ بھول کر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم دے رہے ہیں خدا کو کچھ۔ خدا کو کون دے سکتا ہے؟‘‘

(خطبہ جمعہ 2 جنوری 1987، خطبات طاہر جلد 6، ص18)

وعدہ کریں تو ڈٹ جائیں

1974ء میں جب افراد جماعت احمدیہ پر حملے کئے جا رہے تھے، گھروں کو لوٹا جا رہا تھا اور احباب فرقہ پرستی اور جاہلانہ عقائد کا نشانہ بن رہے تھے۔ اُس وقت بھی احمدی مخلصین قربانیاں کرنے سے دریغ نہیں کر رہے تھے۔ ان کو اموال ونفوس کی کوئی فکر نہیں تھی اور نہ ہی جلے ہوئے گھر ان کی ہمت اور قربانی کے جذبہ کو کم کر سکے۔ بلکہ اُن کو اگر کسی چیز کا خیال تھا تو صرف اپنے دین اور خداتعالیٰ کی خوشنودی کا۔ ایسے نازک وقت میں مخلصین کے کیا جذبات تھے اس کا نقشہ کھینچتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

’’لوگ روتے ہوئے اور التجائیں کرتے ہوئے یہ درخواستیں دے رہے تھے کہ اے ہمارے آقا! دعا کریں کہ اس حال میں بھی خدا ہمیں اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق بخشے۔ ہم اپنا کوئی وعدہ واپس نہیں لینا چاہتے۔ ہم پوری دیانت داری اور پورے خلوص سے یہ ارادہ کرتے ہیں کہ ہم نے جو وعدے کئے تھے وہ ہم ضرور ادا کریں گے۔صرف اتنی التجا ہے کہ آپ بھی دعاؤں کے ذریعہ ہماری مدد کریں‘‘۔

(خطبات طاہر جلد اوّل، صفحہ 40، خطبہ جمعہ 9 جولائی 1982ء)

خداتعالیٰ ہمیشہ بڑھا کر دیتا ہے

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے متعدد بار وعدہ فرمایا ہے کہ جو بھی اس کی راہ میں خرچ کرے گا، اسے میں کئی گنا بڑھا کر عطا کروں گا، اس کے نظارے جماعت احمدیہ میں کثرت کے ساتھ نظر آتے ہیں۔ اس ضمن میں حضور رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’مجھے آج ہی میں جو ڈاک میں دیکھ رہا تھا اس میں ایک دلچسپ خط ملا۔ ایک صاحب لکھتے ہیں کہ مَیں نے پچھلے سال اپنی آمد کا 1/3 کم لکھوایا چندہ میں اور اگرچہ آپ کی آواز میرے کانوں تک پہنچی تھی کہ اگر نہیں دے سکتے تو دیانتداری سے کہہ دو ہم تمہیں معاف کر دیں گے لیکن جھوٹ نہیں بولنا لیکن وہ ان صاحب سے غلطی ہو گئی حالانکہ تاجر آدمی ہیں اور خداتعالیٰ کے فضل سے آمد اچھی تھی۔ وہ کہتے ہیں 1/3 لکھوا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے کچھ سبق اس طرح دینا تھا کہ آخر پر جب مَیں نے حساب کیا تو گزشتہ سال کی جو آمد تھی اس سے بعینہ 1/3 کم آمد ہوئی اور اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ یہ اتفاقی حادثہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بچانا چاہتا ہے۔ چنانچہ میں نے پھر اس آمد پر نہیں لکھوایا بلکہ اس سے پچھلے سال جو زائد آمد تھی اس پر بجٹ لکھوایا جو اس سال گزر رہا ہے اور نتیجہ یہ نکلا کہ میری گی ہوئی چیزیں واپس مل گئیں، چوری کیے ہوئے مال واپس

آنے شروع ہوگئے، جو پیسے مارے گئے تھے وہ واپس آنا شروع ہوگئے اور اس سے بھی آمد میری بڑھ گئی''۔
(خطبہ جمعہ 26 اکتوبر 1984ء، خطبات طاہر جلد 3، ص 607)

اسی طرح حضور رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ایک دوست نے مجھے لکھا کہ ایک انسپکٹر مال صاحب نے اندازہ لگا کر میرے متعلق کہ میری اتنی آمد ہوگی ٹھیکیدار ہوں، اتنا بڑا کاروبار ہے مجھے کہا کہ آپ دس ہزار چندہ کیوں نہیں لکھاتے تو میں نے اسے کہا کہ توفیق نہ بھی ہو تو لکھواؤں؟ اس نے مجھ سے یہ بحث نہیں کی کہ توفیق ہے کہ نہیں۔ اس نے کہا پھر بھی لکھوا دیں دیکھیں خدا کیا فضل کرتا ہے۔ کہتے ہیں مَیں نے لکھوا دیا اور سال پورا نہیں ہوا تھا کہ میرا کاروبار جو ہمیشہ تین لاکھ کے پھیر میں رہتا تھا ٹھیکوں کے وہ ایک سال کے اِختتام سے پہلے تیس چالیس لاکھ تک پہنچ گیا اور اب مَیں نے کام لینے چھوڑ دیئے ہیں کیونکہ مَیں سنبھال ہی نہیں سکتا اور یہ دس ہزار کی ادائیگی مجھے پتا بھی نہیں لگا کہ کیسے ادا ہے''۔
(خطبات طاہر جلد 6 صفحہ 383،384، خطبہ جمعہ 5 جون 1987ء)

کمزوریوں کو دور کریں

یہ تو ہوتا ہی ہے کہ لوگ اچھے حالات میں اپنے چندے بڑھا دیتے ہیں اور دِل کھول کر زیادہ خرچ کرتے ہیں لیکن احباب جماعت کی حالت تنگی کے زمانہ میں بھی نہیں بدلتی۔ اس بارہ میں حضور رحمہ اللہ نے فرمایا ہے:

''لیکن جب تنگی کے دن آتے ہیں، تو پھر بھی وہ کمی نہیں آنے دیتے۔ جو سختی آتی ہے اپنے اوپر لے لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ سختی ہماری بداعمالیوں کے نتیجہ میں، ہماری کمزوریوں کے نتیجہ میں ہے اس لئے خدا کی راہ میں دیے جانے والے اموال پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑنا چاہئے''۔
(خطبہ جمعہ 12 جولائی 1985ء، خطبات طاہر جلد 4، صفحہ 608)

ہمیشہ خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک

حضورؒ نے (مختلف زبانوں میں کتب کی کتابت کے لیے کمپیوٹرائزڈ سسٹم کی خرید کے لیے) ڈیڑھ لاکھ پونڈ کی تحریک کر کے فرمایا کہ مَیں اپنی طرف سے ایک ہزار پونڈ سے اِس تحریک کا آغاز کرتا ہوں۔ مزید فرمایا:

''مجھے علم ہے اس وقت جماعت کی جو حالت ہے وہ یہ ہے اگر میں پانچ آدمیوں کو کہوں کہ آپ دے دیں تو بلاتردّد وہ شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ رقم فوراً دے دیں گے۔ اگر میں ڈیڑھ سو آدمیوں کو کہوں کہ ایک ایک ہزار پونڈ دے دو تو ڈیڑھ سو آدمی آسانی سے جماعت میں دے دے گا''۔
(خطبات طاہر جلد 4 صفحہ 624-623، خطبہ جمعہ 12 جولائی 1985ء)

زیادہ دینے کے بہانے

حضور رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''بعض لوگ تو اپنے اَموال کے پیمانے تنگ کرنے کا رُجحان رکھتے ہیں اور یہی سوچیں سوچتے رہتے ہیں کہ کس بہانے کم دوں اور جھوٹا بھی ثابت نہ ہوں اور بعض لوگ ہیں جو زیادہ دینے کے بہانے ڈھونڈتے رہتے ہیں اور وہی ہیں جو حقیقی متقی ہیں۔ ان کے اموال میں، ان کے ساتھ خدا کے فضلوں کے سلوک میں ایک ایسی شان پائی جاتی ہے جو دوسروں کو نصیب نہیں ہوتی''۔
(خطبات طاہر جلد 5، صفحہ 480، خطبہ جمعہ 4 جولائی 1986ء)

تنگ حالات میں بھی قربانی

حقیقی مومن کی علامت اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ یُنۡفِقُوۡنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ یعنی آسائش میں بھی خرچ کرتے ہیں اور تنگی میں بھی۔ ان مومنوں کی قربانیوں کا منظر حضورؒ کے اِس اِقتباس میں دیکھا جاسکتا ہے:

''اصحابِ صُفّہ وہ لوگ ہیں جن کے کمائی کے کوئی ذریعے نہیں تھے جو اپنے آپ کو خالصۃً للہ وقف کر کے مسجدوں میں دھونی رَما کے بیٹھ گئے تھے اور آنحضرتؐ کی کسی بات کو بھی کھونا نہیں چاہتے تھے ہاتھ سے، اس لئے ہر وقت مسجدوں سے چمٹے ہوئے تھے اور غرباء تھے۔ جب انہوں نے سمجھا کہ مالی قربانی کی کتنی عظمت ہے تو باوجود اس کے کہ خود ان کا گزارہ لوگوں کے لائے ہوئے تحائف اور ہدیوں پر تھا۔ ان میں سے بہت سے ایسے تھے جنہوں نے کلہاڑیاں بنائیں اور جنگلوں میں نکل گئے اور لکڑیاں کاٹیں اور شہر میں لا کر بیچیں اور جو حاصل کیا وہ خود خدا کی راہ میں خرچ کرنا شروع کیا تاکہ وہ اس عظمت سے محروم نہ رَہ جائیں۔

پس ان اصحاب صفہ کی درخشندہ مثال کے نتیجے میں اب قیامت تک کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں تو غریبانہ گزارہ کرنے والا ہوں میں کیسے چندہ دوں کیونکہ میری تو روزمرہ کی زندگی اس طرح گزرتی ہے کہ مجھے حکومت یا کوئی دوسرے ادارے زندہ رہنے کا الاؤنس دے رہے ہیں اس لئے چندہ ان پر فرض ہے جو کماتے ہیں میں تو بمشکل الاؤنس پہ رہتا ہوں''۔
(خطبات طاہر جلد 6، صفحہ 380، خطبہ جمعہ 5 جون 1987ء)

خداتعالیٰ کی غائبانہ مدد

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے ساتھ اس کا کیا سلوک ہوتا ہے، اس کی مثال دیتے ہوئے حضورؒ فرماتے ہیں:

''اس سے بھی زیادہ ایک اور عظیم الشان مثال زیادہ دلچسپ مثال یہ ہے کہ (زیورک۔ ناقل) آنے سے پہلے لندن میں ایک دوست میرے پاس آئے اور ان کے ہاتھ میں دو چیک تھے ایک پینتالیس ہزار پاؤنڈ کا اور ایک چالیس ہزار پاؤنڈ کا۔ مَیں نے کہا یہ کیسے چیک ہیں تو انہوں نے کہا اس چیک کے ساتھ ایک کہانی وابستہ ہے وہ پہلے سن لیں پھر آپ کو سمجھ آئے گی۔ انہوں نے کہا کہ جب آپ نے تحریک کی صد سالہ جوبلی کے لئے تو اس مَیں اس قسم کے الفاظ تھے کہ تاجر جو ہیں وہ بھی حوصلہ کریں خدا کی راہ میں قربانی کے لئے ہمت دکھائیں، دیکھیں تو سہی کہ خداتعالیٰ کس طرح غائبانہ مدد کرتا ہے۔ وہ کہتے ہیں اس سے میرے دل پر اتنا گہرا اثر پڑا کہ میری تجارت چھوٹی تھی باوجود اس کے کہ میرے پاس پیسہ نہیں تھا مَیں نے بنک سے ایک لاکھ قرض لیا اور چندہ ادا کر دیا۔ اس واقعہ کو چار سال گزرے ہیں کہتے ہیں اب اس وقت میرا سالانہ جو چندہ عام بنتا ہے وہ کچھ مَیں جماعت میں باقاعدہ ادا کرتا رہا ہوں اب سال کے آخر پر جو مَیں نے حساب کیا ہے تو پینتالیس ہزار پاؤنڈ میرے ذمہ بن رہا ہے چندہ عام کا جو مَیں اب ادا کر رہا ہوں۔

چار سال پہلے جو ایک لاکھ چندہ ادا کرنے کے لئے قرض لے رہا تھا اور اس کو بہت ہی بڑا تیر سمجھ رہا تھا کہ مَیں نے تیر مار دیا ہے قربانی کا۔ اب وہ بیک وقت سولہ لاکھ کے لگ بھگ چندہ ادا کر رہا ہے سارا چندہ شامل نہیں ہے اس میں۔ دوسرے اس نے کہا کہ شکرانے کے طور پر مَیں نے فیصلہ کیا کہ جس تحریک کی وجہ سے خدا نے اتنی عظیم برکت ڈالی ہے اس چندے کو مَیں بڑھا دوں چنانچہ مَیں نے پچاس ہزار پاؤنڈ مزید صد سالہ جوبلی کا دینے کا فیصلہ کیا تھا دس ہزار مَیں ادا کر چکا ہوں بقیہ چالیس ہزار پاؤنڈ کا یہ چیک مَیں ابھی آپ کے لئے لے کے آیا ہوں‘‘۔

(خطبات طاہر جلد 6، صفحہ 384، خطبہ جمعہ 5 جون 1987ء)

مالی قربانی ایک چسکا ہے

حضورؒ فرماتے ہیں:

’’مالی قربانی جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے واقعی ایک چسکا ہے۔ دنیا والے جس طرح آج کل Drug Addiction میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ مَیں نے دیکھا ہے جماعت احمدیہ میں بہت سارے احمدی ایسے ہیں جن کو چندے کی ’ایڈیکشن‘ ہوگئی ہے‘‘۔

(خطبات طاہر جلد 8، صفحہ 883۔ خطبہ جمعہ 29 دسمبر 1989ء)

مالی قربانی ٹیکس نہیں ہے

’’لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بھی صاحبِ فراست بندے ہیں۔ نہ تو تم مجھے دھوکا دے سکتے ہو، نہ ان بندوں کو دھوکا دے سکتے ہو۔ تمہارا رہن سہن، تمہارا معاشرہ، تمہاری زندگی کی اقدار ساری کی ساری یہ بتا رہی ہیں کہ تمہارے اموال کتنے ہیں۔ مگر چونکہ یہ ایک ٹیکس کا نظام نہیں اس لئے اخلاقاً بھی، تہذیباً بھی اور نظام سلسلہ کی پیروی میں بھی جملہ کارکنان سلسلہ جو منہ سے کوئی کہتا ہے وہ اسے قبول کر لیتے ہیں۔ یہ جانتے ہوئے بھی قبول کر لیتے ہیں کہ یہ شخص کہنے والا اپنے قول میں سچا نہیں ہے‘‘۔

(مالی قربانی ایک تعارف صفحہ 29-30۔ خطبہ جمعہ 23 جولائی 1982ء)

خدا تعالیٰ واپس چھین لینے پر قادر ہے

’’واقعات جو گزر جاتے ہیں وہ ایسے تمام دھوکے دینے والوں کے لئے انتہائی خطرہ کا موجب بن جاتے ہیں ان کی ساری عمر کی قربانیاں رائیگاں جاتی ہیں۔ ان کے اموال سے برکت چھین لی جاتی ہے۔ وہ طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ان کو چٹّیاں پڑتی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ جو جانتا ہے۔ اس کے عطا کے رستے بھی بہت ہیں اور واپس لینے کے رستے بھی بہت ہیں۔ رزق سے جو برکتیں ملا کرتی ہیں چین اور تسکین اور آرام جان کی برکتیں، وہ برکتیں بھی ان سے چھین لی جاتی ہیں۔ بسا اوقات ایسے خاندانوں کے اموال ان کی آنکھوں کے سامنے ضائع ہو رہے ہوتے ہیں وہ کچھ نہیں کر سکتے‘‘۔

(مالی قربانی ایک تعارف، صفحہ 30۔ خطبہ جمعہ 23 جولائی 1982ء)

چندہ دینے والا احمدی ضائع نہیں جاتا

اس کے بالمقابل حضورؒ فرماتے ہیں:

’’الا ماشاء اللہ شاذ کے طور پر کبھی ہو تو ہو ورنہ چندہ دینے والا احمدی ضائع نہیں جاتا‘‘۔

(خطبات طاہر جلد 5، صفحہ 722، خطبہ جمعہ 31 اکتوبر 1986ء)

دعا نہ چھوڑیں

آخر پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ایک نصیحت پیش ہے، فرماتے ہیں:

’’اب یہ دعا کرنی چاہئے کہ جو کوتاہیاں ہم سے ہوگئیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُن کے اوپر ستّاری کا پردہ ڈال دے اور ہماری غفلتوں کو بھی نظر انداز کرتے ہوئے نیکیوں کے طور پر شمار کر لے اور ہماری استعدادوں کو بھی بڑھائے اور ہمیں اپنی استعدادوں تک پہنچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہاں تک کہ نیکی کے ہر میدان میں ہم اُس کنارے تک پہنچ جائیں جس کے آگے ہماری بشریت کی حد کے لحاظ سے بڑھنا ممکن نہ رہے اور پھر ہم خدا کے لا انتہا فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں‘‘۔

(خطبات طاہر جلد 8 صفحہ 10، خطبہ جمعہ 6 جنوری 1989ء)

خدا تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اپنی رحمت و فضل کے سائے تلے رکھے اور ہمیں علم و عرفان میں بڑھاتا چلا جائے، آمین

شجرِ عظیم

یوں تو دنیا میں گلستاں ہیں بہت اور جا بجا
ہر طرف ہے رنگ و بو ، اشجار ہیں بے انتہا

اک شجر لیکن ہے سب اشجار سے بالکل جدا
اپنی عظمت اور یکتائی میں ہے سب سے سوا

باعثِ صد رشک ہے اُس کا خصوصی امتیاز
مالکِ کون و مکاں کے ہاتھ سے ہے یہ لگا

باغباں اُس کا خدا ہے اور محافظ بھی وہی
اُس کے سایہ میں شجر یہ پھولتا پھلتا رہا

اُس کی شاخیں پھیل کر بڑھتی رہیں سوئے فلک
اور جڑیں پاتی رہیں زیرِ زمیں نشوونما

دشمنوں نے بارہا چاہا کہ دیں اُس کو اُ کھیڑ
دستِ قدرت ہر دفعہ اُس کی پناہ بنتا رہا

کس قدر شیریں ثمر اُس کو سدا لگتے رہے
جب شہیدانِ وفا کا خوں بنا اُس کی غذا

ہو گیا کتنا تناور دیکھتے ہی دیکھتے
اُس کی عظمت پر ہے شاہد ایک عالَم بَر ملا

یہ شجر سایہ فگن ہے آج سب آفاق پر
اِس کی چھاؤں میں سکوں پاتے ہیں جویانِ خدا

یہ شجر ہے احمدیت ، مامنِ ہر جنّ و انس
جو بھی آیا اِس کے نیچے پا گیا رازِ بقا

جل رہا ہے سارا عالَم دھوپ میں بے سائباں
شکرِ مولیٰ کہ ہمیں یہ سایۂ رحمت ملا

(مکرم عطاء المجیب راشد صاحب۔ امام مسجد فضل۔ لندن)

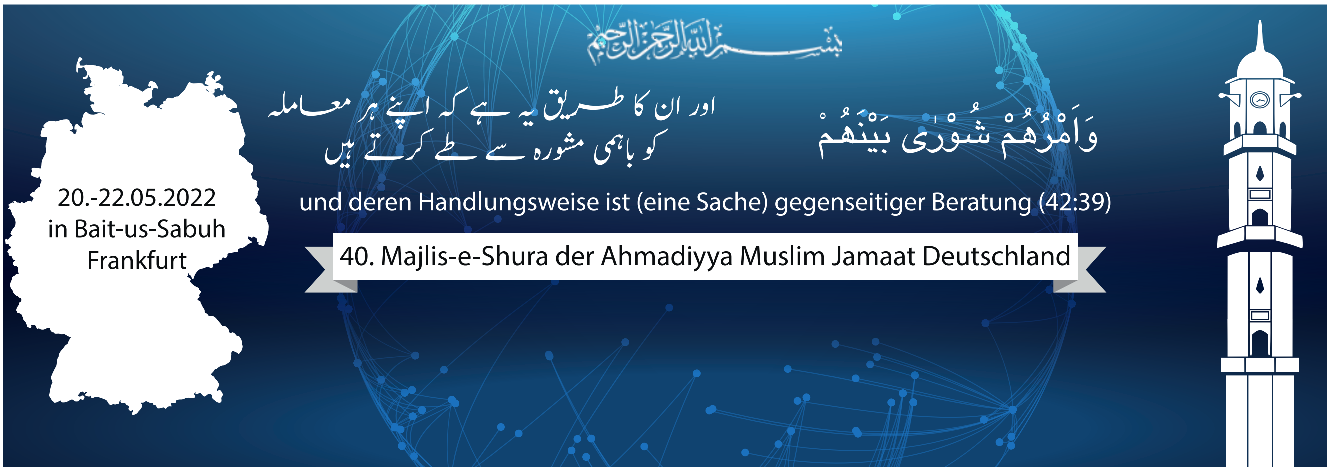

رپورٹ: فیروزادیب مربی سلسلہ

مجلس شوریٰ
جماعت احمدیہ جرمنی 2022ء

جماعت احمدیہ جرمنی کی 40 ویں مجلس شوریٰ مؤرخہ 20 تا 22 مئی 2022ء بیت السبوح، فرانکفرٹ میں منعقد ہوئی جس میں ملک بھر سے 474 نمائندگان جماعت نے شرکت کی سعادت پائی۔ یاد رہے کہ گزشتہ دو سال کورونا وائرس کے باعث دیگر پروگراموں کی طرح مجلس شوریٰ بھی منعقد نہ ہوسکی تھی اور اس کی جگہ جرمنی بھر سے چالیس نمائندگان پر مشتمل ایک کمیٹی کے ایک روزہ اجلاس میں محض سالانہ بجٹ پر بحث کر کے منظوری کے لیے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کر دیا جاتا رہا۔ امسال شوریٰ کی ایک خاصیت یہ تھی کہ اس شوریٰ کے اختتام پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الفتوح مورڈن، لندن، یوکے سے نظامِ شوریٰ کے مقاصد و افادیت اور ممبرانِ شوریٰ کی ذمہ داریوں کے متعلق یوکے، کینیڈا، امریکہ، جرمنی، بیلجیم اور گنی بساؤ کی مجالس مشاورت 2022ء کے نمائندگان سے انگریزی زبان میں براہِ راست خطاب فرمایا۔ یہ خطاب ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے توسّط سے پوری دنیا میں دیکھا اور سنا گیا۔

شوریٰ 2022ء کے لئے ایجنڈا

سب کمیٹی تربیت

الف: نئے ڈیجیٹل دور میں سوشل میڈیا کا زیادہ استعمال ہے جس سے ہم بھی اور خاص طور پر ہماری نوجوان نسل متاثر ہوتی جا رہی ہے۔ ان نئے مسائل سے نمٹنے کے لئے ہمیں اپنی تقریبات اور اجلاسات کے طریق کار پر نظرِ ثانی کرنے اور بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ شوریٰ اس بارے میں لائحہ عمل تجویز کرے۔

ب: کورونا وبا کی وجہ سے ہمیں عبادات اور پروگراموں میں فعال شرکت کے حوالے سے مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

مجلس شوریٰ جماعت کی تعلیمی و تربیتی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس حوالہ سے جائزہ لے اور لائحہ عمل تجویز کرے۔

سالانہ بجٹ

ایجنڈے کی دوسری تجویز سالانہ بجٹ آمد و خرچ پر مشتمل تھی۔ چنانچہ اڑتیس ملین آٹھ لاکھ اٹھاون ہزار ایک سو پچاس یورو (38,858,150) کا تفصیلی بجٹ مجلس شوریٰ میں پیش کیا گیا اور اس پر مدّوار تفصیلی بحث کی گئی۔

امسال مجلس شوریٰ اپنے روایتی انداز میں منعقد ہوئی جس کا افتتاحی اجلاس مؤرخہ 20 مئی 2022ء بروز جمعہ کو پانچ بجے شام امیر جماعت جرمنی محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآنِ کریم اور اس کا جرمن و اردو ترجمہ مکرم مرتضیٰ منان صاحب مربی سلسلہ جرمنی نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے افتتاحی تقریر کی جس میں آپ نے بعض انتظامی و تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی اور اختتام پر دعا کروائی۔ اس کے بعد حسبِ پروگرام سیکرٹری مجلس شوریٰ مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب، جنرل سیکرٹری جرمنی نے رَدّ شدہ تجاویز اور انہیں رَدّ کرنے کی وجوہات پیش کیں اور اس کے ساتھ ہی اس سال کا ایجنڈا پیش کیا۔ اس کے بعد سیکرٹری تربیت مکرم طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ نے اب تک ہونے والی کاوشوں کی رپورٹ پیش کی۔

اس کے بعد سب کمیٹی تربیت کے صدر مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جرمنی مقرر ہوئے جبکہ آپ کے ساتھ نیشنل سیکرٹری تربیت مکرم طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ موجود تھے۔ سب کمیٹی تربیت کے لئے 23 نمائندگان اور 2 ممبرات لجنہ اماء اللہ کو منتخب کیا گیا۔

باقی صفحہ 46 پر

اُسے دے چکے مال و جاں بار بار

مکرم مباہل احمد منیب صاحب۔مربی سلسلہ

لفظ قربانی اپنے اندر ایک عجیب سی کشش رکھتا ہے۔ دنیا کی ہر قوم نے قربانی کی بے مثال تاریخیں رقم کی ہیں۔ ہر قوم نے اپنے طور طریق، اپنی حریت، اپنے مذہب، اپنی قوم، اپنے وطن، اپنے علاقہ کے لیے قربانی پیش کی ہے۔بعض قربانیاں دنیاوی طور پر تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہیں اور بعض مذہبی دنیا کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں جو حیران کن ہیں اور ایک دنیادار شخص کے لیے حیرت کا باعث ہیں کہ لوگ کس طرح دین کے لیے اپنی قیمتی جان اور مال کو وقف کر دیتے ہیں۔

قربانی کے اصطلاحی معنی ایسی چیز کے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا قرب عطا کر دے۔اللہ تعالیٰ سے نزدیک کر دے۔ گویا ایک مذہبی شخص محبت الٰہی کے حصول کے لیے قربانی پیش کرتا ہے اور قربانی کے واقعات کے پیچھے اصل مقصد ایمان لانے والوں کے ایمان و ایقان کو مضبوط کرنا ہوتا ہے یا یوں سمجھ لیں کہ خدا کی رضا کو پانے کے لیے قربانی کرنا ایک لازمی شرط ہے۔ ہر دور میں خدا کی طرف سے مختلف قربانی کا مطالبہ کیا گیا تا خدا کے صادق بندے ان راہوں سے خدا کی کامل محبت کو پا لیں۔قربانی کی اہمیت قرآن واحادیث کی رو سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔

قرآن کریم

وَ اَنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ لَا تُلۡقُوۡا بِاَیۡدِیۡکُمۡ اِلَی التَّہۡلُکَۃِ ۚۖۛ وَ اَحۡسِنُوۡا ۚۛ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ۔ (البقرۃ:196)

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں (اپنے تئیں) ہلاکت میں نہ ڈالو۔اور احسان کرو یقیناً اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗۤ اَضۡعَافًا کَثِیۡرَۃً ؕ وَ اللّٰہُ یَقۡبِضُ وَ یَبۡصُۜطُ ۪ وَ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ۔ (البقرۃ:246)

کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے تاکہ وہ اس کے لئے اسے کئی گنا بڑھائے۔اور اللہ (رزق) قبض بھی کرلیتا ہے اور کھول بھی دیتا ہے۔اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۬ؕ وَ مَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ۔ (اٰل عمران:93)

تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم اُن چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

احادیثِ نبوی ﷺ

آنحضور ﷺ نے بھی مالی قربانی کی بہت سی برکات بیان فرمائی ہیں، فرمایا:

جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے۔ اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

(ترمذی باب فضل النفقۃ فی سبیل اللہ)

دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہیے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کر دیا۔ دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ، دانائی اور علم و حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا بھی ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوۃ)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تمہارے پاس زکوۃ وصول کرنے والا (محصل) آئے تو اسے تمہارے ہاں سے راضی ہو کر لوٹنا چاہیے۔ (صحیح مسلم کتاب الزکوۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے یہ قصہ بیان فرمایا کہ ایک آدمی بے آب و گیاہ جنگل میں جا رہا تھا، بادل گھرے ہوئے تھے۔ اس نے بادل میں سے آواز سنی کہ اے بادل فلاں انسان کے باغ کو سیراب کر۔ وہ بادل اس طرف کو ہٹ گیا، پتھریلی سطح مرتفع پر بارش برسی۔ پانی ایک چھوٹے سے نالے میں بہنے لگا۔ وہ شخص بھی اس نالے کے کنارے کنارے چل پڑا۔ کیا دیکھتا ہے کہ یہ نالہ ایک باغ میں جا داخل ہوا ہے اور باغ کا مالک کدال سے پانی ادھر اُدھر مختلف کیاریوں میں لگا رہا ہے۔ اس آدمی نے باغ کے مالک سے پوچھا۔ اے اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے وہی نام بتایا جو اس مسافر نے اس بادل میں سے سنا تھا۔ پھر باغ کے مالک نے اس مسافر سے پوچھا۔ اے اللہ کے بندے! تم مجھ سے میرا نام کیوں پوچھتے ہو؟ اس نے کہا میں نے اس بادل میں سے جس کی بارش کا تم پانی لگا رہے ہو یہ آواز سنی تھی کہ اے بادل فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کر۔ تم نے کون سا ایسا نیک عمل کیا ہے جس کا یہ بدلہ تجھ کو ملا ہے؟ باغ کے مالک نے کہا۔ اگر آپ پوچھتے ہیں تو سنیں۔ میرا طریق کار یہ ہے کہ اس باغ سے جو پیداوار ہوتی ہے اس کا ایک تہائی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہوں، ایک تہائی اپنے اور اپنے اہل و عیال کے گزارہ کے لئے رکھتا ہوں اور باقی ایک تہائی دوبارہ ان کھیتوں میں بیج کے طور پر استعمال کرتا ہوں۔

دین کی راہ میں قربانی کے
چند ایمان افروز واقعات

حضرت عکرمہؓ بن ابوجہل نے قبولِ اسلام کے بعد یہ عہد کیا تھا کہ جتنی دولت اسلام کی مخالفت میں صرف کر چکا ہوں۔ اس سے دوگنا خدمتِ اسلام میں صَرف کروں گا اور اسلام کی مخالفت میں جتنی لڑائیاں لڑا ہوں اس سے دوگنا اسلام کی تائید میں لڑوں گا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد جو فتنہ اَرتداد اٹھا اس میں شام کی معرکہ آرائیوں میں ان کے کارہائے نمایاں سے تاریخ اسلام کے صفحات مزیّن ہیں۔ اور اس طرح لڑائیوں کے متعلق انہوں نے اپنا عہد پورا کیا۔ مالی قربانی کا یہ حال ہے کہ ان سب لڑائیوں کی تیاری اور اخراجات کے لیے آپ نے کبھی ایک حبہ بھی بیت المال سے نہیں لیا۔ جب لشکرِ اسلامی شام پر فوج کشی کے لیے تیار ہو رہا تھا تو حضرت ابوبکرؓ فوج کے معائنہ کے لیے تشریف لے گئے۔ ایک خیمہ کے باہر آپ نے دیکھا کہ چاروں طرف گھوڑے بندھے ہوئے ہیں۔ تلواریں اور دوسرا سامانِ جنگ بافراط رکھا ہے۔ آپ قریب پہنچے تو معلوم ہوا کہ یہ خیمہ حضرت عکرمہؓ کا ہے اور سب سامان ان کا اپنا ہے۔ آپ نے کچھ رقم اخراجاتِ جنگ کے لیے ان کو دینا چاہی۔ مگر انہوں نے لینے سے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ میرے پاس تا حال دو ہزار دینار موجود ہیں اس لیے بیت المال پر بوجھ ڈالنے کی مجھے ضرورت نہیں۔

(اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 568)

حضرت عبداللہ بن زیدؓ کے پاس جائیداد بہت قلیل تھی۔ اور نہایت تنگی کے ساتھ بال بچوں کا پیٹ پالتے تھے لیکن ایک وقت ایسا آیا کہ اسلام کے لیے مال کی ضرورت تھی۔ جسے پورا کرنے کے لیے چندہ کی تحریک کی گئی۔ حضرت عبداللہ کے پاس گو مال کی کمی تھی لیکن دل میں ایمانی حرارت موجود تھی۔ اس سے مجبور ہو کر آپ کے پاس جو کچھ بھی تھا آپ نے سب کا سب خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیا۔ ان کے باپ نے آ کر آنحضرت ﷺ سے شکایتاً اس کا ذکر کیا۔ تو آپ ﷺ نے ان کو ان کا مال واپس کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے تمہارا صدقہ قبول کر لیا ہے لیکن اب تمہارے باپ کی میراث کے طور پر تم کو واپس کرتا ہے۔ تم اس کو قبول کر لو۔

(اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 138، 139)

8ھ میں مسلمانوں کو ایک معرکہ پیش آیا جسے سریّہ جیش الخبط کہتے ہیں۔ مسلمانوں کی تعداد تین سو تھی لیکن زادِ راہ ختم ہو گیا اور مجاہدین کو سخت پریشانی کا سامنا ہوا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ درختوں کے پتے جھاڑ جھاڑ کر کھانے لگے۔ حضرت قیس بن سعدؓ بن عبادہ بھی اس لشکر میں شریک تھے۔ آپ نے تین مرتبہ تین تین اونٹ قرض لے کر ذبح کیے اور سارے لشکر کو دعوت دی۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ سیف البحر)

حضرت صہیبؓ ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے۔ مگر نہایت مسکین اور بے کس آدمی تھے۔ قریش مکہ ان کو طرح طرح کی تکالیف پہنچاتے تھے۔ تنگ آ کر آپ نے ہجرت کا ارادہ کیا تو مشرکین نے کہا کہ تم جب یہاں آئے تھے تو بالکل مفلس اور قلاش تھے۔ اب ہماری وجہ سے مالدار ہو گئے ہو تو چاہتے ہو کہ تمام مال و اسباب لے کر یہاں سے نکل جاؤ۔ ہم ہرگز تمہیں ایسا نہ کرنے دیں گے۔ آپ کے دل میں ایمان کی جو لگن تھی وہ ایسی نہ تھی کہ مال و دولت کی زنجیر ان کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنے سے باز رکھ سکتی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر میں تمام مال و دولت تمہارے حوالہ کر دوں تو پھر تو تم کو میرے جانے پر کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ وہ رضامند ہو گئے۔ چنانچہ آپ نے سب مال و اسباب ان کے حوالے کیا اور بالکل مفلس ہو کر ہجرت اختیار کی۔ آنحضرت ﷺ کو جب اس کا علم ہوا تو فرمایا۔ رَبِحَ صُهَيْبٌ یعنی صہیبؓ نفع میں رہے۔ (طبقات ابن سعد جلد 3 صفحہ 162)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے جوانی کے وقت اسلام قبول کیا۔ آپ بہت بڑے تاجر اور بہت بڑے مالدار تھے لیکن دولت سے پیار بالکل نہ تھا۔ بلکہ اسے راہ خدا میں خرچ کرنے میں ہی خوشی محسوس کرتے تھے۔

ایک دفعہ ان کا تجارتی قافلہ مدینہ آیا تو اس میں سات سو اونٹوں پر گیہوں، آٹا اور دیگر اشیاء خوردنی بار تھیں۔ چونکہ یہ ایک غیرمعمولی بات تھی۔ تمام مدینہ میں چرچا ہونے لگا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ فرماتے تھے عبدالرحمٰنؓ جنت میں رینگتے ہوئے داخل ہوں گے۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ تک بھی یہ بات پہنچی۔ تو حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ آپ گواہ رہیں مَیں نے یہ پورا قافلہ مع اسباب وسامان حتّٰی کہ کجاوے تک راہ خدا میں وقف کردیا۔

(اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 377، 378)

مذکورہ بالا مثال پر ہی آپ کی مالی قربانی ختم نہیں ہوتی بلکہ آپ زندگی بھر راہِ دین میں کثرت سے قربانیاں کرتے رہے۔ چنانچہ دو مرتبہ آپ نے یک مشت چالیس چالیس ہزار دینار دیئے اور ایک غزوہ کے موقع پر جہاد کے لیے پانچ سو گھوڑے اور اتنے ہی اونٹ حاضر کیے۔

(اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 379)

دین کی راہ میں صحابہؓ کی قربانیاں کئی رنگ میں ہوتی تھیں۔ ایک متموّل انسان کا خدا کی راہ میں مال خرچ کرنا اور بات ہے لیکن ایک معمولی حیثیت کے آدمی کا اپنے ہی سرمایہ اور پونجی سے اپنے آپ کو محروم کرلینا بہت بڑا ابتلاء ہے۔ اور شیطان نے اس راہ سے بھی صحابہؓ کے ایمان میں تزلزل پیدا کرنے کی کوششیں کی لیکن باقی تمام راہوں کی طرح وہ اس راہ سے بھی ان کے ایمان کو متزلزل نہ کرسکا۔

حضرت خبابؓ ایک نوجوان صحابی تھے جن کا ایک مشرک عاص بن وائل کے ذمہ قرض تھا۔ آپ نے اسلام قبول کرنے کے بعد جب اس سے قرض کا مطالبہ کیا تو اس نے کہا کہ جب تک محمد ﷺ کی نبوّت کا علی الاعلان انکار نہ کروگے مَیں یہ روپیہ تم کو ہرگز ادا نہ کروں گا۔ لیکن آپ نے جواب دیا کہ روپیہ ملے یا نہ ملے لیکن یہ تو قیامت تک نہیں ہوسکتا کہ میں ایک معمولی دنیوی فائدہ کے لیے نبوت و رسالت سے انکار کردوں۔

(بخاری کتاب الاجارہ باب ھل یواجر الرجل نفسہ من مشرک)

حضرت منشی اروڑے خان صاحبؓ کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں: ''مجھے وہ نظارہ نہیں بھولتا اور نہیں بھول سکتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر ابھی چند ماہ ہی گزرے تھے کہ ایک دن باہر سے مجھے کسی نے آواز دے کر بلوایا اور خادمہ یا کسی بچہ نے بتایا کہ دروازہ پر ایک آدمی کھڑا ہے اور وہ آپ کو بلا رہا ہے۔ مَیں باہر نکلا تو منشی اروڑے خان صاحبؓ مرحوم کھڑے تھے۔ وہ بڑے تپاک سے آگے بڑھے، مجھ سے مصافحہ کیا اور اس کے بعد انہوں نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے انہوں نے اپنی جیب سے دو یا تین پونڈ نکالے اور مجھے کہا کہ یہ اماں جان کو دے دیں اور یہ کہتے ہی ان پر ایسی رِقّت طاری ہوئی کہ چیخیں مار کر رونے لگ گئے۔... جب ان کو ذرا صبر آیا تو مَیں نے ان سے پوچھا کہ آپ روئے کیوں ہیں۔ وہ کہنے لگے میں غریب آدمی تھا مگر جب بھی مجھے چھٹی ملتی، مَیں قادیان آنے کے لیے چل پڑتا تھا۔ سفر کا بہت سا حصہ مَیں پیدل ہی طے کرتا تھا تاکہ سلسلہ کی خدمت کے لیے کچھ پیسے بچ جائیں۔ مگر پھر بھی روپیہ ڈیڑھ روپیہ خرچ ہو جاتا۔ یہاں آکر جب مَیں امراء کو دیکھتا کہ وہ سلسلہ کی خدمت کے لیے بڑا روپیہ خرچ کر رہے ہیں تو میرے دل میں خیال آتا کہ کاش میرے پاس بھی روپیہ ہو اور مَیں حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں بجائے چاندی کا تحفہ لانے کے سونے کا تحفہ پیش کروں۔ آخر میری تنخواہ کچھ زیادہ ہوگئی اور مَیں نے ہر مہینے کچھ رقم جمع کرنی شروع کر دی اور مَیں نے اپنے دل میں یہ نیّت کی کہ یہ رقم اس مقدار تک پہنچ جائے گی جو میں چاہتا ہوں تو مَیں اسے پونڈوں کی صورت میں تبدیل کرکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کروں گا... مگر جب میرے دل کی آرزو پوری ہوگئی اور پونڈ میرے پاس جمع ہوگئے تو... حضرت مسیح موعودؑ کی وفات ہوگئی۔

(روزنامہ الفضل 28 اگست 1941ء خطبہ جمعہ فرمودہ 22 اگست 1941ء)

لیکن ہم نے مولا جیسی ذات نہیں دیکھی

ایسی تیز ہوا اور ایسی رات نہیں دیکھی
لیکن ہم نے مولا جیسی ذات نہیں دیکھی

اس کی شان عجیب کا منظر دیکھنے والا ہے
اک ایسا خورشید کہ جس نے رات نہیں دیکھی

بستر پر موجود رہے اور سیر ہفت افلاک
ایسی کسی پر رحمت کی برسات نہیں دیکھی

اس کی آل وہی جو اس کے نقش قدم پر جائے
صرف ذات کی ہم نے آلِ سادات نہیں دیکھی

ایک شجر ہے جس کی شاخیں پھیلتی جاتی ہیں
کسی شجر میں ہم نے ایسی بات نہیں دیکھی

اک دریائے رحمت ہے جو بہتا جاتا ہے
یہ شانِ برکات کسی کے سات نہیں دیکھی

شاہوں کی تاریخ بھی ہم نے دیکھی ہے لیکن
اس کے دَر کے گداؤں والی بات نہیں دیکھی

اس کے نام پہ ماریں کھانا اب اعزاز ہمارا
اور کسی کی یہ عزّت اوقات نہیں دیکھی

صدیوں کی اس دھوپ چھاؤں میں کوئی ہمیں بتلائے
پوری ہوتی کون سی اس کی بات نہیں دیکھی

اہلِ زمیں نے کون سا ہم پر ظلم نہیں ڈھایا
کون سی نصرت ہم نے اس کے ہات نہیں دیکھی

(مکرم عبیداللہ علیم صاحب)

بقیہ: تین بابرکت انگوٹھیاں از صفحہ 12

صاحبہ نے ان تینوں انگوٹھیوں کے متعلق ہم تینوں بھائیوں کے لئے قرعہ ڈالا۔ 'اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ' والی انگوٹھی بڑے بھائی صاحب یعنی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے نام نکلی۔ 'غَرَسۡتُ لَکَ بِیَدِیۡ رَحۡمَتِیۡ وَقُدۡرَتِیۡ' (تذکرہ صفحہ 428) والی خاکسار کے نام اور ''مولیٰ بس'' والی عزیزم میاں شریف احمد صاحب کے نام نکلی۔ ہمشیرگان کے حصہ میں دو اور اسی قسم کے تبرک آئے۔ (سیرت المہدی صفحہ 13 روایت 16)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر نرینہ اولاد میں تقسیم ہونے والی ان تین انگوٹھیوں میں سے 'اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ' والی انگوٹھی حضرت مصلح موعودؓ کے حصہ میں آئی جس کے لیے آپؓ نے وصیت فرمائی کہ یہ انگوٹھی میری نرینہ اولاد کو نہیں بلکہ آنے والے خلفاء کو ملے گی۔ خدا تعالیٰ کو یہ ادا ایسی پسند آئی کہ آپ کے دو صاحبزادے یکے بعد دیگرے خلیفۃ المسیح کے منصب پر فائز کئے گئے۔

یوں یہ انگوٹھی آپ کے دو صاحبزادوں کے پاس ہی رہی اور ان کے بعد آپ کے نواسے حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منصب خلافت پر متمکن ہونے کے بعد آپ کے پاس آئی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی وفات کے بعد دوسری انگوٹھی صاحبزادہ مرزا مظفر احمد (M.M.Ahmad) صاحب کو قرعہ اندازی کے ذریعہ ملی۔ لیکن آپ سے یہ انگوٹھی گم ہو گئی اور ابھی تک اس کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ تیسری انگوٹھی حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے حصہ میں آئی اور آپ کی وفات کے بعد آپ کے چھوٹے صاحبزادے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو ملی اور یوں آپ واحد ایسے خلیفہ ہیں جن کے ہاتھ میں حضرت مسیح موعودؑ کی دو بابرکت انگوٹھیاں ہیں اور دونوں کا مفہوم یہی ہے کہ خدا تعالیٰ ہر لحاظ سے کافی ہے اور وہ اپنے بندہ کی ضرور مدد فرمائے گا، ان شاء اللہ۔

(رپورٹ: فیروز ادیب اکمل مربی سلسلہ)

آمدنِ عید مبارک بادت

جرمنی کی احمدیہ مساجد و سنٹرز میں نمازِ عید کے اجتماعات

جرمنی میں موجود احمدی مسلمانوں نے مورخہ 2 مئی 2022ء کو عیدالفطر مذہبی جوش و جذبہ کے ساتھ منائی۔ امسال کورونا وائرس سے متعلقہ پابندیوں میں نرمی کی گئی تو رمضان کی رونقیں دوبارہ لوٹیں اور گذشتہ دو سالوں کی نسبت عیدالفطر بھی زیادہ پررونق دیکھنے کو ملی۔ مساجد اور نماز سنٹرز کو خوبصورت انداز میں سجایا گیا۔ چنانچہ جرمنی میں تقریباً ساٹھ احمدیہ مساجد اور ایک سو سے زائد نماز سنٹرز اور کرائے پر لی گئی مختلف عمارتوں میں نماز عید ادا کی گئی۔ عید کے ان اجتماعات میں چالیس ہزار سے زائد احباب و خواتین نے شرکت کی۔ گزشتہ دو سال کے دوران نافذ رہنے والے لاک ڈاؤن کے بعد یہ پہلا موقع تھا جب خواتین کو بھی نماز باجماعت میں شرکت کی اجازت ملی تھی، چنانچہ خواتین نے اس اجازت سے پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے ان اجتماعات میں بھرپور شرکت کی۔ نمازِ عید کے بعد احباب جماعت کی خدمت میں شیرینی وغیرہ بھی پیش کی گئی۔ بہت سے لوگوں نے اپنے اعزّہ و اقرباء کے ساتھ عید ملن پروگرام کئے۔

نمازِ عید کے بعد احباب جماعت نے اپنے اپنے گھروں پر ایم ٹی اے کے ذریعہ سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ عیدالفطر براہِ راست سنا اور دیکھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس خطبہ میں احباب جماعت کو رمضان المبارک کے دوران حاصل ہونے والی برکات کو سارا سال جاری رکھنے کی نصیحت فرمائی اور حقیقی عید کا تصور واضح فرمایا۔ اس موقع پر دنیا کے حالات سے متعلق احبابِ جماعت کو دعا کی تحریک کرتے ہوئے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''دنیا آج کل تباہی کی طرف جا رہی ہے اور دنیا کو بچانا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ یہ اس لیے ہو رہا ہے کہ دنیا میں بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں دی جا رہی۔ اگر دنیا میں آپس میں بندوں کے حقوق ادا کیے جاتے تو ہم عراق، شام، افغانستان میں تباہی نہ دیکھتے۔ یہ بھی خوش فہمی ہے کہ ایٹمی ہتھیار استعمال نہیں کیے جائیں گے لیکن باتیں تو ہو رہی ہیں اور اس کی کوئی ضمانت بھی نہیں دے سکتا۔ بہرحال اس کا انجام تو بے حد خطرناک ہو سکتا ہے۔ اب یہ احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کو حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی جائے۔ سوشل میڈیا پر فضول باتیں کر کے وقت ضائع کرنے کی بجائے لوگوں کو خدا کی طرف بلانے کی دعوت دی جائے اور یہ سمجھانے کی کوشش کی جائے کہ خدا تعالیٰ کے احکام کی ادائیگی سے ہی دنیا میں امن قائم کیا جا سکتا ہے۔ پس یہ طریقہ تبلیغ کے نئے راستے بھی کھولے گا''۔

ناصر باغ، بیت السبوح فرانکفرٹ، ڈارمشٹڈ، ریڈشٹڈ گوڈے لاؤ، میورفلڈن والڈورف، ڈینسٹن باخ، من ہائیم، اوفن باخ، ویزبادن، رُسلز ہائیم اور ہمبرگ میں احبابِ جماعت نے کثیر تعداد میں نمازِ عید ادا کی۔

جرمن مشن کا احیائے نَو

(یہ تفصیلی مضمون محترم چودھری عبداللطیف صاحب مرحوم کی خود نوشت اور مختلف جماعتی و غیر جماعتی مختلف اخبارات اور محترمہ امۃ المجید صاحبہ بنت محترم چودھری عبداللطیف صاحب کے ساتھ حالیہ ایک گفتگو سے ماخوذ ہے۔ اور اسے مکرم لقمان احمد مجوکہ صاحب، سیکرٹری تاریخ کمیٹی جرمنی نے مرتب کیا ہے۔ اگر کسی دوست کے علم میں مزید معلومات ہوں تو ان سے درخواست ہے کہ تاریخ کمیٹی جرمنی کو مطلع فرمائیں، جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (صدر تاریخ احمدیت کمیٹی جرمنی)

اس سلسلہ مضامین کی گزشتہ قسط مطبوعہ اخبار احمدیہ جرمنی ماہ اکتوبر 2021ء میں ذکر ہو چکا ہے کہ عبداللہ Kuhne کی 1949ء کے اواخر میں جماعت سے علیحدگی کے بعد ہمبرگ کے اکثر نَو احمدیوں نے بھی، جو اس کی وساطت سے ہی جماعت میں شامل ہوئے تھے، جماعت سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ ان میں سے صرف ایک مکرم عبدالکریم Dunker صاحب ہی جماعت سے وابستہ رہے جن کا وجود ہمبرگ مشن کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مفید رہا۔ آپ محترم چودھری صاحب کی تمام معاملات میں اخلاص سے مدد کرتے اور ہر کام کے لئے اپنے آپ کو خوشی سے پیش کرتے رہے[1]۔

جماعت سے علیحدگی کے بعد Kuhne اور اس کے ساتھیوں نے حکام کو یہ باور کروانے کی کوشش کی کہ احمدی مبلغ جن لوگوں کی تعلیم وتربیت کے لیے آئے تھے چونکہ اب وہ اس جماعت سے علیحدگی اختیار کر چکے ہیں اس لئے احمدی مبلغ کے ہمبرگ میں قیام کا اب کوئی جواز نہیں رہا، لہٰذا انہیں واپس بھیج دیا جائے[2]۔ لیکن اس کے کچھ عرصہ بعد اللہ کے فضل سے مکرم Hans Dünger صاحب کو بیعت کرنے کی توفیق ملی اور اس کے جلد بعد مکرم Earnst Nowak صاحب بھی جماعت میں شامل ہوگئے[3] جس کے نتیجہ میں پھر سے ایک چھوٹی سی جماعت وجود میں آ گئی جس کے ساتھ مبلغ سلسلہ مکرم چودھری عبداللطیف صاحب نے اپنا کام ازسرِنو شروع کر دیا۔

محترم چودھری صاحب کی مختلف رپورٹس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ آپ انفرادی تبلیغی وتربیتی روابط کے علاوہ مختلف تبلیغی لیکچرز اور اخبارات کے ذریعہ جماعت کا تعارف وسیع پیمانہ پر پھیلانے میں مصروف رہتے۔ چنانچہ مختلف اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کے حوالہ سے چودھری صاحب کے کاموں کا ذکر گزشتہ قسط میں بھی ہوا ہے۔ اس کے علاوہ چودھری صاحب نے مختلف موضوعات پر تبلیغی لیکچرز بھی دینے شروع کیے۔ آپ کو British Information Centre کی طرف سے لیکچرز کے لیے ہر ماہ بلایا جاتا تھا[4]۔ اس ادارہ کی متعدد شاخیں برطانوی حکومت کی طرف سے جرمنی کے مختلف شہروں میں اس مقصد کے لیے قائم کی گئی تھیں تا جرمن قوم سے نازی سوچ کو مغربی جمہوری اقدار سکھا کر ختم کیا جا سکے۔ چنانچہ ان سینٹرز میں جمہوریت، اِنسانی حقوق اور رَواداری سے متعلق تعلیمات پر مشتمل لیکچرز کا انتظام کیا جاتا تھا اور ان مراکز میں لائبریریاں بھی میں قائم کی جاتی تھیں جن سے جرمن شہریوں کی ایک کثیر تعداد مستفید ہوتی تھی۔ اِن مراکز کو Die Brücke کا نام دیا گیا تھا۔ برطانوی حکومت نے 1950ء کی دہائی میں جب ان مراکز کی مالی اور تنظیمی معاونت ختم کر دی تو کئی جگہوں پر یہ مراکز مقامی شہری اِنتظامیہ کے سپرد کر دیئے گئے۔ آج بھی جرمنی کے کئی شہروں میں Die Brücke کے نام سے بعض ادارے قائم ہیں، جو اسی تاریخی پس منظر کی طرف اشارہ کرتے ہیں[5]۔ اسی طرز کے ادارے امریکہ نے بھی قائم کیے جن کا نام Amerika Haus ہوا کرتا تھا۔ ان میں بھی چودھری صاحب کے لیکچرز کا ذکر ملتا

Abdul Latif kam als erster Missionar der islamischen Ahmadija - Bewegung nach Deutschland. Von Hamburg aus will Latif die deutschen Großstädte bereisen und Vorträge halten. Seine Bewegung, so sagt Abdul, sei im vergangenen Jahrhundert vom Propheten Hazfrat Ahmad gegründet worden. Hazfrat Ahmad sei die dritte Inkarnation des Messias.

„DER SPIEGEL", Donnerstag, 2. März 1950

1۔ الفضل 18 مئی صفحہ 6
2۔ غیر مطبوعہ خود نوشت بعنوان "مقصد زندگی" صفحہ 13 از چودھری عبداللطیف صاحب
3۔ الفضل 6 دسمبر 1949ء، صفحہ 3

4۔ غیر مطبوعہ خود نوشت بعنوان "مقصد زندگی" چودھری عبداللطیف صاحب
5- Christine Zeuner: Erwachsenenbildung in Hamburg 1945-1973, Hamburg 2000.

محترم چودھری عبداللطیف صاحب 1950ء کی دہائی میں Oderfelder Straße 18 پر واقع مشن ہاؤس میں نماز پڑھا رہے ہیں

ہے۔[6] ان اداروں کے علاوہ آپ کو مختلف تنظیمیں بھی لیکچرز کے لیے بلاتی تھیں مثلاً یونیورسل لیگ (اس تنظیم کی تفصیل ابھی معلوم نہیں)[7]، مختلف چرچ سوسائٹیز[8] اور یونورسٹی میں بھی لیکچر کا ذکر ملتا ہے[9]۔

غرض ابتداءً ہمبرگ کے اس British Information Centre سے مبلغ سلسلہ محترم چودھری عبداللطیف صاحب کے لیکچرز کا سلسلہ شروع ہوا[10]، پھر اس کی وساطت سے دوسرے شہروں میں بھی آپ کو لیکچرز کے لئے بلایا جانے لگا۔[11] چنانچہ دوسرے شہروں مثلاً Göttingen اور Hannover، Neumünster, Flensburg میں بھی میں چودھری صاحب نے لیکچرز دیئے۔[12] گویا زیادہ تر لیکچرز جرمنی کے شمالی علاقوں میں ہوتے رہے۔ ان لیکچرز کا تمام خرچ مذکورہ ادارہ ہی ادا کرتا تھا۔[13] ان لیکچرز کے موضوعات کی تفصیل بھی مختلف اخباری رپورٹس سے ملتی ہے۔ چنانچہ چودھری صاحب Die Brücke میں پہلا لیکچر اسلام کی تعلیمات کے بعد آنحضرت ﷺ سے متعلق بائبل کی پیشگوئیوں پر تھا۔[14] ایک موقع پر اسلام اور پاکستان پر تقریر کی، جس کے دوران اسلام کے اقتصادی نظام اور کمیونزم کے نقصانات پر بھی بات کی۔[15] بعض لیکچرز میں اسلام میں عورت کا مقام[16] اور بعض میں اسلام کے عقائد اور امن اور رواداری کی تعلیم پر بات کی[17]۔ اسی طرح کچھ لیکچرز میں اسلام کی تعلیمات کے ایک عالمگیر مذہب ہونے کے ساتھ ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور تثلیث کے عقیدہ کا رَدّ بیان کیا۔[18] اس کے ساتھ ساتھ ہمبرگ سے باہر بھی جرمنی کے مختلف اخبارات میں آپ کے کاموں سے متعلق خبریں شائع ہونی شروع ہوئیں، جس سے رابطوں میں غیرمعمولی وسعت آئی[19]۔

مختصر یہ کہ محترم چودھری صاحب موصوف نے جرمنی میں موجود انتظامی، تعلیمی اور سماجی ذرائع کو اپناتے ہوئے اپنے تبلیغ کے کام کو آگے بڑھایا اور اس طریق سے جرمنوں کی ایک وسیع تعداد تک اپنا پیغام پہنچانے میں کامیاب ہوئے۔

ان تمام تبلیغی کاموں میں یہ بات یاد رہے کہ شروع شروع میں چودھری صاحب کو جرمن زبان پر پوری طرح عبور حاصل نہیں تھا مگر اس کے باوجود آپ نے اس مشکل کو تبلیغ کی راہ میں رکاوٹ نہ بننے دیا۔ آپ نے مختلف موضوعات پر تقاریر کا جرمن ترجمہ کروالیا تھا جسے مختلف مواقع پر لیکچرز میں پڑھتے اور تبلیغ کرتے اور اس طرح زبان سے عدم واقفیت آپ کی تبلیغی سرگرمیوں کی راہ میں روک نہ بن سکی۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو جرمن زبان پر بھی آہستہ آہستہ عبور حاصل ہو گیا۔[20]

اپریل 1950ء میں جرمن نَو احمدی عبدالکریم Dunker صاحب نے پاکستان کا ایک کاروباری سفر بھی کیا۔ جرمنی سے روانگی سے قبل محترم چودھری عبداللطیف صاحب نے موصوف کے اعزاز میں 8 اپریل 1950ء کو ایک دعوت کا انتظام کیا جس میں احباب جماعت کے علاوہ بعض زیرِ تبلیغ دوست بھی شامل ہوئے۔ بعدازاں 11 اپریل کو محترم چودھری صاحب انہیں رخصت کرنے ہوائی اڈے پر بھی گئے۔[21]

موصوف کے پاکستان میں قیام کا بندوبست مکرم غلام محمد اختر صاحب کے ہاں لاہور میں کیا گیا تھا۔ آپ جرمنی کی یونیورسل ٹریڈنگ اور مینوفیکچرنگ کمپنی کی

6۔ الفضل 27 مئی 1951ء صفحہ 4
7۔ الفضل 26 جولائی 1949ء صفحہ 5
8۔ الفضل 6 اکتوبر 1950ء صفحہ 4
9۔ الفضل 17 مئی 1952ء صفحہ 5
10- Amatul Majeed: "Wie mein Vater Missionar wurde', Seite 21 (Unveröffentlichte Schülerarbeit)
11۔ الفضل 27 مئی 1951ء صفحہ 4
12۔ الفضل 26 جولائی 1950ء الفضل 6 اکتوبر 1950ء صفحہ 4
13۔ الفضل 27 مئی 1951ء صفحہ 4

14۔ الفضل 26 جون 1949ء صفحہ 2
15۔ الفضل 26 جولائی 1949ء صفحہ 5
16۔ الفضل 24 ستمبر 1949ء صفحہ 4
17۔ الفضل 20 اگست 1949ء صفحہ 4۔ الفضل 27 مئی 1951ء صفحہ 4
18۔ الفضل 06 اکتوبر 1950، صفحہ 4
19۔ الفضل 18 مئی 1950ء، 6 جولائی 1950، صفحہ 5، یکم اگست 1950، صفحہ 6۔

20۔ چودھری عبداللطیف، مقصدِ زندگی، غیرمطبوعہ، صفحہ 14
21۔ الفضل 18 مئی صفحہ 6، 20 اپریل 1950ء صفحہ 2۔

لاہور میں قائم شاخ کے دفتر میں کام کرتے رہے۔اس دوران موصوف جماعت کے ساتھ رابطہ میں رہے اور وکیل التجارت تحریکِ جدید کی طرف سے آپ کے بارہ میں اخبار الفضل ربوہ میں اعلان بھی شائع کیا گیا۔[22]

جماعت جرمنی کا پہلا مشن ہاؤس

جرمنی آمد کے بعد محترم چودھری عبداللطیف صاحب کی پہلی رہائش عبداللہ Kuhne کے ہاں تھی۔اُن کی جماعت سے علیحدگی کے بعد محترم چودھری صاحب نے فوری طور پر ہمبرگ کے ایک اچھے محلے Harvestehude میں Isestraße میں ایک کمرہ کرایہ پر حاصل کیا مگر کچھ عرصہ بعد مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے مالکن نے یہ کمرہ بھی چھوڑنے کو کہا[23]، جس پر بڑی تگ ودو کے بعد Oderfelder Straße 18 میں ایک علیحدہ مکان بطور مشن ہاؤس حاصل کرنے میں کامیابی ہوئی۔[24] پھر مسجد ہمبرگ کی تعمیر تک یہی جگہ جماعت کا مرکز رہی۔

چودھری صاحب کے اہلِ خانہ کی جرمنی آمد

1951ء کے اَواخر میں چودھری صاحب چھ سال کے بعد پاکستان گئے تاکہ اپنی اہلیہ اور بیٹی کو اپنے ساتھ جرمنی لاسکیں۔[25] جنوری 1952ء میں موصوف اپنے اہل خانہ کے ہمراہ ہمبرگ واپس پہنچے۔چودھری صاحب کی بیٹی محترمہ امۃالمجید صاحبہ (جو اس وقت ہمبرگ میں مقیم ہیں) تاریخ کمیٹی کے ممبران کے ساتھ حالیہ ایک گفتگو میں بیان کیا کہ اپنی جرمنی آمد سے متعلق بیان کرتی ہیں بذریعہ سمندری جہاز ہالینڈ تک پہنچے اور اس کے بعد بذریعہ ٹرین ہمبرگ کا سفر کیا جہاں پر مکرم Duncker صاحب اپنی اہلیہ اور بیٹی گیزیلا کے ساتھ استقبال کے لیے موجود تھے۔مکرمہ Gisela صاحبہ اِس وقت Essen میں رہائش پذیر ہیں۔انہوں نے کچھ سال بعد اپنے سکول کے ایک مقالہ میں چودھری صاحب کی فیملی کے ساتھ اپنے تعلقات کا ذکر کیا۔محترمہ امۃالمجید صاحبہ مزید بیان کرتی ہیں کہ اس وقت چودھری صاحب کی رہائش Oederfelder Str. پر تین بڑے بڑے کمروں کے ایک مکان میں تھی۔ان تین کمروں میں سے ایک مبلغ کا دفتر اور ملاقاتیوں کے لیے مخصوص تھا۔اسی کمرے میں جمعہ یا عید کی نمازوں کا بھی انتظام کیا جاتا تھا۔ایک میں بچوں کی رہائش تھی اور ایک میں والدین رہتے۔باورچی خانہ اور غسل خانہ تہ خانہ میں تھے جہاں جانے کے لیے ایک لمبی سیڑھی ہوتی تھی۔یہ ایک بڑے Villa میں ایک فلیٹ تھا جو چودھری صاحب کو اس وجہ سے ملا کہ آپ کے پاس برٹش پاسپورٹ تھا اور ہمبرگ اس وقت برٹش فوج کے زیرِانتظام تھا۔گھر کو گرم رکھنے کا کوئی انتظام نہیں تھا۔سردیوں میں کوئلے سے چلنے والا ایک ہیٹر رکھ دیا جاتا تھا۔

محترمہ امۃالمجید صاحبہ کا داخلہ پہلے ایک برٹش سکول میں ہوا لیکن غالباً اس کی فیس زیادہ ہونے کی وجہ سے انہیں پھر جرمن سکول میں داخل کروا دیا گیا جہاں ان کو ایک استانی Frau Rosenberg سکول کے بعد جرمن سکھاتی تھیں۔اس طرح انہوں نے جلد ہی جرمن سیکھ لی اور سودا سلف خود قریب کی دکانوں سے لانے کے قابل ہوگئیں۔موصوفہ مزید بیان کرتی ہیں کہ اس وقت زندگی بہت سادہ ہوا کرتی تھی۔پاکستان سے اخراجات کے لئے رقوم بھیجنے میں بھی بہت دِقّت ہوتی تھی جس سے مالی حالات بھی تنگ رہتے تھے۔مالی حالات سے متعلق اگلی قسطوں میں بھی تفصیل سے ذکر آئے گا۔محترمہ امۃالمجید صاحبہ نے مزید یہ بات بیان کی کہ ایک دفعہ ایسے حالات میں ایک جاننے والے پاکستانی تاجر نے ان کو کہا کہ پڑوسیوں کو قالین بیچ کر گزارے کے لیے کچھ رقم حاصل کرو۔جس پر انہوں نے قالین بیچا۔کھانے کے لیے جو میسر ہوتا اس کو کھانے میں بنالیا جاتا تھا۔جو چیز اس وقت لوگوں کو بہت متاثر کرتی تھی وہ مبلغ کی فیملی کی مہمان نوازی اور

محترم چودھری صاحب ہمبرگ میں Isestraße پر واقع اپنی رہائش گاہ پر عید کا خطبہ دیتے ہوئے

لوگوں سے خوش اخلاقی سے ملنا تھا۔اس وجہ سے وہ اپنے محلے اور نَو احمدیوں میں بہت مقبول تھے۔[26]

یہاں پر اس بات کا ذکر بھی ضروری ہے کہ جس وقت محترم چودھری عبداللطیف صاحب اپنے اہلِ خانہ کے پاس پاکستان گئے تو محترم ملک عمر علی صاحب ان کی نمائندگی میں مشن کا کام چلاتے رہے بلکہ اس کا غالباً متعلقہ دفتر کے افسروں کے پاس اندراج بھی کروایا گیا تھا۔[27]

نیورن برگ میں جماعت کا قیام

1950ء کے آغاز تک جماعت صرف ہمبرگ اور اس کے گردونواح میں ہی قائم تھی مگر جماعت کا تعارف اخبارات کے ذریعے جرمنی کے دوسرے حصوں میں بھی پہنچ چکا تھا اور روابط کافی وسیع ہو چکے تھے۔چودھری صاحب کی فائلوں سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جرمنی بھر سے لوگ بذریعہ ڈاک آپ سے رابطہ کرتے تھے۔غالباً اسی طرح صوبہ بائرن کے شہر Nürnberg میں بھی بعض لوگوں سے رابطہ ہوا اور فروری 1952ء میں وہاں پر تین افراد کی جماعت میں شمولیت سے باقاعدہ ایک جماعت قائم کی گئی۔[28] اس طرح سے ہمبرگ کے بعد جرمنی کی دوسری جماعت Nürnberg میں قائم ہوئی۔

(باقی آئندہ ان شاءاللہ)

22۔الفضل 20 اپریل 1950ء
23. Amatul Majeed: "Wie mein Vater Missionar wurde", Seite. 20,21 (Unveröffentlichte Schülerarbeit), Seite. 19,20.
24-Amatul Majeed: "Wie mein Vater Missionar wurde", Seite. 19 (Unveröffentlichte Schülerarbeit)
25۔الفضل 27 مئی 1951ء، صفحہ 19،20
Amatul Majeed:"Wie mein Vater Missionar wurde", Seite. 20,21 (Unveröffentlichte Schülerarbeit)

26۔انٹرویو محترمہ امۃالمجید صاحبہ
27- غیر مطبوعہ ریکارڈ تاریخ کمیٹی جرمنی فائل ہمبرگ آرکائیو
28۔الفضل 17 مئی 1953ء صفحہ 5

تاریخ جرمنی

مرتبہ: مدبر احمد خان

مشرقی فرانکیا یعنی دریا ہائے رائن، ڈینیوب اور ایلب کے درمیان کا علاقہ (کم و بیش آج کا جرمنی) اب ایک بادشاہ کے زیرِ فرمان تھا جو ایک مشرقی جرمینک قبیلے Saxons سے تھا۔اسے خود بادشاہت وراثت میں ملی تھی۔ جبکہ کچھ ہی عرصہ پہلے جرمینک قبائل نے پہلی مرتبہ اپنا بادشاہ منتخب کیا تھا۔ یہ Otto The Great تھا۔ اس نے پوپ کی حمایت حاصل کر لی تھی اور پوپ نے اس کو رومی قیصر بنا دیا تھا لیکن اس وجہ سے اسے بار بار روم میں وقت گزارنا پڑتا تھا لہٰذا اس سے مشرقی جرمنی کی حدود واپس سکڑ گئیں اور اپنی پرانی حالت میں آ گئیں۔

عیسوی تقویم کا الف ثانی (Millenium) اپنے ساتھ نئی پیچیدگیاں لایا۔ خاص طور پر تین بڑی طاقتوں کے درمیان آنے والے وقتوں میں ایک مستقل کش مکش جاری رہی۔ یعنی اوّل بادشاہ۔ دوم، اشرافیہ کے اعلیٰ طبقے یا نجیب زادے جو قیصر کے تابع بڑے علاقوں کے حاکم ہوتے تھے اور سوم پوپ اور کلیسا۔ سب کے لیے سلطنت کا استحکام اور اس کی سالمیت بھی اہم تھی تاہم اس کے علاوہ انہیں اپنا مفاد بھی عزیز تھا اور اپنی حفاظت بھی انہیں کرنا تھی۔ یعنی موخر الذکر دونوں گروہوں کے لیے بادشاہ کا طاقت وَر ہونا اس اعتبار سے اہم تھا کہ ملک مستحکم رہے۔ لیکن وہ اتنا طاقت وَر نہ ہو کہ اُن دونوں گروہوں کے اختیارات اور طاقت پر بھی قابض ہو رہے۔

مثلاً Heinrich IV سنہ 1056ء میں نو عمری میں اپنے والد کی موت کے بعد بادشاہ بن گیا۔ اس وقت کا پوپ Gregor VII کلیسا کے عہدے داروں کی تقرری کو بادشاہ سے آزاد کرانا چاہتا تھا اور کلیسا کے زیرِ فرمان لانا چاہتا تھا۔ اس پر بادشاہ Heinrich IV اور پوپ Gregor VII کے درمیان اقتدار اور اختیار کی سیاسی جنگ چھڑ گئی۔ قیصر نے یہ کہا کہ پوپ قیصر کی تعیناتی سے پوپ بنتا ہے۔ بادشاہ کے اس بیان پر پوپ نے اپنی طاقت کا مکمل استعمال کرتے ہوئے بادشاہ Heinrich IV کو کلیسا سے خارج کر دیا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ بادشاہ کے پاس چونکہ اشرافیہ اور نجیب زادوں میں حمایت نہ تھی، لہٰذا وہ سردیوں کے موسم میں اپنے بیوی بچوں سمیت Alpes کے پہاڑوں کو عبور کرتا ہوا اطالیہ پہنچا اور تین دن پوپ تک پیغام پہنچاتا رہا، جبکہ وہ ننگے پاؤں رہا اور ندامتی لباس پہنے ہوئے تھا۔ آخر پوپ نے Heinrich IV کی رُکنیت دوبارہ بحال کر دی۔ یہ واقعہ 1077ء کا ہے۔

لیکن اس سے مسائل حل نہ ہوئے بلکہ پیچیدہ ہوتے گئے۔ یہاں تک کہ اس مسلسل کش مکش اور سیاسی چپقلش سے خانہ جنگی کی صورتِ حال پیدا ہو گئی۔ اس عرصے میں Heinrich V نے اپنے والد Heinrich IV کو معزول اور قید کر لیا۔ اس کا باپ قید سے فرار ہونے میں تو کامیاب ہوا لیکن کچھ ہی دیر بعد مر گیا۔ پہلے یہی جنگی صورتِ حال برقرار رہی۔ تاہم بالآخر طرفین کو اپنے نقصانات کا اندازہ ہوا اور ان کے مابین پینتالیس سال کی چپقلش اور خانہ جنگی کے بعد ایک معاہدہ ہوا جو Concordat of Worms کہلاتا ہے۔

Wikipedia.org,painted by by Eduard Schwoiser

Henry at Canossa

یہ معاہدہ پوپ Callixtus II اور قیصر Heinrich V کے درمیان طے پایا جس کے بنیادی نکات یہ تھے کہ پوپ کلیسا کے اعلیٰ عہدے داروں کا تقرر نہیں کرے گا۔ بلکہ ان کا انتخاب ہو گا جو کلیسا ہی کرے گا۔ ہاں، ثالث کے طور پر بادشاہ سے رجوع کیا جائے گا۔ تاہم منتخب عہدے دار بادشاہ کے سامنے سلطنت سے وفاداری کا حلف اٹھائیں گے۔ یہ قانون صرف جرمنی کے کلیساؤں کے لیے تھا، باقی تمام سلطنتوں کی حکومتیں اس قانون سے مبّرا رہیں۔ مؤرخین کا کہنا ہے کہ اس معاہدے کا سب سے زیادہ فائدہ اعلیٰ اشرافیہ اور کلیسا کو پہنچا۔

اس معاہدے کے تین سال بعد ہی Heinrich V کا انتقال ہو گیا اور اس نے اپنے پیچھے کوئی بیٹا نہیں چھوڑا۔ اس کے بعد Lothar III تخت نشین ہوا اور اس کے بعد نجیب زادوں کی نسل Staufer نے سو سال سے زیادہ جرمنی پر حکومت کی۔

حوالہ جات:

Die kürzeste Geschichte Dutschlands, James Hawes, Ullstein 2019, Berlin

Deutsche Geschichte, Dudenverlag 2020, Berlin

تاریخ جماعت احمدیہ
اوسنابرک Osnabrück

(یہ تفصیلی مضمون موجودہ و سابق صدران جماعت اوسنابرک کی طرف سے مہیا کی جانے والی معلومات اور مختلف اخبار و رسائل شائع شدہ رپورٹس کی مدد سے مکرم محمد انیس دیالگڑھی ممبر تاریخ کمیٹی جرمنی نے مرتب کیا ہے۔ اگر کسی دوست کے علم میں مزید معلومات ہوں تو ان سے درخواست ہے کہ تاریخ کمیٹی جرمنی کو مطلع فرمائیں، جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (صدر تاریخ احمدیت کمیٹی جرمنی)

1978ء میں اوسنابرک میں 5 احمدی احباب مقیم تھے۔ ان ابتدائی ممبران میں تین سگے بھائی تھے جن کا تعلق چک بھوڑو ضلع شیخوپورہ سے تھا۔ مکرم نثار احمد بھٹی صاحب، مکرم اقبال احمد بھٹی صاحب اور مکرم محمد اشرف بھٹی صاحب۔ ان کے علاوہ کراچی کے مکرم عبدالغفور صاحب اور مکرم میر عبدالحفیظ صاحب آف گوجرانوالہ یہاں رہائش پذیر تھے۔ ابتدائی تجنید صرف پانچ ممبران پر مشتمل تھی۔ مربی سلسلہ مقیم ہمبرگ مکرم مولانا لئیق احمد منیر صاحب نے اوسنابرک کا دورہ کر کے یہاں جماعت قائم کی اور مکرم نثار احمد بھٹی صاحب کو جماعت اوسنابرک کا پہلا صدر نامزد کیا۔ خدا کے فضل سے دیگر جماعتوں کی طرح یہ جماعت بھی بتدریج بڑھتی چلی گئی اور آج جماعت اوسنابرک کی تجنید ماشاءاللہ پانچ صد کے قریب ہو چکی ہے۔

ابتداء سے اب تک مندرجہ ذیل احباب کو صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق ملی ہے۔

نام	عرصہ صدارت
مکرم اقبال احمد بھٹی صاحب	1984-1988ء
مکرم سیّد شبیر حسین شاہ صاحب	1988-1993ء
مکرم الطاف احمد صاحب	1993-1994ء
مکرم سیّد شبیر حسین صاحب	1994-1995ء
مکرم رانا محمد افضل آزاد صاحب مرحوم	1995-2001ء
مکرم نصیر احمد خان صاحب	2001-2003ء
مکرم رانا وسیم احمد صاحب	2003-2009ء
مکرم رانا حفیظ احمد صاحب	2009-2018ء
مکرم ملک نوید احمد صاحب	2018ء تا حال

خدام الاحمدیہ کی تنظیم کا آغاز کسی وجہ سے 1978ء میں نہ ہو سکا تاہم 1984ء میں مکرم خالد جاوید خان انجم صاحب کو پہلا قائد مجلس خدام الاحمدیہ اوسنابرک منتخب کیا گیا۔ 1984ء میں ہی انصاراللہ کی تنظیم کا قیام عمل میں آیا اور مکرم سیّد شبیر حسین شاہ صاحب پہلے زعیم انصاراللہ مقرر ہوئے۔ جبکہ لجنہ اماءاللہ کی تنظیم 1987ء میں چار ممبرات پر بنائی گئی۔ مکرمہ شازیہ باسط صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالباسط کریم صاحب پہلی صدر لجنہ منتخب ہوئیں۔ موصوفہ کے علاوہ تین اور خواتین محترمہ نسرین شاکر صاحبہ۔ محترمہ پروین خالد صاحبہ اور محترمہ خالدہ ظفر صاحبہ اس جماعت کی ابتدائی ممبرات تھیں۔

آغاز میں مکرم مولانا لئیق احمد منیر صاحب ہمبرگ سے جماعت کی نگرانی کرتے رہے۔ بعد میں یہ جماعت ریجن کولون کے مربیان کرام کی زیر نگرانی رہی۔ 2003ء کو بیت المومن میونسٹر کی تعمیر کے بعد میونسٹر میں مقیم مربی سلسلہ اوسنابرک جماعت کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری نبھاتے رہے۔ جس کی تفصیل جماعت احمدیہ

اوپر دی گئی تصویر میں مقامی احباب جماعت کے درمیان سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف رکھتے ہیں۔ حضور کے دائیں جانب مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جبکہ بائیں جانب مکرم ملک نوید احمد صاحب صدر جماعت اور مکرم شیخ عبدالحنان صاحب مربی سلسلہ بیٹھے ہیں۔ (27 اکتوبر 2019ء)

1990ء میں احباب جماعت اوسنابرک کی تاریخی تصاویر جو مکرم شبیر حسین صاحب (صدر جماعت) کے مکان پر قائم نماز سینٹر میں لی گئیں، ان میں چھ سابق صدران جماعت بھی شامل ہیں۔
1۔مکرم اقبال احمد بھٹی صاحب، 2۔مکرم شبیر حسین صاحب، 3۔مکرم الطاف احمد صاحب، 4۔مکرم نصیر احمد خان صاحب، 5۔مکرم رانا وسیم احمد صاحب، 6۔مکرم رانا حفیظ احمد صاحب

میونسٹر کی تاریخ میں آچکی ہے۔ (اخبار احمدیہ جرمنی اکتوبر 2019ء) 2015ء میں مکرم شعیب عمر صاحب کو اوسنابرک میں مربی سلسلہ متعین کیا گیا۔ آپ جولائی سے ستمبر 2015ء تک یہ ذمہ داری ادا کرتے رہے۔ 23 دسمبر 2015ء کو مکرم اسامہ احمد صاحب بطور مربی سلسلہ یہاں تشریف لائے۔تقریباً ایک ماہ بعد 13 جنوری 2016ء میں مرکز آگئے اور 18 مئی 2016ء سے 5 جون 2016ء تک یہاں مقیم رہے۔ان کے بعد مکرم سیّد سلیمان شاہ صاحب نومبر 2016ء میں اوسنابرک تشریف لائے اور فروری 2017ء میں مکرم حبیب احمد گھمن صاحب کو مربی سلسلہ کی ذمہ داری سونپی گئی۔ جون 2018ء تک آپ یہاں مقیم رہے۔ بعد میں مکرم لقمان احمد شاہد صاحب اکتوبر 2018ء میں اوسنابرک کے مربی سلسلہ مقرر ہوئے اور اگست 2019ء تک اس فرض کو ادا کرتے رہے۔ 28 اگست 2019ء کو مکرم شیخ عبدالحنان صاحب اوسنابرک میں بطور مربی سلسلہ تشریف لائے اور تاحال اس فرض کو نبھا رہے ہیں۔

جماعت اوسنابرک ماشاءاللہ ایک فعال اور خدمتِ دین کے ہر میدان میں سرگرم رہنے والی جماعت ہے۔ اس جماعت کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی جاری کردہ سو مساجد سکیم کے تحت مسجد یہاں تعمیر کی گئی جس کا نام حضورؒ نے مسجد بشارت رکھا۔ 16 دسمبر 1999ء کو اس مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا گیا اور 25 اکتوبر 2002ء کو اس کا افتتاح عمل میں آیا۔

مسجد کی تعمیر سے قبل مختلف احباب جماعت کے گھروں میں نماز ادا کی جاتی تھی اور اسی طرح دیگر جماعتی تقریبات بھی گھروں میں ہی منعقد کی جاتی تھیں۔1985ء میں مکرم ملک انصر احمد صاحب نے .Bramschee Str پر واقع اپنا کمرہ نمازوں کی ادائیگی و اجلاسات کے لئے مختص کر دیا تھا۔جس میں احباب جماعت پنجوقتہ نمازوں کے علاوہ نماز جمعہ بھی ادا کرتے تھے۔ مکرم خالد جاوید خان انجم صاحب کو امام الصلوۃ مقرر کیا گیا۔ 1987ء سے 1990ء تک مکرم سیّد شبیر حسین شاہ صاحب کے مکان واقع .Süd Str پر نمازیں ادا کی جاتی رہیں اور دیگر جماعتی پروگرام بھی۔ 1990ء سے مسجد بشارت کی تعمیر تک مکرم شیخ رشید احمد صاحب کے مکان واقع Atter Str.44 کو بطور نماز سنٹر استعمال کیا جاتا رہا، مرد حضرات تہ خانہ میں جبکہ مستورات ان کی بیٹھک میں نماز ادا کرتی تھیں۔مسجد کی تعمیر سے کچھ عرصہ قبل Atter Str.36 پر واقع Jugendzentrum کے ایک کمرے میں نماز جمعہ ادا کی جاتی رہی کیونکہ جمعہ ادا کرنے والے احباب کی تعداد بڑھ گئی تھی۔

تبلیغی مساعی

تبلیغی سرگرمیوں میں بھی جماعت اوسنابرک ہمیشہ پیش پیش رہی۔ 1987ء میں شہر کے معروف علاقے .Grosse Str پر تبلیغی سٹال لگانے کا آغاز کیا گیا جو اب تک ہر ماہ باقاعدگی سے لگایا جاتا ہے اور ہزاروں انسانوں کو اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم سے روشناس کرنے کا باعث بن رہا ہے۔ اسی طرح فلائرز تقسیم کئے گئے۔ کرسمس کے موقع پر عمائدین شہر کو کرسمس کارڈ اور پھولوں کا تحفہ کئی برسوں سے پیش کیا جا رہا ہے۔

مسجد کی تعمیر کے بعد ہرسال تین اکتوبر کو Tag der offenen Tür منایا جاتا ہے اور سینکڑوں لوگ مسجد کو دیکھنے آتے ہیں اور اسلام کی تعلیم سے روشناس ہوتے ہیں۔

مسجد کی تعمیر سے قبل بھی اوسنابرک میں متعدد تبلیغی نشستیں منعقد کی گئیں۔ جن کی معین تاریخ اور رپورٹس ریکارڈ میں محفوظ نہیں۔ جرمن، عرب، افریقین اور ترک اقوام کے افراد سے کئی تبلیغی نشستیں منعقد ہوئی۔ جن میں مربیانِ سلسلہ مکرم مولانا عطاءاللہ کلیم صاحب مرحوم، مکرم عبدالباسط طارق صاحب، مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب، مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب، مکرم لئیق احمد منیر صاحب اور مکرم منیر احمد منور صاحب نے بطور مرکزی نمائندہ شرکت کی اور مہمانوں کے سوالات کے جواب دیئے۔

1994ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ میونسٹر تشریف لائے اور آپ نے بوسنین مہاجرین کے ساتھ ایک نشست میں ان کے سوالوں کے جوابات عطا فرمائے۔ جماعت احمدیہ اوسنابرک اس موقع پر پچاس بوسنین احباب کو بذریعہ بس میونسٹر لے کر گئی اور اس میٹنگ میں شمولیت کا موقع دیا۔ جماعت اوسنابرک نے بوسنین احباب کے لئے کھانے کا انتظام بھی کیا۔ بعد میں حضورؒ کی ہدایت پر

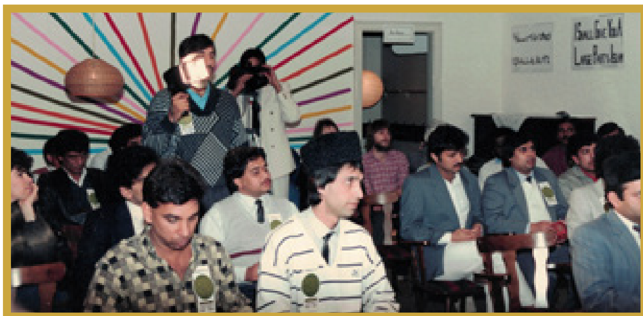

صد سالہ احمدیہ جشن تشکر کے موقع پر 23 مارچ 1989ء کو Stadthalle اوسنابرک میں ہونے والی تقریب کا منظر، سٹیج پر مہمان خصوصی شہر کے معروف وکیل جناب Jean-Patrick Revel کے بائیں طرف صدر جماعت مکرم شبیر حسین صاحب بیٹھے ہیں جبکہ مکرم نصیر احمد خان صاحب تقریر کر رہے ہیں۔

بوسنین اور احمدی احباب کے درمیان اسلامی اخوت اور بھائی چارے کی بنیاد بھی ڈالی گئی۔

25 اکتوبر 2002ء کو مسجد بشارت کے افتتاح کے موقع پر شہر کی انتظامیہ کے علاوہ دیگر اہم سیاسی اور سماجی شخصیات شامل تھیں اور افتتاح کے اگلے روز اخبارات میں اس کا خوب تذکرہ ہوا جو اسلام کے تعارف اور وسیع پیمانہ پر تبلیغ کا باعث بنا۔

مسجد بشارت کی تعمیر کے بعد سکول، کالجز اور یونیورسٹی کے طلباء گروپس کی شکل میں مسجد آتے رہے اور مسجد دیکھنے کے ساتھ ساتھ اسلام کی حسین تعلیم سے بھی متعارف ہوتے رہے۔ ان طلباء کی تعداد بھی سینکڑوں بلکہ ہزاروں میں ہوگی اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے اور وقتاً فوقتاً کوئی نہ کوئی کلاس یا گروپ کی شکل میں مہمان مسجد دیکھنے آتے رہتے ہیں۔

شہر کے سالانہ میلہ Kultur fest کے موقع پر جماعت کو شہر کی انتظامیہ کی طرف سے ہمیشہ مدعو کیا جاتا ہے اور اس موقع پر جماعت تبلیغی اور معلوماتی سٹال لگاتی ہے اور وسیع پیمانے پر لٹریچر تقسیم کیا جاتا ہے۔ اسی طرح 90 کی دھائی سے باقاعدگی سے یکم جنوری کو وقارِ عمل کر کے شہر کی صفائی کی جاتی ہے اور یہ سلسلہ بھی سال ہا سال سے جاری ہے۔ ہر سال اخبارات میں اس وقارِ عمل کی خبر نمایاں طور پر شائع کی جاتی ہے اور جماعت کے مثبت تعارف کا باعث بنتی ہے۔ مجلس انصار اللہ اوسنابرک کی جانب سے شجرکاری مہم کے تحت پندرہ سے زائد پودے لگانے کی توفیق ملی اس کی بھی اخبارات میں وسیع پیمانہ پر تشہیر ہوئی اور بے شمار لوگوں تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچا۔

صد سالہ احمدیہ جشنِ تشکر

23 مارچ 1989ء کو جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر ایک خصوصی تقریب اوسنابرک کے شہر کے ہال میں منعقد کی گئی جس میں جرمن مہمان شامل ہوئے۔ شہر کے معروف وکیل جناب Jean-Patrick Revel صاحب اس تقریب کے مہمان خصوصی تھے۔ تلاوت، نظم کے بعد جماعت کا تعارف پیش کیا گیا۔ مہمانِ خصوصی نے بھی جماعت احمدیہ مسلمہ کے بارے میں اپنے نیک جذبات اور خیالات کا اظہار کیا۔ صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں ایک اور تقریب بھی منعقد کی گئی جس میں حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت کے واقعات بیان کیے گئے اور اطفال الاحمدیہ کے کھیلوں کے پروگرام منعقد ہوئے۔

اس جوبلی کے موقع پر جماعت احمدیہ اوسنابرک کی طرف سے ایک پودا بھی لگایا گیا۔ یہ پودا شہر کے مشہور باغ Botanischer Garten میں لگایا گیا جو اب ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ اس موقع پر مہمانوں کی خدمت میں اسلامی لٹریچر بھی پیش کیا گیا۔

صد سالہ خلافت جوبلی

صد سالہ خلافت جوبلی کے موقع پر بھی جماعت اوسنابرک میں خصوصی تقریبات منعقد ہوئیں۔ ایک تقریب جرمن مہمانوں کے ساتھ 13 اپریل 2008ء کو منعقد کی گئی۔ ان مہمانوں میں شہر کی انتظامیہ کے افسران، پولیس افسران، سیاسی رہنما اور چرچ کے نمائندے شامل تھے۔

اس پروگرام میں مکرم امیر صاحب جرمنی، مکرم زبیر خلیل صاحب سیکرٹری تبلیغ جرمنی، مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ اور مکرم ساجد نسیم صاحب مربی سلسلہ شامل ہوئے۔

تلاوت قرآنِ کریم کی سعادت مکرم ساجد نسیم صاحب کے حصہ میں آئی۔ مکرم جہاں زیب شاکر صاحب نے پروگرام کی غرض و غایت اور مہمانوں کا تعارف پیش کیا جس کے بعد مکرم لقمان مجوکہ صاحب نے جماعت احمدیہ مسلمہ کا تعارف کروایا۔ بعدہٗ گرین پارٹی کے صوبائی اسمبلی کے ممبر جناب Filiz Polat نے اپنے خطاب میں مذاہب کے درمیان ہم آہنگی، امن اور بھائی چارہ کے فضا کی ضرورت پر تقریر کی۔ تقریب کے آخر پر مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی نے خلافت کی ضرورت اور اہمیت اور اس کی برکات کا ذکر کیا۔ اس تقریب کی خبر بھی اگلے روز مقامی اخبار Neue Osnabrücker Zeitung میں شائع ہوئی۔

چیرٹی واکس

مجلس خدام الاحمدیہ اوسنابرک کے زیرِ انتظام دو چیرٹی واکس کا بھی انعقاد کیا گیا۔ پہلی چیرٹی واک مؤرخہ 9 ستمبر 2007ء میں جمع ہونے والے عطیات بچوں کے ہسپتال Christliches Kinderhospital کو دیئے گئے۔ 10 کلومیٹر کی یہ واک مسجد بشارت اوسنابرک میں اختتام پذیر ہوئی۔ حصہ لینے والے 90 افراد میں مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی بھی شامل تھے۔ اس کی خبر 10 ستمبر 2007ء کے اخبار Neue Osnabrücker Zeitung میں مندرجہ ذیل سُرخی کے ساتھ شائع ہوئی۔

Ahmadiyya-Muslime feierten mit christlichen Gästen

Osnabrück (eb) – Weltweit gedenken in diesen Tagen die Ahmadiyya-Muslime der Gründung ihrer Glaubensgemeinschaft vor 100 Jahren. Auch die Mitglieder der Reformbewegung innerhalb des Islams in Osnabrück erinnerten jetzt in ihrer Moschee in OS-Eversburg an den Gründer der Gemeinschaft, Mirza Ghulam Ahmad. Die Ahmadiyya-Muslime zählen zu den gemäßigten Muslimen, die sich bei ihrer Feier mit christlichen Gästen zu ihrem Leitwort „Liebe für alle, Hass für keinen" bekannten. Vornehmlich gehören Exil-Pakistaner zur OS-Gemeinde, die aufgrund ihrer Glaubenszugehörigkeit das Land verlassen haben, um Verfolgung, Kerkerhaft und körperlichen Nachstellungen zu entgehen. In Pakistan ist die Glaubensgemeinschaft sogar verfassungsrechtlich verboten, Mitglieder dürfen deshalb ihren Glauben nicht ausüben. „100 Jahre Khalifat" sind für viele Gratulanten Anlass für einen Besuch in der Moschee: Mitglieder des OS-Rates, ein Vertreter des Bistums, der Polizei und der Eversburger Kirchengemeinden. Sie kommen sich nach dem offiziellen Teil beim pakistanischen Buffet näher, auch wenn nach muslimischer Tradition Frauen und Männer getrennt speisen. Parton-Foto

صدسالہ خلافت جوبلی 2008ء کے موقع پرمسجد بشارت میں ہونے والی تقریب کی خبر کا اخباری تراشہ

Osnabrücker Nachrichten 25.05.2008

Läufer machten Tempo für das Kinderhospital.
Wohltätigkeitslauf der Ahmadiyya-Muslim Jamaat-Gemeinde

دوسری چیریٹی واک کا انعقاد 14 ستمبر 2008ء کو ہوا جس میں 123 افراد نے حصہ لیا۔ اس واک سے ہونے والی آمد ایک ہزار یورو بچوں کے ہسپتال کو Freibettfonds-Kinderhospital عطیہ کی گئی۔ اس دوڑ کا آغاز مسجد بشارت سے ہوا اور Rathaus پر اختتام ہوا۔ شہر میں اس روز ایک میلہ بھی لگا ہوا تھا جس میں جماعت نے تبلیغی سٹال بھی لگا رکھا تھا۔ شہر کے لارڈ مئیر جناب Boris Pistorius جماعت کے سٹال پر تشریف لائے اور جماعت احمدیہ کے انسانی ہمدردی کے جذبہ کو سراہا اور کہا کہ یہ لوگ دوسروں کے لئے بھی نمونہ ہیں۔ اگلے روز اس تقریب کی خبر بھی اخبار Neue Osnabrücker Zeitung میں شائع ہوئی۔ ایک احمدی دوست مکرم فضل احمد شاکر صاحب اپنی کولہے کی تکلیف کے باوجود اس واک میں شامل ہوئے اس بات کا اخبار میں خاص طور پر ذکر کیا گیا۔

2 فروری 2019ء کو شہر کے نئے لارڈ مئیر Wolfgang Griesert مسجد بشارت تشریف لائے۔ مسجد دیکھنے کے ساتھ اسلام اور جماعت کا تعارف حاصل کیا۔ ان کی خدمت میں جماعتی لٹریچر بھی پیش کیا گیا۔ انہوں نے مسجد کے ایک کونہ میں پودا بھی لگایا۔ اس تقریب کی خبر بھی اگلے روز اخبار Neue Osnabrücker Zeitung میں شائع ہوئی۔

اسلام نمائش

جماعت اوسنا برک کو اسلام کے موضوع پر دو نمائشیں لگانے کی توفیق بھی ملی۔ پہلی نمائش 15 فروری 2011ء سے 19 فروری 2011ء تک شہر کے معروف گمنازیم سکول In der Wüste میں لگائی گئی۔ اس نمائش کی وسیع پیمانہ پر تشہیر کی گئی اور دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔ 15؍فروری 2011ء کو افتتاح میں شہر کے لارڈ مئیر جناب Boris Pistorius کے علاوہ سکول کے اساتذہ، سیاسی اور مذہبی رہنماؤں نے بھی شرکت کی۔ تلاوت قرآنِ کریم کے بعد جو مکرم نسیم ساجد صاحب مربی سلسلہ نے کی مکرم جہاں زیب صاحب نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور نمائش کی غرض و غایت بتائی جس کے بعد مکرم داؤد احمد مجوکہ صاحب سیکرٹری امورخارجیہ جرمنی نے جماعت کا تعارف کروایا۔ سکول کے ڈائریکٹر نے سامعین سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ یہ نمائش بہت ضروری تھی تا یہاں اسلام کا تعارف ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے اپنے سکول کو پیش کیا ہے۔ مقامی اخبار Osnabrücker Nachrichten نے Grundgesetz oder Schria? کے عنوان کے ساتھ خبر شائع کی۔ اس نمائش کی تفصیلی رپورٹ احمدیہ بلیٹن مئی 2011ء کے شمارہ میں شائع ہوئی۔

دوسری اسلام نمائش 20 تا 24 اکتوبر 2014ء اسی سکول میں لگائی گئی۔ 20 اکتوبر 2014ء کی شام سات بجے اس کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔ تلاوت قرآنِ کریم کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد داؤد مجوکہ صاحب نے جماعت کا تعارف اور نمائش کی غرض بتائی۔ یہ نمائش پانچ دن تک جاری رہی۔ روزانہ صبح 8 بجے سے شام 6 بجے تک ہر خاص و عام کے لیے اس کے دروازے کھلے تھے۔ مجموعی طور پر 1600 مہمان اس نمائش کو دیکھنے کے لئے آئے اور اخبارات میں بھی اس کا خوب چرچا ہوا۔ اس نمائش کے موقع پر تین سو کے قریب مفت لٹریچر تقسیم کیا گیا اور سیرۃ النبی ﷺ کی کتاب 'محمد ﷺ' اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات پر مشتمل کتاب Die Weltkrise und der Weg zum Frieden دوسوتیس کی تعداد میں تقسیم کی گئیں۔ مکرم مقصود احمد علوی صاحب معلم سلسلہ، مکرم عثمان نوید صاحب مربی سلسلہ، مکرم حفیظ رانا صاحب، مکرم جہانزیب شاکر صاحب اور مکرم شہر یار صاحب نے نمائش کے پانچوں روز خدمت کی توفیق پائی۔

خون کے عطیات

1989ء سے مقامی جماعت میں ریڈ کراس کو خون کے عطیات دینے کا سلسلہ جاری ہے خاص طور پر لجنہ اماء اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ اس میں نمایاں حصہ لیتے ہیں۔

بین المذاہب رابطے

مسجد بشارت کے قریب Evanglische چرچ کے پادری اور ان کے صدر کی درخواست پر اسلام کے بارہ میں معلومات اور تعارف کی غرض سے چرچ میں ایک تقریب کا انعقاد ہوا۔ اس میں 100 کے قریب افراد نے حصہ لیا جن میں 80 جرمن افراد شامل ہوئے۔ مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مربی سلسلہ نے اسلام کا تعارف پیش کیا اور سوالات کے جواب دیئے۔ ایک سوال یہ تھا کہ نماز کیسے ادا کی جاتی ہے تو مکرم ڈاکٹر صاحب نے نماز کی ادائیگی

کاطریق بتایا۔اس عمل کی تصویر اگلے روز اخبار میں شائع کی گئی جس کا عنوان یہ تھا کہ

''ایک امام چرچ میں نماز پڑھتے ہوئے''

اسی طرح مسجد بشارت میں بھی عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان 28 مارچ 2007ء کو ایک ملاقات کا اہتمام کیا گیا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرم عبدالباسط طارق صاحب اور عیسائیوں کی طرف سے پادری Martin Walter تشریف لائے۔اس پروگرام میں 30 جرمن افراد نے شرکت کی۔

9/11 کے موقع پر جماعت احمدیہ اوسنابرک کو 200 سے زائد افراد کے سامنے اسلام کی پُرامن تعلیم پیش کرنے کی توفیق ملی۔ یہ تقریب Halle Gartlage میں منعقد ہوئی۔ جماعت کی طرف سے مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مربی سلسلہ نے اسلام کی پُرامن تعلیم اور نظریات پیش کیے۔

خلفائے احمدیت کا ورود مسعود

جماعت اوسنابرک کو یہ سعادت حاصل ہے کہ دو خلفائے احمدیت نے یہاں تشریف لاکر اس خطۂ زمین کو برکت عطا فرمائی۔سب سے پہلے 31 اگست 2000ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ یہاں تشریف لائے اور زیرِ تعمیر مسجد بشارت کا معائنہ کیا اور نماز ظہر وعصر یہاں ادا کی۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دور مبارک میں تو یہ جماعت بار بار حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بے بہا عنایات، شفقتوں اور برکات کا مورد بنتی رہی۔

حضورانور کا پہلا ورودِ مسعود 18 مئی 2004ء کو ہوا۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مسجد پہنچنے پر مکرم رانا وسیم احمد صاحب صدر جماعت اوسنابرک اور مکرم اشتیاق احمد صاحب ریجنل امیر اور مکرم الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ نے حضورانور کا استقبال کیا اور مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ اس دوران ناصرات الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ استقبالیہ ترانے پڑھتے رہے۔اس موقع پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چند گھنٹے کے لئے یہاں رکے اور چائے نوش فرمائی تھی۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ مسجد بشارت کا معائنہ کرنے کے لیے تشریف لاتے ہوئے

اگلے سال 26 ستمبر 2005ء کو حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Kiel سے Nunspeet جاتے ہوئے دوسری بار رونق افروز ہوئے اور نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں میں چاکلیٹ تقسیم کیے اور حاضر احباب کو شرفِ مصافحہ سے نوازا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تیسری بار 11/اکتوبر 2011ء کو اوسنابرک تشریف لائے۔ اسی طرح 4 دسمبر 2012ء کو حضورانور برسلز سے ہمبرگ جاتے ہوئے مسجد بشارت اوسنابرک میں تشریف لائے اور رات قیام فرمایا۔ مکرم رانا حفیظ احمد صاحب صدر جماعت، مکرم اشتیاق احمد صاحب ریجنل امیر اور مکرم ساجد نسیم صاحب مربی سلسلہ نے حضورانور کا استقبال کرنے اور مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔حضورانور نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں اور اگلے روز نماز فجر بھی یہاں پڑھائی۔

9 جون 2015ء کو حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایزرلون (Iserlohn) میں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کے بعد واپس لندن جاتے ہوئے پانچویں مرتبہ مسجد بشارت میں تشریف لائے اور رات قیام فرمایا۔

26 اکتوبر 2019ء کو بھی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں تشریف لائے اور یوں چھٹی بار یہاں قدم رنجہ فرمایا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رات ساڑھے دس بجے مہدی آباد سے مسجد بشارت پہنچے۔ چار سو سے زائد احباب وخواتین، بچے اور بچیاں حضورانور کے استقبال اور دیدار کے لیے مسجد میں موجود تھے۔اوسنابرک جماعت کے صدر مکرم ملک نوید احمد صاحب، ریجنل امیر مکرم بشارت احمد صاحب اور مربی سلسلہ مکرم شیخ عبدالحنان صاحب نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔

دیگر سعادتوں کے علاوہ جماعت اوسنابرک کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے ایک صحابی حضرت شیخ مسعودالرحمٰن صاحب ولد حضرت حبیب الرحمٰن صاحب کپورتھلوی 1990ء میں اوسنابرک کے ایک گاؤں Schledehausen میں اپنی بڑی بیٹی امۃ المبین صاحبہ اہلیہ افضال احمد ناصر صاحب کے ساتھ رہائش پذیر ہوئے اور اپنی وفات یکم فروری 1994ء تک وہاں مقیم رہے۔مقامی احباب جماعت کی درخواست پر آپ نے مسجد کے حصول کے لیے دعا کی جو مسجد بشارت کے بابرکت پھل کی صورت میں قبول ہوئی۔ اس کے علاوہ جن دیگر بزرگ شخصیات نے جماعت اوسنابرک کا دورہ کیا ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مرحوم مؤرخ احمدیت

مکرم چودھری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ

مکرم مولانا عطاءاللہ کلیم صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ

مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ

مکرم مرزا محمدالدین ناز صاحب صدر، صدرانجمن احمدیہ پاکستان

مکرم حامد کریم صاحب مبلغ سلسلہ ہالینڈ

باقی صفحہ 38 پر

سیّد سعادت احمد

Osnabrück شہر

اوسنابرک جرمن صوبہ Niedersachsen کا ایک شہر ہے۔ یہ شہر دریائے Hase پر ایک وادی میں واقع ہے جو Wielen hills اور شمالی Teutoburg Forest کے درمیان وقوع پذیر ہے۔اس کی کل آبادی 168,145 ہے۔

اوسنابرک Niedersachsen کے چار بڑے شہروں میں سے ایک ہے۔اوسنابرک کی بنیادی اہمیت اس کی جائے وقوعہ ہے۔ یہ یورپ کے تجارتی راستوں سے منسلک ہے۔ ماضی میں یہ شہر Hanseatic League کا ایک رکن بھی رہا ہے۔اوسنابرک ایک اور اہمیت کا بھی حامل ہے کیونکہ یہاں پر تیس سالہ جنگ (1618-1949) کے اختتام پر Westphalia کے امن پر مشتمل ایک معاہدے پر بات چیت ہوئی جس کی وجہ سے اس کو خطاب ''اَمن کا شہر'' حاصل ہوا۔

اوسنابرک کا شہر Anti-war ناول نگار Erich Maria Remarque اور مشہور پینٹر Felix Nussbaum کی جائے پیدائش کی وجہ سے بھی جانا جاتا ہے۔

آج کل اوسنابرک اپنی صنعت کاری کے لیے بہت مشہور ہوگیا ہے۔اس شہر میں اور گردونواح کے علاقوں میں متعدد آٹوموبائل، کاغذ، سٹیل اور اشیائے خورونوش کے شعبوں سے تعلق رکھنے والی کمپنیاں موجود ہیں۔

دوسری جنگِ عظیم کے دوران شہر پر ہونے والی بڑے پیمانے پر تباہی کے باوجود اس شہر کو ازسرِ نَو اس کی اصل شکل یعنی قرونِ وسطٰی کے فنی تعمیر کے ڈیزائنوں سے تعمیر کیا گیا ہے۔

اوسنابرک میں دو اعلیٰ تعلیمی ادارے ہیں University of Osnabrück اور University of Applied Sciences۔ ان یونیورسٹیز میں پچیس ہزار سے زائد طلبا تعلیم حاصل کررہے ہیں جو جرمنی کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے ہیں۔ اس شہر میں سات مشہور Gymnasium ہیں جن میں Gymnasium Carolinum اور Gymnasium Ursulaschule سرِفہرست ہیں۔ اس شہر میں کئی سیاحتی مقامات ہیں مثلاً St. Peter's Cathedral جو 11ویں صدی میں تعمیر ہوا۔ Heger Tor اوسنابرک کے فوجیوں کی یادگار جو 1815ء میں 'واٹرلُو'(Waterloo) کی جنگ میں مارے گئے۔ Bucksturm جوشہر کا سب سے قدیم ٹاور ہے۔ کسی زمانے میں اسے بطور عورتوں کی جیل بھی استعمال کیا گیا تھا۔ایسی عورتیں جن پر جادو ٹونا کرنے کا الزام ہوتا تھا۔

1985ء میں شہر میں ایک فوارہ مشہور ماہر دھاتی مجسمہ ساز Hans-Gerd Ruwe نے شہر کی 1200 ویں سالگرہ کے موقع پر بنایا۔ اس کے علاوہ متعدد عجائب گھر بھی اس شہر میں موجود ہیں جن میں سر فہرست Felix-Nussbaum-Haus اور Kalkriege Meusem ہیں۔

یہاں 17ویں صدی کا ایک محل بھی موجود ہے جو Osnabrücker Schloss کے نام سے جانا جاتا ہے۔ University of Osnabrück کا مرکزی کیمپس اسی محل میں قائم ہے۔اوسنابرک میں ایک چڑیا گھر بھی موجود ہے۔دنیا کے 150 بلندوبالا گرجاؤں میں سے ایک St.Catherine's Church جو 1248ء میں تعمیر کیا گیا تھا اسی شہر میں واقع ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اوسنابرک میں جماعت احمدیہ کی بھی ایک خوبصورت مسجد Basharat Moschee کے نام سے جانی جاتی ہے۔

مسجد بشارت
اوسنابرک

(یہ تفصیلی مضمون موجودہ و سابق صدران جماعت اوسنابرک کی طرف سے مہیا کی جانے والی معلومات اور مختلف اخبار و رسائل شائع شدہ رپورٹس کی مدد سے مکرم عرفان احمد خان صاحب ممبر تاریخ کمیٹی جرمنی نے مرتب کیا ہے۔ اگر کسی دوست کے علم میں مزید معلومات ہوں تو ان سے درخواست ہے کہ تاریخ کمیٹی جرمنی کو مطلع فرمائیں، جزاکم اللہ احسن الجزاء۔
(صدر تاریخ احمدیت کمیٹی جرمنی)

جرمنی کے ایک وسیع صوبے نیڈرزاکسن کا سرحدی شہر اوسنابرک جماعتی ریجنز کے اعتبار سے ویسٹ فالن میں شامل ہے جس کی آبادی ایک لاکھ چونسٹھ ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ یہاں جماعت کا قیام 1978ء میں ہوا۔ جس کے چند سال بعد سو مساجد سکیم کے آغاز پر ہی مقامی جماعت نے مسجد کی تعمیر میں دلچسپی دکھائی اور اس کے لیے مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق پائی۔ جس کے نتیجہ میں 2002ء میں مسجد تعمیر کی گئی۔ اس سے پہلے وٹلش میں مسجد تعمیر ہوئی تھی جبکہ مسجد بشارت اس سکیم کے تحت ہونے والی دوسری مسجد ہے۔ 1997ء میں زمین کے حصول اور مسجد کی تعمیر کے لئے باقاعدہ کمیٹی بنائی گئی۔ جس میں صدر جماعت رانا محمد افضل صاحب مرحوم، مکرم رانا وسیم احمد صاحب اور مکرم مشتاق احمد بیگ صاحب (حال مقیم برطانیہ) شامل تھے۔ متعدد پلاٹس وغیرہ دیکھے گئے لیکن خریداری کے دوران کوئی نہ کوئی رکاوٹ سامنے آجاتی۔ ممبر تعمیر کمیٹی مکرم مشتاق احمد صاحب بیگ نے ایک درخواست مقامی شہری انتظامیہ کو لکھ کر دی کہ ہمیں مسجد کی تعمیر کے لیے جگہ درکار ہے۔ چنانچہ مقامی انتظامیہ کے ایک اہلکار مسٹر Mayer نے انتظامیہ ممبران کو مسجد کے لیے پلاٹ کی مخالفت نہ کرنے پر راضی کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد شہر کے مقامی حکّام نے تین ہزار مربع میٹر پر مشتمل قطعہ زمین مسجد کی تعمیر کے لیے فروخت کرنے کا فیصلہ کیا اور اس کی اطلاع مکرم مشتاق بیگ صاحب کو دی۔ جس پر جماعت نے دو ہزار چار سو مربع میٹر پلاٹ خریدنے پر رضامندی ظاہر کی۔ 1998ء میں مسجد کے لیے ایک قطعہ زمین فائنل کیا گیا تو منظوری کے تمام مراحل خدا کے فضل سے بغیر کسی رکاوٹ کے طے پاتے رہے۔

ان تمام مراحل کے دوران میں مقامی اخبار Osnabrück Nachrichten سے منسلک ایک دوست Harlad Preuin نے بھی مقامی جماعت کے ساتھ تعاون کیا۔

مسجد کے نقشہ کی منظوری سے قبل قواعد کے مطابق شہر کی انتظامیہ نے مقامی اخبار میں اشتہار شائع کروایا کہ اگر کسی شہری کو اعتراض ہے تو انتظامیہ سے رابطہ کرے۔ اس وقت کسی نے بھی اعتراض نہیں اٹھایا لیکن جونہی مسجد کی تعمیر کا آغاز ہوا تو متعلقہ علاقہ کے بعض لوگوں نے اپنی تشویش کا اظہار کیا۔ چنانچہ شہر کی انتظامیہ نے معترض لوگوں اور جماعت کے درمیان ایک نشست کا انتظام کیا۔ جس میں جرمن شہریوں کی طرف سے اٹھائے جانے والے خدشات کے جوابات سو مساجد کے مرکزی نگران مکرم سعید گیسلر صاحب نے دیئے۔ جس پر تمام حاضرین نے اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے مسجد کی تعمیر پر رضامندی ظاہر کر دی۔ اس موقع پر شہریوں کے درمیان جو رائے شماری کروائی گئی اس میں مقامی سیاسی پارٹیوں CDU,SPD, اور Grüne پارٹی نے بھی مسجد کی تعمیر کے حق میں ووٹ دیا۔

(رپورٹ صدر جماعت و تحریر مکرم مشتاق احمد بیگ صاحب، حال یوکے)

تقریب سنگِ بنیاد

1998ء میں تعمیرِ مسجد کی اجازت ملنے کے بعد نقشہ جات کی تیاری اور منظوری کے مراحل میں تقریباً ایک سال کا عرصہ لگا۔ اس منظوری کے بعد ستمبر 1999ء میں تہہ خانہ کی کھدائی کا کام شروع کیا گیا جو تین ماہ تک جاری رہا۔ اس کے بعد مسجد بشارت کا سنگِ بنیاد رکھنے کے لئے 16 دسمبر 1999ء کا دن مقرر کیا گیا۔ چنانچہ اس

مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مبلغ سلسلہ (حال یوکے) مسجد بشارت کا سنگِ بنیاد رکھ رہے ہیں جبکہ بائیں تصویر میں اس موقع پر ہونے والی تقریب کا ایک منظر۔ (16 دسمبر 1999ء)

روز ایک سادہ تقریب منعقد کی گئی جس میں مقامی احباب کے علاوہ قریبی جماعتوں کے افراد بھی شریک ہوئے۔ تلاوت قرآنِ کریم مکرم مشتاق احمد بیگ صاحب نے کی جس کے بعد ریجنل مبلغ سلسلہ مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب (حال یوکے) نے ابراہیمیؑ دعاؤں کے ساتھ مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ آپ کے ساتھ اُس وقت کے ریجنل امیر ویسٹ فالن مکرم عبدالمنان ناصر صاحب اور مکرم رانا محمد افضل آزاد صاحب صدر جماعت اوسنابرک کو بھی بنیاد میں اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

(احمدیہ بلیٹن جرمنی نومبر، دسمبر 2002ء)

تعمیر مسجد کے دوران عزیزم طیب محمود ابن مکرم فضل محمود باجوہ صاحب وقارِ عمل کرتے ہوئے

وقارِ عمل

سنگِ بنیاد کے فوری بعد مسجد کی تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا جس میں اوسنابرک کی مقامی جماعت کے علاوہ قریب کی جماعتوں Meschede, Bocholt Herford, Ahaus, Bielefeld, Datteln, Borken اور Münster کے احباب جماعت نے بھی حصہ لیا۔ احباب جماعت کی انتھک محنت کے نتیجہ میں مسجد کی تعمیر کے مراحل بہت تیزی سے طے پانے لگے اور چھ ماہ سے بھی کم عرصہ مئی 2002ء میں مسجد چھت تک تعمیر ہوگئی۔ اس دوران مکرم فضل احمد صاحب شاکر، مکرم خالد جاوید انجم صاحب، مکرم عبدالعزیز صاحب، مکرم فضل محمود صاحب اور مکرم محمد احسن صاحب کو مثالی خدمت کی توفیق ملی۔

مسجد کے تعمیری منصوبہ کے نگران (Bauleiter) مکرم سعید گیسلر صاحب تھے جبکہ عمومی نگرانی کی توفیق مکرم ملک فاروق احمد صاحب (کارکن شعبہ سو مساجد) کو ملی۔ یہ مسجد مکمل طور پر وقارِ عمل سے تعمیر ہوئی تھی تاہم اس میں سے تہ خانہ کی کھدائی اور اس کی تعمیر ایک کمپنی کے ذریعہ ہوئی۔

(احمدیہ بلیٹن جرمنی نومبر، دسمبر 2002ء)

دورانِ تعمیر پیش آنے والا غیر معمولی واقعہ

مساجد کی تعمیر میں بہت سا کام احمدی احباب اپنے ہاتھوں سے کرتے ہیں اور بعض اوقات تکنیکی کاموں کی انجام دہی کے دوران ایسی مشکلات پیش آتی ہیں کہ انسان اپنے آپ کو بے بس محسوس کرتا ہے اور دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ مشکلات حل کر دیتا ہے۔ ایسا ہی ایک واقعہ مسجد بشارت کی تعمیر کے دوران بھی پیش آیا۔ نقشہ کے مطابق مسجد کی سیڑھیاں بنانے اور اس پر حفاظتی جنگلہ کرنے میں بعض تکنیکی مشکلات کا سامنا تھا۔ مکرم ملک فاروق احمد صاحب کے بیان کے مطابق تعمیر کے اس مشکل مرحلہ پر خصوصی دعا کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے مدد مانگی تو دعا ختم ہونے کے بعد وہاں ایک اجنبی نوجوان آیا جس نے غیر متوقع طور پر ہم سے پوچھا کہ آپ کو کوئی مسئلہ درپیش ہے؟ جب ہم نے اپنی مشکل بتائی تو اس نے کہا کہ مَیں یہ کام کر سکتا ہوں اور ساتھ ہی کام شروع کر دیا۔ آدھ گھنٹہ میں درپیش تکنیکی مشکل حل کر دی۔ ہم نے اس کی خاطر مدارت کرنا چاہی لیکن وہ راضی نہ ہوا بلکہ جیب سے دس مارک نکال کر مسجد کے لیے دیئے۔ وہ شخص دوبارہ کبھی نظر نہ آیا۔ ہم اس کو قبولیت دعا کا معجزہ اور خدائی مدد تصور کرتے ہیں۔ اس واقعہ کی تصدیق مسجد کی تعمیر میں مسلسل خدمت کی توفیق پانے والے محترم فضل احمد شاکر صاحب نے بھی کی۔ (غیر مطبوعہ ریکارڈ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی آمد

جماعت اوسنابرک کی خوش قسمتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 31 اگست 2000ء کو زیر تعمیر مسجد بشارت کا معائنہ فرمایا اور نماز ظہر وعصر کی امامت کروائی۔ اس مقصد کے لئے حضور

رحمہ اللہ میونسٹر میں مسجد بیت المومن کا سنگِ بنیاد رکھنے کے بعد ہمبرگ تشریف لے جاتے ہوئے یہاں کچھ دیر کے لئے قیام فرما ہوئے تھے۔حضورؒ یہاں ورود فرما ہوئے تو مقامی احباب نے اپنے آقا کا والہانہ استقبال کیا۔حضور نے ہاتھ ہلا کر سب احباب کو السلام علیکم کہا اور مسجد کی طرف جاتے ہوئے حضور تھوڑی دیر کے لئے خواتین کے پاس رُکے اور پھر نمازوں کی ادائیگی کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے۔محترم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مبلغ سلسلہ نے اذان دی جس کے بعد حضور کی اقتداء میں نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورؒ نے زیرِ تعمیر منصوبہ میں مسجد، لائبریری اور دفاتر کا معائنہ فرمایا۔اس کے بعد ہمبرگ کے لئے اپنا سفر جاری رکھا۔روانگی سے قبل حضور انورؒ نے تمام موجود احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا اور خواتین کو ہاتھ ہلا کر السلام علیکم کہا۔

اس بابرکت موقع پر مثالی وقارِ عمل کرنے والے احباب کرام مکرم فضل احمد شاکر صاحب، مکرم خالد جاوید انجم صاحب، مکرم عبدالعزیز صاحب، مکرم فضل محمود صاحب اور مکرم محمد احسن صاحب کو حضورؒ سے متعارف کرواتے ہوئے صدر صاحب جماعت نے اپنے خدام کے لئے خصوصی دعا کی درخواست کی گئی۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 8 دسمبر 2000ء)

مسجد بشارت کا افتتاح

مسجد بشارت اوسنا برک جس کی کل زمین 2004 مربع میٹر ہے اور اس میں سے 373 مربع میٹر پر مسجد تعمیر کی گئی ہے۔مردوں کے نماز پڑھنے کی جگہ 71 مربع میٹر اور عورتوں کے لئے 60 مربع میٹر جگہ مخصوص ہے۔دیگر جگہ پر دو چھوٹے چھوٹے کمروں پر مشتمل رہائش گاہ اور دفاتر تعمیر کئے گئے ہیں۔اس کے دو مینار اور ان کے درمیان گنبد مسجد کا نہایت خوبصورت منظر پیش کرتے ہیں۔

مسجد کی تعمیر اور مشن ہاؤس کی تزئین وآرائش کا کام ہر طرح سے مکمل ہونے اور متعلقہ حکومتی محکمہ سے تعمیر شدہ عمارت کے استعمال کی اجازت ملنے پر مسجد بشارت کی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ زیرِ تعمیر مسجد بشارت کا معائنہ فرما رہے ہیں۔(31 اگست 2000ء)

رسمی افتتاحی تقریب مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی کی زیرِ صدارت 25 اکتوبر 2002ء کو سات بجے شام عمل میں آئی۔تقریب سے پہلے مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی کی امامت میں نماز مغرب وعشاء باجماعت ادا کی گئیں۔مہمانوں کے تشریف لانے اور مقررہ نشستوں پر رونق افروز ہونے کے بعد سب سے پہلے مکرم محمد لقمان مجوکہ صاحب نے تلاوت قرآنِ کریم اور جرمن ترجمہ پیش کیا۔چھ ناصرات نے جرمن زبان میں ترانہ پیش کیا۔اس کے بعد مکرم عبدالمنان ناصر صاحب ریجنل امیر ویسٹ فالن نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔شہر کے میئر کے نمائندہ جناب Franz Josef Schwak نے اپنی تقریر میں اس شہر میں مسجد کی تعمیر پر خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ اس شہر میں بیسیوں ممالک کے لوگ رہتے ہیں اور ہمارے ملٹی کلچرل آفس میں آج کل اسلام کے بارہ میں بحث ہو رہی ہے۔یہ شہر عرصہ دراز سے آزادی کا شہر کہلاتا ہے۔جیسا کہ ابھی کہا گیا ہے کہ اسلام رواداری کا مذہب ہے۔مجھے اُمید ہے کہ یہ رواداری اوسنا برک میں آباد بیسیوں ممالک کے باشندوں میں باہمی تعلقات کے فروغ میں اہم کردار ادا کرے گی۔اس مسجد کے دروازے خدا کی عبادت کرنے والوں کے لئے کھلے ہیں۔یہ ایک اچھی اور مثبت روایت ہے۔ایسی روایات سے عقیدہ کے اختلاف کے باوجود انسانوں کو ایک دوسرے کے قریب آنے کا موقع ملتا ہے۔اس موقع پر مکرم سعید گیسلر صاحب نے اپنی مختصر تقریر میں مسجد کی تعمیر کے مختلف مراحل اور احباب جماعت کے جذبہ خدمت اور وقارِعمل کی تفاصیل سے حاضرین کو آگاہ کیا اور تین ماہ سے زائد عرصہ تک مثالی وقارِعمل کرنے والے احباب مکرم فضل محمود باجوہ صاحب، مکرم فضل احمد شاکر صاحب، مکرم خالد جاوید انجم صاحب اور مکرم عبدالعزیز صاحب میں مکرم امیر صاحب جرمنی نے تعریفی اسناد تقسیم کیں۔

اس کے بعد مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے تقریب کی اختتامی تقریر کرتے ہوئے کہا:

اس مسجد کا نام بشارت ہے اور بشارت کے معنی Gute Nachricht یعنی خوشخبری کے ہیں۔آپ کے لئے خوشخبری یہ ہے کہ اس مسجد کے دروازے ہر اس انسان کے لئے کھلے ہیں جو خدائے واحد ویگانہ کی عبادت کرنا چاہتا ہے۔آنحضرت ﷺ نے بھی مدینہ کی مسجد میں عیسائیوں کو عبادت کی اجازت دی تھی۔یہ مسجد ممبران جماعت نے اپنے مال، وقت اور جسمانی قربانی کے نتیجہ میں محض اس جذبہ کے تحت تعمیر کی ہے کہ آپ کو خداتعالیٰ کی طرف متوجہ کیا جائے اور اب اس مسجد کے مینار آپ کو خدا کی عبادت کی یقین دہانی کرواتے رہیں گے۔خدا ہر پکارنے والے کی مدد کرتا ہے۔ہم حضرت مرزا غلام احمد کو مہدی معہود مانتے ہیں وہ خدا کی طرف

مسجد بشارت کے رسمی افتتاح کی تقریب، صدارت محترم امیر صاحب جرمنی کر رہے ہیں جبکہ ان کی دائیں طرف مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی اور بائیں طرف میئر کے نمائندہ Franz Josef Schwak بیٹھے ہیں

بلانے والے اور محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا پیغام لے کر آئے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ مسجد بظاہر آپ کو سادہ نظر آئے گی۔ یہ ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ کی ہمیں نصیحت ہے کہ مساجد ایسی بناؤ جس کے محض نقش و نگار کو دیکھنے لوگ نہ آئیں بلکہ مساجد کی سادگی میں ایسی کشش ہو جو لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف کھینچے، لوگوں کے دل ان مساجد کو دیکھ کر نرم پڑ جائیں اور خدا کی محبت اپنے دلوں میں محسوس کرنے لگیں۔ اس خطاب کے بعد محترم امیر صاحب نے دعا کرائی۔

تقریب کے آخر پر جماعت Osnabrück کے صدر مکرم نصیر احمد خان صاحب نے تمام مہمان حاضرین جن کی تعداد 80 سے زائد تھی، کا شکریہ ادا کرتے ہوئے شام کے کھانے کی دعوت دی۔ جس پر تمام مہمانوں نے ایک ساتھ کھانا تناول کیا۔ اس موقع پر 170 مختلف جماعتوں سے تشریف لائے ہوئے احبابِ جماعت شامل تھے۔ جماعت Osnabrück کے ممبران نے بہت محنت سے تمام انتظامات کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ تقریب میں مقامی جماعت کے علاوہ دیگر قریبی جماعت ہائے احمدیہ کے صدر صاحبان و دیگر عہدیداران نے بھی اس بابرکت تقریب میں شرکت کی۔

مسجد کے افتتاح کا اخبارات میں تذکرہ

مسجد کے افتتاح کے روز علاقہ کے سرکاری ریڈیو NDR نے افتتاح کی خبر کو بار بار نشر کیا۔ اس کے علاوہ دو اہم مقامی اخبارات میں تصاویر کے ساتھ تفصیلی خبر شائع ہوئی جس کا خلاصہ قارئین کی معلومات کے لئے پیش ہے۔

Osnabrücker Nachrichten نے 27 اکتوبر 2002ء کو خبر شائع کرتے ہوئے لکھا:

”مسجد آپس میں مل بیٹھنے اور امن کی جگہ ہے، اسلام کا مطلب امن ہے۔ یہ اعلان امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے مسجد بشارت کے افتتاح کے موقع پر کیا۔ بشارت عربی کا لفظ ہے جس کا مطلب خوشخبری ہے۔ تین سال میں مسجد مکمل ہوئی جس کا زیادہ تر کام احمدی ممبران نے خود کیا۔ 80 مربع میٹر کا ہال ہے جس میں خوبصورت قالین بچھا ہوا ہے۔ جس کے لئے 8 ماہ انتظار کرنا پڑا“۔ مسجد کا افتتاح ایک سماجی تقریب بن گیا تھا جس میں سیاسی، دیگر مذاہب کے لوگ اور مختلف اداروں کے نمائندگان شامل تھے۔ جناب Franz Josef نے شہر کے میئر کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ صدر جماعت نصیر احمد خان صاحب نے کہا ”جماعت احمدیہ ایک ایسی معروف تنظیم ہے جس کی مساجد کے دروازے ایک خدا کی عبادت کرنے والے ہر انسان کے لئے کھلے ہیں۔ یہاں پر خوشی سے ہر ایک کا استقبال کیا جاتا ہے۔ مسجد عبادت کے علاوہ آپس میں مل بیٹھنے کی جگہ بھی ہے“۔

Osnabrücker Zeitung نے 28 اکتوبر 2002ء کی اشاعت میں لکھا:

130 ممبران پر مشتمل جماعت کے لئے مسجد کا افتتاح دُہری خوشی کا حامل ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کو بتایا گیا ہے کہ جو اللہ کے لئے مسجد بناتا ہے اللہ جنّت میں اس کے لئے گھر بنائے گا۔ اس مسجد کو بنانے میں بہت سارے لوگوں نے حصہ لیا۔ محبّت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کے الفاظ پر مشتمل بینر تقریب کے موقع پر آویزاں کیا گیا تھا۔ امیر صاحب جماعت جرمنی نے بتایا کہ مسجد اللہ کی عبادت کے لئے تعمیر کی جاتی ہے۔ لیکن دوسرے مذاہب کے ماننے والوں سے اچھے تعلقات اُستوار کرنا مسجد کی تعمیر کے مقاصد میں شامل ہے۔ مسجد سماجی ضروریات کو بھی پورا کرنے کا ذریعہ ہے۔ پریس سیکرٹری جہاں زیب شاکر نے کہا کہ اسلام میں جماعت احمدیہ ایک اصلاحی تحریک ہے جس کو دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ مل کر خوشی ہوتی ہے۔ میئر کے نمائندہ Franz Josef Schwak نے کہا کہ اس شہر میں بیسیوں قومیتوں کے لوگ رہتے ہیں اور ہم نے سب قومیتوں کو رواداری کی یاد دہانی کروانے کے لئے Tag des Westfälischen Friedens رکھا ہوا ہے۔ عبداللہ واگس ہاؤزر امیر جماعت نے کہا کہ مسجد جتنی زیادہ سادہ ہوگی اتنا ہی اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھے گا۔

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 17 جنوری 2003ء)

Ein Ort der Begegnung und des Friedens

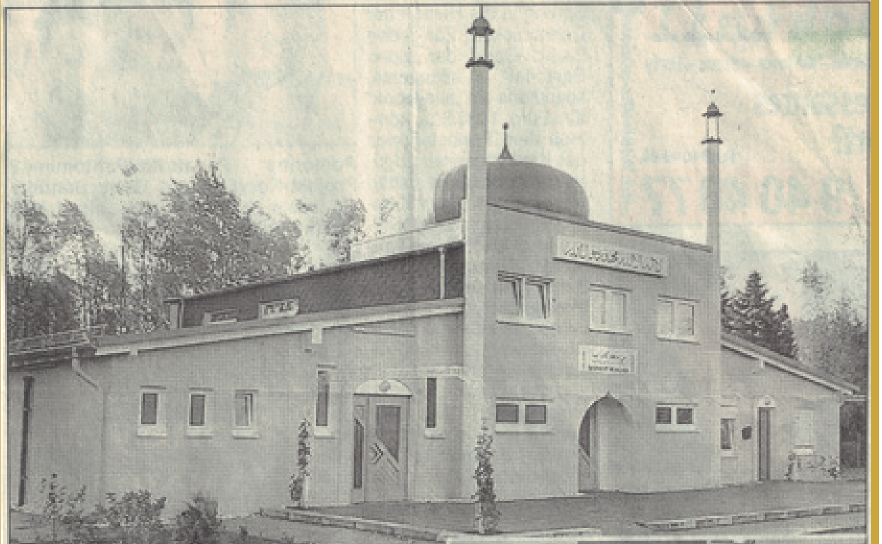

Osnabrück (pr-) – „Islam heißt Frieden", erklärte der Vorsitzende der Ahmadiyya-Gemeinde, Abdullah Uwe Wagishauser (Frankfurt), bei der Eröffnung der Basharat-Moschee (gr. Bild) der muslimischen Glaubensgemeinschaft in Atter. Das arabische Wort „Basharat" heiße „Gute Botschaft". 3 Jahre hatte die Ahmadiyya-Gemeinde weitgehend in Eigenarbeit ihr geistliches Zentrum gebaut. Es hat einen 80 qm großen Gebetssaal, den ein Teppich ausfüllt, auf den 6 Monate gewartet werden musste. Die Eröffnung wurde ein Fest der Begegnung mit Vertretern aus Politik, Verwaltung, Kirchengemeinden und Nachbarn. Franz-Josef Schwack – kl. Bild: im Gespräch mit Wagishauser (r.) und SPD-Ratsherr Ulrich Sommer (l.) – hatte in Vertretung des Oberbürgermeisters offizielle Grüße der Stadt überbracht: „Wir freuen uns, dass Sie hier in Osnabrück ihre Moschee gebaut haben." Schwack erinnerte an den „Tag der Moschee" vor einigen Tagen, der dazu beigetragen habe, einen Dialog in Gang zu setzen. Dass die Ahmadiyya-Gemeinde keine geschlossene Gesellschaft, sondern offen gegenüber allen Menschen ist, unterstrich der Gemeindepräsident Naseer Ahmad Khan: „Alle sind bei uns herzlich willkommen." Die Moschee sei ein Ort der Begegnung und des Friedens.

ON-Fotos

مسجد بشارت کے افتتاح کی خبر کا اخباری تراشہ

Osnabrücker Nachrichten 27.10.2002

مالی قربانی

یوں تو پوری جماعت نے مالی قربانی کر کے مسجد کی تعمیر میں بھرپور حصہ لیا۔ تاہم 10 افراد نے پانچ پانچ ہزار مارک سے زائد کی مالی قربانی پیش کرنے کی بھی توفیق پائی۔ مسجد کی تزئین و آرائش کے وقت مسجد کا قالین چودھری ظفر اقبال صاحب نے خرید کر پیش کیا۔ لائبریری کے لئے الماری مکرم عبدالعزیز صاحب نے خود تیار کر کے پیش کی۔ مسجد کے کچن کے اخراجات مکرم نصرت پرویز بٹ صاحب آف Bocholt نے ادا کئے۔ مسجد میں آویزاں کی جانے والی مقدس تحریروں پر مشتمل تختیوں کے اخراجات مکرم فضل محمود صاحب نے ادا کئے۔

جن احباب نے پانچ ہزار یا اس سے زائد کی ادائیگی کی ان میں مکرم رانا حفیظ احمد صاحب، مکرم رانا وسیم احمد صاحب، مکرم مشتاق احمد بیگ صاحب، مکرم چودھری ظفر اقبال صاحب، مکرم مظفر احمد صاحب، مکرم نصیر احمد خان صاحب، مکرم شفیق احمد خان صاحب، مکرم خالد محمود صاحب، مکرم افضال احمد ناصر صاحب اور مکرم فضل احمد شاکر صاحب شامل ہیں۔

خواتین میں سے محترمہ امروزیہ ناہید صاحبہ، محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ، محترمہ خالدہ ظفر صاحبہ کو مثالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ (سو مساجد کے مجاہدین مرتبہ شعبہ جائیداد جرمنی)

(رپورٹ صدر جماعت اوسنابرک)

خلفائے سلسلہ کی مسجد بشارت تشریف آوری

مسجد بشارت اور جماعت اوسنابرک کی خوش قسمتی ہے کہ دو خلفائے سلسلہ کا یہاں ورودِ مسعود ہوا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ تو دورانِ تعمیر یہاں تشریف لائے اور نمازیں پڑھائیں جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز متعدد بار یہاں ورود فرما ہوئے اور کئی بار حضورِ انور نے یہاں رات کا قیام بھی فرمایا۔ جس کی تفصیل جماعتی اخبارات و رسائل میں شائع ہو چکی ہے۔ ریکارڈ کی غرض سے خلفائے سلسلہ کے ورود کی تاریخوں کا یہاں بھی ذکر کیا جا رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ 31 اگست 2000ء معائنہ زیرِ تعمیر مسجد اور نماز ظہر و عصر پڑھائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ 18 مئی 2004ء، 26 ستمبر 2005ء، 11/اکتوبر 2011ء، 4 دسمبر 2012ء، 9 جون 2015ء اور 26 اکتوبر 2019ء کو یہاں رونق افروز ہوئے۔

قطعہ زمین کی خرید

ابتداء میں مسجد بشارت اوسنابرک کے لئے دو ہزار چار (2004) مربع میٹر جگہ خریدی گئی تھی اور اس سے ملحق ایک قطعہ زمین بعض وجوہات کی بناء پر سات سو مربع میٹر جگہ چھوڑ دیا گیا تھا۔ جس کے لیے ستمبر 2019ء میں مقامی جماعت نے فیصلہ کیا کہ یہ ٹکڑا زمین بھی خرید کر اس مسجد میں شامل کر دیا جائے۔ اس پلاٹ کے حصول کے لیے مکرم ڈاکٹر ملک وسیم احمد صاحب، مکرم عمر عزیز صاحب کی ڈیوٹی لگائی گئی۔ شہر کی انتظامیہ اس پلاٹ کے 98000 (اٹھانوے ہزار) یورو مانگ رہی تھی۔ اس قیمت کو کم کروانے کے لیے شہر کی انتظامیہ سے ابھی گفت و شنید جاری تھی کہ 26 اکتوبر 2019ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن جاتے ہوئے مسجد بشارت میں ایک رات قیام فرمایا۔ اس موقع پر حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی گئی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ایک لاکھ ہی تو ہے کوئی ملین تو نہیں۔ خرید لیں۔ چنانچہ حضور انور کے اس ارشاد پر 6 مئی 2021ء کو یہ قطعہ زمین بھی خرید کر مسجد بشارت کے پلاٹ میں شامل کر دیا گیا۔ (رپورٹ صدر جماعت مکرم ملک نوید احمد صاحب)

قسط نہم

جرمنی میں تبلیغ اسلام

جرمنی میں سوفیصد آبادی تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کی تحریک

معزز قارئین! جیسا کہ جماعت احمدیہ جرمنی کی مجلسِ شوریٰ 2014ء کی تجویز 'جوبلی تبلیغ پروجیکٹ 2023ء' کے مطابق شعبہ تبلیغ جماعت احمدیہ جرمنی نے پیارے حضور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عزم کیا تھا کہ ان شاءاللہ 2023ء تک جرمنی کے ہر شہری تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچائیں گے۔ الحمدللہ گزشتہ قریباً آٹھ سال سے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ حقیقی رنگ میں جرمنی کے ہر چھوٹے بڑے شہر، قصبے، گاؤں اور دیہات میں جماعت کا پیغام پہنچایا جائے۔ تبلیغ پروجیکٹ کے تحت ہونے والی تبلیغی سرگرمیوں کی ایک اہم کڑی پوسٹرز اور (پلاکاٹ) بل بورڈز کے ذریعے اسلام احمدیت کو متعارف کروانا ہے۔ اور سال 2023ء تک جرمنی بھر کے 100 بڑے شہروں میں بل بورڈز ایکشن کیے جائیں گے، ان شاءاللہ

اکتوبر اور نومبر 2021ء جرمنی کے مندرجہ ذیل 9 شہروں میں پوسٹرز/بل بورڈز ایکشن کا اہتمام کیا گیا جس کی مختصر رپورٹ تحدیثِ نعمت کے طور پر قارئین کے پیشِ خدمت ہے۔

نمبر شمار	شہر/جماعت	ناظرین (اندازاً)
1	Augsburg	260628
2	Bad Nauheim	56860
3	Bremen	690956
4	Hannover	269624
5	Dresden	516329
6	Düsseldorf	166191
7	Norderstedt	376686
8	Osnabrück	394618
9	Stuttgart	327359

اُوپر دیئے گئے شہروں میں 12 اکتوبر تا 04 نومبر کُل 37 بل بورڈز لگائے گئے۔ یہ بل بورڈز مندرجہ ذیل عناوین کے تحت تھے۔

- 'مسیح موعودؑ آچکے ہیں' مع تصویر حضرت مسیح موعودؑ
- مسلمان نسل پرستی کے خلاف (3 مختلف قسم کے بل بورڈز)

منصوبہ بندی، تیاری اور میٹنگز

- بل بورڈز مہم کی کامیابی اور اسلام احمدیت کے پیغام کی زیادہ سے زیادہ تشہیر کے لئے دورانِ مہم مندرجہ ذیل پروگرامز کے انعقاد کی منصوبہ بندی کی گئی۔
- پریس کانفرنس
- تبلیغی اسٹینڈز
- فلائرایکشن شہر کے تمام علاقوں اور حصوں میں (مسلمان نسل پرستی کے خلاف)
- سیاستدانوں کے ساتھ مباحثے
- اخبارات کے مدیران کو خطوط
- سوشل میڈیا مہم

اس ضمن میں متعلقہ صدرانِ جماعت کو تفصیلاً خطوط لکھے گئے، باقاعدہ چیک لسٹیں تیار کر کے کاموں کی ذمہ داریوں کا تعین کیا گیا اور صدرانِ جماعت اور

سیکرٹریانِ تبلیغ کے WebEx کے ذریعے ویڈیو کانفرنسز کی گئیں جن میں نیشنل سیکرٹری صاحب تبلیغ بھی شامل ہوئے۔ اسی طرح تمام جماعتوں میں مختلف کاموں کی سرانجام دہی کے لئے خصوصی ٹیمیں تشکیل دی گئیں ہیں اور بعدازاں ہر جماعت کی ٹیم کے ساتھ بذریعہ ویب ایکس آن لائن میٹنگ کی گئی جس میں احبابِ جماعت کو اس مہم کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی گئی اور اُن کو تفویض کردہ کاموں کی تفصیلات سے آگاہ کیا گیا۔ اس سلسلے میں کُل 10 میٹنگز کی گئیں۔

پریس کانفرنس

اِس مہم کے دوران 8 شہروں میں پریس کانفرنسز کا پلان بنایا گیا اور ہوٹل یا ہال وغیرہ کرایہ پر حاصل کر کے تیاری کی گئی۔ اور تقریباً 47 مختلف میڈیا نمائندگان کو دعوت نامے بھجوائے گئے۔ تاہم صرف 3 شہروں میں 5 میڈیا نمائندگان پریس کانفرنسز میں شامل ہوئے۔ 2 شہروں میں ٹیلی ویژن چینلز کے نمائندگان بھی شامل ہوئے اور اِن پریس کانفرنسز کے حوالے سے انٹرویوز اور جماعتی تعارف 2 ٹی وی چینلز پر پیش کیا گیا۔ اِن ٹیلی ویژن چینلز کو دیکھنے والوں کی تعداد تقریباً 80 تا 90ہزار ہے۔ اسی طرح 5 اخبارات میں خبریں بھی شائع ہوئیں جن کے پڑھنے والوں کی تعداد تقریباً 16 لاکھ ہے۔

فلائیرز کی تقسیم

فلائیرز کی تقسیم کے حوالے سے اکثر جماعتوں نے بڑی جامع منصوبہ بندی کی، شہر کے نقشہ کو سامنے رکھتے ہوئے جماعتی عاملہ کے اکثر احباب کو مختلف علاقوں کی ذمہ داری سونپی گئی اور زیادہ سے زیادہ ممبرانِ جماعت کو اس کام میں شامل کر کے 2 تا 3 ہفتوں میں اپنے شہر اور اِردگرد کے علاقوں کو مکمل کرنے کا پروگرام بنایا۔ بعض جماعتوں نے فلائیرز تقسیم کرنے والے احبابِ جماعت کے لئے مساجد میں کھانے کا انتظام بھی کیا۔ اِس ضمن میں مندرجہ ذیل جماعتیں قابل ذکر ہیں۔

Dresden, Osnabrück, Düsseldorf, Augsburg

اس سلسلہ میں کل 2 لاکھ 46 ہزار پانچ (246005) فلائیرز 393 احبابِ جماعت نے تقسیم کئے، کل 383 گھنٹے صَرف کئے اور 8219 کلومیٹر سفر کیا گیا۔

تبلیغی اسٹینڈز

تمام شہروں میں دورانِ مہم کم از کم 4 تبلیغی اسٹینڈز لگانے کے لئے اجازت نامے حاصل کرنے کی کوشش کی گئی تاہم بعض شہروں میں کورونا وباء کی وجہ سے انتظامیہ کی طرف سے اجازت نہیں دی گئی۔ اس مہم کے دوران 7 شہروں میں کل 23 تبلیغی اسٹینڈز لگائے گئے ان تبلیغی اسٹینڈز سے مختلف قومیت کے 314 احباب نے استفادہ کیا۔ اسی طرح 3 میڈیا نمائندگان بھی اِن تبلیغی اسٹینڈز پر آئے اور اس حوالے سے اخبارات میں خبریں بھی شائع ہوئیں۔

اِن تبلیغی اسٹینڈز پر 57 احبابِ جماعت نے خدمت کی توفیق پائی، کل 92 گھنٹے صرف کئے اور 3758 کی تعداد میں فلائیرز، مختلف تبلیغی لٹریچر، اور کتب وغیرہ تقسیم کئے اور 6 عدد قرآنِ کریم بھی بطور تحفہ دیئے گئے۔ بعض شہروں میں مربیانِ کرام اور لجنہ ممبرات نے بھی تبلیغی اسٹینڈز پر خدمت کی توفیق پائی۔

سیاستدانوں کے ساتھ مباحثے

اب تک 3 شہروں میں مباحثوں کا انعقاد کیا جاچکا ہے۔ جِن میں 2 آن لائن اور 1 پروگرام بالمشافہ کیا گیا۔ یہ مباحثے ’’معاشرے میں نسل پرستی‘‘ کے موضوع پر کی گئیں۔

ان پروگرامز میں سیاستدان، پولیس، چرچ اور مختلف انٹیگریشن وفلاحی تنظیموں کے نمائندگان شامل ہوئے۔ موصول شدہ رپورٹس کے مطابق 60 افراد نے آن لائن لائیو پروگرامز میں شرکت کی اور 40 افراد نے بالمشافہ پروگرام میں شرکت کی، اس پروگرام میں کھانے کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔

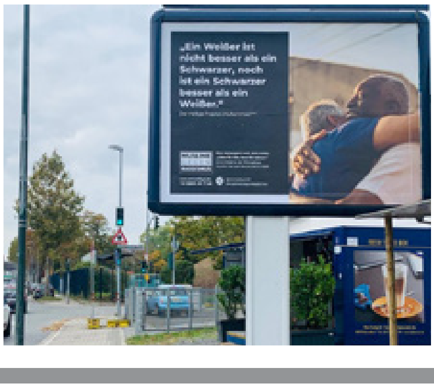

یہ پروگرامز کافی دلچسپ رہے پروگرامز کے دوران بہت سے سوالات کئے گئے اور کوشش کی گئی کہ جماعت کے موقف کو اچھے طریق پر بیان کر کے لوگوں کو آگاہی دی جائے۔ اس حوالے سے نہایت مثبت فیڈ بیک سامنے آئی ہے۔ اِن پروگرامز کو معیاری اور کامیاب بنانے کے لئے ہمارے مربیانِ کرام کی ٹیم نے انتہائی محنت اور لگن کے ساتھ کوشش کی۔

اخبارات کے ایڈیٹرز کو خطوط

بِل بورڈز/پوسٹرز کے مضمون (مسلمان نسل پرستی کے خلاف) کے مطابق 3 جماعتوں کے احباب نے اخبارات کے ایڈیٹرز کو خطوط لکھے۔

سوشل میڈیا مہم

تمام جماعتوں میں دورانِ مہم سوشل میڈیا (فیس بک، ٹوئیٹر، انسٹاگرام، واٹس ایپ اور یوٹیوب) کے ذریعے بھی ایک باضابطہ تحریک چلائی گئی اور کوشش کی گئی کہ اسلام احمدیت کا پیغام زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا جا سکے۔

اس مہم کے دوران شہر Bad Nauheim میں جماعت کی مخالفت کا پہلو یوں سامنے آیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر والے پوسٹر کو سیاہی کے ذریعے مسخ کرنے کی کوشش کی گئی تاہم افرادِ جماعت نے فوری کارروائی کر کے پوسٹر کو اُتار دیا اور متعلقہ ادارے کو واقعہ کی اطلاع دے دی گئی۔

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے کہ اکثر شہروں کے بعض مقامات پر یہ بِل بورڈز (جو کہ دس دِن کے لیے لگائے گئے تھے) دس دن کے بعد بھی کچھ عرصہ تک آویزاں رہے اور اِن کے ذریعے اسلام احمدیت کا تعارف اور پیغام لوگوں تک پہنچتا رہا۔ ذیل میں اِن (پلاکاٹ) بِل بورڈز کی چند تصاویر پیش کی جارہی ہیں

معزز قارئین! جیسا کہ 'جوبلی تبلیغ پروجیکٹ 2023ء' شعبہ تبلیغ جماعت احمدیہ جرمنی کے تحت ہمارا ٹارگٹ ہے کہ سال 2023ء تک جرمنی بھر کے 100 بڑے شہروں میں بِل بورڈز لگائے جائیں گے۔ ان شاءاللہ۔ اس ضمن میں اب تک مندرجہ ذیل 60 شہروں میں یہ بِل بورڈز لگائے جا چکے ہیں، الحمدللہ۔

Wiesbaden, Aachen, Fulda, Bensheim, Pinneberg, Gießen, Wismar, Hanau, Aalen, Lüneburg, Offenbach, Dortmund, Kempten, Bremerhaven, Regensburg, Zwickau, Husum, Bad Kreuznach, Heilbronn, Erlangen, Regensburg, Friedberg, Göttingen, Northeim, Aschaffenburg, Würzburg, Mannheim, Delmenhorst, Stade, Bonn, Frankenthal, Neuwied, Wittlich, Chemnitz, Kiel, Lübeck, Schleswig, Bielefeld, Regensburg, Friedberg, Göttingen, Northeim, Aschaffenburg, Würzburg, Mannheim, Delmenhorst, Stade, Bonn, Frankenthal, Neuwied, Wittlich, Chemnitz, Kiel, Lübeck, Schleswig, Bielefeld, Herford, Essen, Münster, Esslingen, Reutlingen, Ulm-Donau, Heidelberg, Rüsselsheim, Neuss, Viersen, Dieburg, Griesheim, Radolfzell, Augsburg, Bremen, Dresden, Düsseldorf, Hannover, Norderstedt, Osnabrück, Stuttgart, Bad Nauheim

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری مساعی میں برکت ڈالے اور ہر لحاظ سے ہماری تائید و نصرت فرمائے اور اللہ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک تبلیغ کے اس اہم فریضہ کو کماحقہٗ بجالانے والا ہو۔ آمین

(ظفر احمد ناگی۔ نگران تبلیغ جوبلی پراجیکٹ 2023ء، شعبہ تبلیغ جرمنی)

اسلام آگاہی مہم

جماعت Hanau کی طرف سے مورخہ 26 مارچ 2022ء کو شہر کے مرکزی حصہ میں کھڑے ہو کر جرمن شہریوں کو اسلام احمدیت سے متعارف کروانے کا پروگرام منعقد کیا گیا جس کے تحت خدام مختلف جگہوں پر اسلام کی تعارفی تختیاں لے کر کھڑے ہوگئے اور راہ گیروں کو باہمی سوال وجواب کی صورت میں اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا۔ ان تعارفی تختیوں پر مندرجہ ذیل تحریرات تھیں۔

''میں ایک مسلمان ہوں اور
احترام اور رواداری کا علمبردار ہوں''۔

''میں ایک مسلمان ہوں،
کیا آپ کے دل میں کوئی بات ہے؟''

''میں ایک مسلمان ہوں اور
اپنے وطن جرمنی کا وفادار ہوں!''

''میں ایک مسلمان ہوں اور
تشدّد اور نفرت سے پاک دنیا کے حق میں کھڑا ہوں!''

اس پروگرام کے ذریعہ بہت سے افراد تک اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی توفیق ملی، الحمدللہ۔ دورانِ گفتگو ایک جرمن شہری نے اس بات کو سراہتے ہوئے کہا کہ 'یہ بہت اچھا ہے کہ آپ جیسے لوگ بھی موجود ہیں جن سے کھل کر بات کی جاسکتی ہے'۔

مندرجہ ذیل خدام اس مہم کا حصہ بنے۔

مکرم ثمر احمد صاحب قائد مجلس، مکرم مصور احمد صاحب، مکرم نعمان راجا صاحب، مکرم عثمان اکرام صاحب، مکرم عبدالحیٔ صاحب، (خاکسار) ظافر احمد مربی سلسلہ، مکرم احتشام ملہی صاحب، مکرم ذیشان احمد صاحب، مکرم آفاق احمد صاحب، مکرم حماد رانا صاحب، مکرم تنویر احمد صاحب۔

(رپورٹ۔ ظافر احمد۔ مربی سلسلہ)

بقیہ: جماعت احمدیہ اوسنابرک از صفحہ 29

مکرم عبدالسمیع خان صاحب سابق مدیر الفضل ربوہ حال گھانا
مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب سابق صدر مجلس انصاراللہ پاکستان
مکرم محمد شریف صاحب ننگلی، نائب وکیل المال ثانی ربوہ
مکرم سجاد احمد صاحب خالد سابق مبلغ انچارج فجی حال ربوہ
مکرم بشارت محمود صاحب سابق مبلغ سلسلہ جرمنی
مکرم محمد اصغر بھٹی صاحب مبلغ سلسلہ نائیجر
مکرم عبدالحفیظ شاہد صاحب مبلغ سلسلہ حال یوکے

وقفِ نَو بابرکت تحریک میں بھی یہ جماعت کسی طور پر پیچھے نہیں رہی جماعت اوسنابرک میں واقفینِ نَو کی تعداد 84 ہے۔ جن میں 51 واقفین اور 33 واقفات شامل ہیں۔

ایک واقفِ نَو مکرم ولید احمد خان صاحب جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کر کے بطور مربی سلسلہ تربیتی اور تبلیغی میدان میں سرگرم عمل ہیں، الحمدللہ۔

آگے بڑھتے رہو دَمبدم دوستو!

دروازے کھلے رکھنے کا دن

مورخہ 8 مئی 2022ء کو جرمنی کی تمام مساجد اور نماز سنٹرز میں Open Mosque day منایا گیا۔ امسال جرمنی کی 48 مساجد اور 25 نماز سنٹرز میں یہ پروگرام منعقد ہوئے۔ تمام مساجد اور نماز سنٹرز کی وقارِعمل کے ذریعہ تزئین وآرائش کی گئی۔

مہمانوں کے ساتھ آنے والے بچوں کی دلچسپی کے لئے لجنہ اماءاللہ کی طرف سے خطّاطی، ڈرائنگ کی چیزوں کے علاوہ کھیل کود کی دیگر اشیاء کا بھی انتظام کیا گیا۔

مہمانوں کو اسلام اور جماعت احمدیہ کا تعارف کروانے کے لئے اسلام نمائش اور تعارفی مواد خوبصورت انداز میں پیش کیا گیا۔ نیز مہمانوں کی ضیافت کا بندوبست کیا گیا تھا۔

مساجد ونماز سنٹرز میں مہمانوں کی آمدورفت صبح دس تا شام چھ بجے جاری رہی۔ مہمانوں کو اسلام احمدیت کا تعارف کروانے کے لئے مقامی مربیانِ سلسلہ کے علاوہ ایسے نوجوان جنہیں دینی علم کے ساتھ ساتھ جرمن زبان پر بھی عبور حاصل ہے، ڈیوٹی پر موجود رہے۔

اس پروگرام کی دعوت ہر خاص وعام تک پہنچانے کے لئے معروف ریڈیو FFH میں خصوصی اشتہار نشر ہوتا رہا نیز اس پروگرام کی خبریں جرمنی بھر کے مختلف مقامی ونیشنل اخبارات میں قبل و بعد شائع ہوتی رہیں۔ نیز سماجی ذرائع ابلاغ (سوشل میڈیا) کے ذریعہ بھی لاکھوں افراد تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔

خدام الاحمدیہ جرمنی کی طرف سے اس دن بین المساجد سائیکل سفر کی منصوبہ بندی کی گئی تھی۔ آمدہ رپورٹس کے مطابق چارصد سے زائد سائیکل سوار خدام و انصار نے مختلف مساجد سے سفر کا آغاز کیا اور اس دوران مختلف گروپس چالیس مساجد میں گئے اور وہاں ہونے والے پروگراموں میں شامل ہوئے، مہمانوں کے ساتھ وقت گزارا اور مقامی احباب جماعت کی حوصلہ افزائی کی۔

اس موقع پر شعبہ تبلیغ کی سوشل میڈیا ٹیم بھی ہمراہ رہی۔ ان سب سائیکل سواروں نے اَمن کے پیغام والی شرٹس پہنی ہوئی تھیں، ایک گروپ کے ساتھ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی بھی تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کے نیک نتائج ظاہر فرمائے، آمین۔

(رپورٹ: صفوان احمد ملک، کارکن شعبہ تبلیغ جرمنی)

اسلام و قرآن نمائش

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کو کئی سالوں سے اسلام و قرآن نمائش کے ذریعہ بھی احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس سلسلہ میں نیشنل شعبہ تبلیغ ،جرمنی کے مختلف شہروں میں مقامی جماعتوں کے تعاون کے ساتھ اس قسم کی نمائشوں کے انعقاد کی توفیق پا رہا ہے۔ اسی طرح کی ایک نمائش جماعت احمدیہ ایلوانگن کو مورخہ 9 تا 13 مارچ 2022ء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

خاکسار نے لوکل سیکرٹری صاحب تبلیغ ومکرم لقمان شاہد صاحب مربی سلسلہ کے مشورہ سے نمائش ٹاؤن ہال میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ شعبہ تبلیغ جرمنی کی طرف سے دیدہ زیب دعوت نامہ تیار کیا گیا۔

مقامی افراد جماعت نے نہ صرف اپنے شہر بلکہ 30 کلومیٹر کے علاقہ میں بھی پوسٹرز لگائے۔ 30ہزار دعوت نامے تمام افراد جماعت نے مختلف ذرائع سے تقسیم کئے۔ نمائش کے انعقاد سے قبل ایک پریس کانفرنس کی گئی جس میں مکرم لقمان احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے مقامی اخبارات کو اس نمائش کے اغراض ومقاصد سے آگاہ کیا جسے مختلف اخبارات نے شائع کیا۔ نمائش میں اسلام کے تعارف اور تعلیمات پر مبنی 16 بڑے پوسٹر لگائے گئے جبکہ ملٹی میڈیا کے ذریعہ تصاویر آویزاں کی گئیں۔

مورخہ 9مارچ 2022ء کو مہمانِ خصوصی جناب Michael Dambacher صاحب لارڈ میئر Ellwangen نے فیتا کاٹ کر نمائش کا رَسمی افتتاح کیا۔ بعدازاں جماعتی روایات کے مطابق تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کی سعادت مکرم

عاطف ندیم صاحب کے حصہ آئی۔اس کے بعد مکرم سجاد بٹ صاحب ناظم سٹیج نے جماعت احمدیہ عالمگیر کا تعارف کروایا جس کے بعد لارڈ مئیر صاحب نے جماعت کے بارہ میں اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ’’مجھے اُمید ہے کہ اس شہر کے باسیوں کو آئندہ دنوں میں اسلام کی حقیقی تعلیم سے آگاہی ہوگی‘‘۔

مئیر صاحب کی تقریر کے بعد مکرم لقمان احمد شاہد صاحب ریجنل مربی سلسلہ نے حاضرین کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا اور شکریہ ادا کرنے کے بعد تقریب کی اختتامی دعا کروائی۔

مؤرخہ 12مارچ کو نسل پرستی کے موضوع پر ایک مذاکرہ کا اہتمام بھی کیا گیا جس میں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، کمیونی چرچ کے سرپرستِ اعلیٰ جناب Anton Schneider صاحب کے علاوہ مقامی پریس اور میڈیا مالک جناب Opferkuch صاحب نے شرکت کی۔اس موقع پر 60 سے زائد جرمن مہمان ہال میں موجود تھے۔ مذاکرے کی نظامت کے فرائض مکرم عدیل احمد خالد صاحب مربی سلسلہ شعبہ تبلیغ نے سرانجام دیئے۔مہمانوں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور نسل پرستی و تعصب کی مذمت کرنے کے علاوہ مختلف سوالات کے ذریعہ بھی اسلامی تعلیمات سے آگاہی حاصل کی۔

اس نمائش کو 235سے زائد مرد و خواتین نے دیکھا۔ معزز مہمانوں کے لئے ضیافت کا معقول انتظام کیا گیا تھا۔

جناب Roderich Kiesewetter صاحب ممبر آف جرمن پارلیمنٹ صاحب بھی تشریف لائے اور مکرم لقمان شاہد صاحب مربی سلسلہ کے ساتھ نشست کے بعد موصوف نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج تک اسلام کی یہ تصویر کسی نے پیش نہیں کی نیز کہا کہ یہ نمائش لوگوں کی اسلام کے بارہ غلط فہمیاں دور کرنے میں معاون ثابت ہوگی،ان شاءاللہ۔

(رپورٹ: مکرم محمد اقبال صاحب صدر جماعت ایلوانگن)

شہر کی انتظامیہ کے ساتھ افطار

مورخہ 28 اپریل 2022ء کو Eppelheim کے نماز سینٹر میں مختلف سیاسی جماعتوں کے اراکین کو افطاری کی دعوت دی گئی جس میں شہر کی میئر محترمہ Patricia Rebmann اپنے خاوند جناب Rebmann، ایک راہبہ محترمہ Michaela Schmittberg، CDU پارٹی سے محترمہ Rabea Niebel اور SPD پارٹی سے محترمہ Anika Wesch نے شرکت کی۔جماعت Eppelheim کی طرف سے مکرم عثمان احمد صاحب صدر جماعت، مکرم نویل احمد شاد

مکرم نویل احمد صاحب رمضان المبارک کے بارہ آگاہ کر رہے ہیں

صاحب مربی سلسلہ، مکرم ڈاکٹر سفیر نجم صاحب سیکرٹری امورِ خارجہ اور مکرم انتصار احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ نے مہمانوں کا استقبال کیا اور اسلام میں رمضان المبارک کے حوالے سے روزوں کی فضیلت کے بارے میں ایک پریزینٹیشن بھی پیش کی۔

(رپورٹ مکرم نویل احمد شاد صاحب مربی سلسلہ)

STOPPT DEN WELTKRIEG!

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو مؤرخہ 29 اپریل 2022ء کو Wiesbaden شہر میں “STOPPT DEN WELTKRIEG!” کے نام سے ایک پروگرام منعقد کرنے کی توفیق ملی جس میں 270 خدام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پر مشتمل ٹی شرٹس پہنے ہوئے اور بینرز اٹھائے ہوئے مرکزی ریلوے اسٹیشن کے سامنے کھڑے ہوئے اور وہاں سے گزرنے والے افراد کو جنگی تباہ کاریوں اور اس کے بدنتائج سے بچنے نیز دنیا میں امن قائم کرنے کی کوشش کو تیز کرنے کی طرف توجہ دلائی۔شام کے وقت اسی جگہ پر “STOPPT DEN WELTKRIEG!” کے نام سے ایک مذاکرہ کا انتظام بھی کیا گیا جس میں مندرجہ ذیل مہمانان خصوصی مدعو تھے:

• مکرم فرہاد غفار صاحب مربی سلسلہ
• مکرم ڈاکٹر وجاہت وڑائچ صاحب مہتمم تربیت اور Vice Chairman Humanity First Germany
•Frau Dr. Martina Fischer (Friedensforscherin)
•Frau Pfarrerin Müller-Langsdorf vom Zentrum Oekumene (Schwerpunkt Friedensarbeit)
•Frau Nadine Ruf (Vizevorsitzende der SPD-Fraktion im Landtag)

اس ڈسکشن میں 15 غیر از جماعت مہمان شامل ہوئے۔اسی طرح 100 افراد آن لائن شام ہوئے۔ پروگرام کے بعد تمام شاملین اور مہمانان کے لئے افطاری کا بھی انتظام کیا گیا۔

ریفریشر کورسز

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے زیرِانتظام 18 فروری تا 13 مارچ 2022ء ریفریشر کورسز کا انعقاد کیا گیا۔ افتتاحی تقریب میں تلاوت قرآن کریم اور عہد دُہرانے کے بعد مکرم احمد کمال صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے حاضرین کو بحیثیت عہدیدار اپنی ذمہ داریاں ادا

باقی صفحہ 47 پر

ریفریشر کورسز مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی

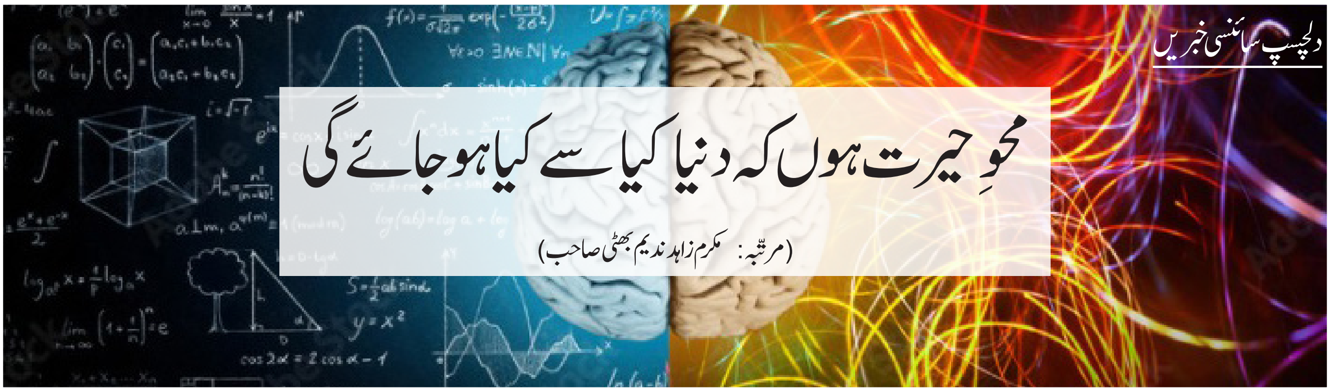

محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

(مرتبہ: مکرم زاہد ندیم بھٹی صاحب)

مچھر مار ادویات کے بغیر مچھروں کی نسل کُشی

دنیا بھر میں بیماریاں پیدا کرنے والے حشرات کو عموماً کیڑے مار ادویات {Pesticides} سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ لیکن اس طریق میں ایک مشکل یہ پیش آتی ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ حشرات، کیڑے مار ادویات کے خلاف قوتِ مدافعت پیدا کر لیتے ہیں اور زہر ان پر اثر نہیں کرتے۔ مچھروں میں اس مسئلہ کے پیشِ نظر سائنسدانوں نے مچھر مار ادویات کے استعمال کے بغیر مچھر مارنے کا ایک طریقہ ایجاد کر لیا ہے۔ یہ طریقہ کچھ یوں ہے کہ نر مچھروں کے جینز {genes} میں ایک خاص تبدیلی کر دی جاتی ہے جس کہ نتیجہ میں ان کے تمام بچے یا تو انڈے سے نکلنے سے پہلے ہی مر جاتے ہیں اور یا ان مچھروں کے مادہ بچے مر جاتے ہیں اور ان کی نسل آگے نہیں بڑھ پاتی۔ یوں مچھروں کی نسل کشی بغیر مچھر مار ادویات کے ممکن ہوتی ہے۔[1]

چار سیکنڈز سے کم وقت میں 100Km/h رفتار

چینی کمپنی leapmotor نے بجلی پر چلنے والی گاڑی سی 01 متعارف کرائی ہے جس کے بارے دعویٰ کیا گیا ہے کہ وہ صرف 4 سیکنڈز سے بھی کم وقت میں 100 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار پکڑ سکتی ہے۔ C01 نامی برقی گاڑی کو متعارف کرانے کا مقصد چین میں ٹیسلا (Tesla) کے ماڈل ایس کا مقابلہ کرنا بھی ہے۔ لیپ موٹر چند سال سے اس شعبے میں قدم جمانے کی کوشش کر رہی ہے اور اس کی تیار کردہ نئی گاڑی کے انجن کی طاقت 542 ہارس پاور ہے۔[2]

جھوٹے کیلے

دنیا میں خوراک کی بڑھتی ضروریات اور تیزی سے رونما ہوتی ماحولیاتی تبدیلیوں کے پیشِ نظر دنیا میں متبادل خوراک کی دریافت پر تحقیق تیز کر دی گئی ہے۔ تاکہ توانائی کے معروف ذرائع مثلاً گندم وغیرہ کی متبادل خوراک مہیا کی جا سکے۔ اس سلسلہ میں Enset یا false banana نامی ایک پھل پر خاص توجہ دی جا رہی ہے جو دیکھنے میں تو بالکل کیلے جیسا ہے لیکن براہ راست کھایا نہیں جا سکتا۔ بلکہ اس کا خمیر اٹھانے کے بعد اس کی بریڈ بنائی جا سکتی ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق یہ کیلا نما پھل 100 ملین افراد کی غذائی ضروریات پوری کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔[3]

منکی پوکس (Monkeypox)

برطانیہ کی نیشنل ہیلتھ سروس کے مطابق ایک نایاب وائرل انفیکشن ہے جو اثرات کے اعتبار سے عام طور پر ہلکا ہوتا ہے اور اس سے زیادہ تر لوگ چند ہفتوں میں ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ ابتدائی علامات میں بخار، سر درد، سوجن، کمر اور پٹھوں میں درد شامل ہیں۔ ایک بار جب بخار جاتا رہتا ہے تو جسم پر دانے آ سکتے ہیں جو اکثر چہرے پر شروع ہوتے ہیں، پھر جسم کے دوسرے حصوں، عام طور پر ہاتھوں کی ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلوے تک پھیل جاتے ہیں۔

وائرس انسانوں میں آسانی سے نہیں پھیلتا۔ جب کوئی متاثرہ شخص کے ساتھ قریبی رابطے میں ہوتا ہے تو اس میں منکی پوکس پھیل سکتا ہے۔ یہ وائرس ٹوٹی اور پھٹی ہوئی جلد، سانس کی نالی یا آنکھوں، ناک یا منہ کے ذریعے جسم میں داخل ہو سکتا ہے۔ اس کے بڑے پیمانے پر پھیلاؤ کے حوالے سے خطرہ بہت کم بتایا جاتا ہے۔ منکی پوکس کے لیے کوئی مخصوص ویکسین تو موجود نہیں لیکن چیچک کا ٹیکہ 85 فیصد تک تحفظ فراہم کرتا ہے کیونکہ دونوں وائرس کافی ایک جیسے ہیں۔

اس وائرس کی شناخت سب سے پہلے ایک بندر میں کی گئی تھی۔ اب تک منکی پوکس کے 100 سے زیادہ متاثرین سامنے آ چکے ہیں جن کی جلد پر دانے نکلتے ہیں اور انھیں بخار کی شکایت ہوتی ہے۔ یورپ، امریکہ اور آسٹریلیا میں اس کے متاثرین کی تشخیص ہوئی ہے۔[4]

2-https://www.sciencenews.org/article/50-سال-ago-scientists-genetically-modifying-mosquitoes
2-https://en.leapmotor.com/C01
3-https://www.bbc.com/news/science-environment-60074407
4- https://www.bbc.com/urdu/science-61534227

Photo: BBC News

منکی پوکس(Monkeypox)

Photo:RBG KEW

دائیں طرف Enset (جھوٹے کیلے) کا پھل

Photo:Leapmotor

Photo:JAMES GATHANY/CDC

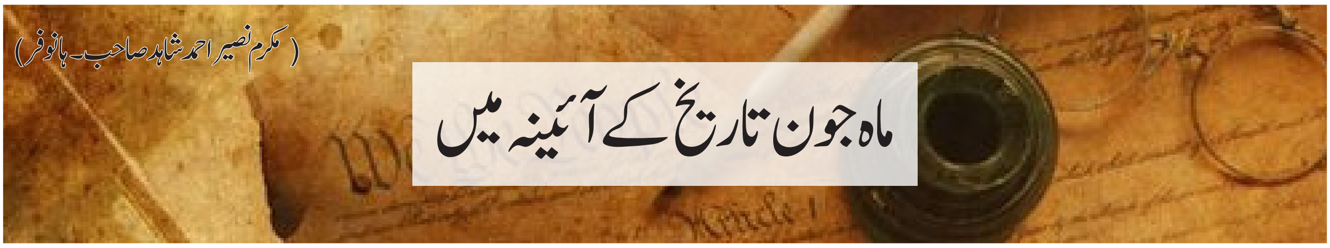

ماہ جون تاریخ کے آئینہ میں

(مکرم نصیر احمد شاہد صاحب۔ ہانوفر)

یکم جون:

1935ء: انگلینڈ میں تمام ڈرائیورز کے لئے ڈرائیونگ ٹیسٹ لازمی قرار دے دیا گیا۔

1980ء: 24 گھنٹے خبروں کی نشریات والے پہلے ٹیلیویژن چینل CNN کی نشریات کا آغاز کر دیا گیا۔

2 جون:

1953ء: ملکہ ایلزبتھ دوم برطانیہ کی تاج پوشی ہوئی۔

3 جون:

2008ء: جنرل موٹرز نے امریکہ کینیڈا اور میکسیکو میں اپنے چار پلانٹ بند کر دیئے۔

4 جون:

1919ء: امریکی کانگرس نے 19 ویں آئینی ترمیم منظور کی جس کے تحت خواتین کو ووٹ دینے کا حق ملا۔

1989ء: چین میں فوج نے جمہوریت کے حق میں مظاہرہ کرنے والوں پر گولیاں چلا کر سینکڑوں افراد مار دیئے۔

5 جون:

1967ء: اسرائیل کے مصر اور شام پر لگاتار حملوں کی وجہ سے مشرق وسطی میں چھ روزہ جنگ کا آغاز ہوا۔

6 جون:

1984ء: بھارتی حکومت نے گولڈن ٹیمپل امرتسر میں فوجی حملہ کروایا جس میں قریباً 500 سکھ ہلاک ہوئے۔

7 جون:

2002ء: امریکہ میں ہوم لینڈ سیکورٹی ڈیپارٹمنٹ بنایا گیا۔

8 جون:

1968ء: ڈاکٹر مارٹن لوتھر کنگ جونیئر کے قتل کے دو ماہ بعد جیمز ایریل رے کو لندن ایئر پورٹ سے گرفتار کر لیا گیا۔

9 جون:

1983ء: برطانیہ کے جنرل الیکشن میں مارگریٹ تھیچر کی شاندار کامیابی۔

10 جون:

1940ء: اٹلی نے برطانیہ اور فرانس کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔

11 جون:

2009ء: عالمی ادارہ صحت WHO نے سوائین فلو کو عالمی وَبا قرار دے دیا۔

12 جون:

1964ء: جنوبی افریقہ کی افریقن نیشنل کانگرس کے لیڈر نیلسن منڈیلا کو تاحیات قید کی سزا سنادی گئی۔

13 جون:

1991: روس کے کمیونزم کے خاتمہ کے بعد پہلے انتخابات میں بورس یلسین نے واضح برتری حاصل کر لی اور روس کے مقبول ترین صدر بن گئے۔

14 جون:

1940ء: جرمن افواج نے پیرس کا کنٹرول سنبھال لیا۔

1982ء: ارجنٹائین کے ہتھیار ڈال دینے پر جزائر فاک لینڈ کی 6 ہفتوں سے جاری جنگ کا اختتام ہوا اور برطانیہ نے فتح پائی۔

17 جون:

1885ء: فرانس کی طرف سے امریکہ کو تحفہ کیا گیا مجسمہ آزادی نیویارک پہنچ گیا۔

18 جون:

2000ء: گولف کے کھلاڑی ٹائیگر ووڈز نے 100 ویں یو ایس چیمپئن شپ جیت لی۔

19 جون:

1968ء: مارٹن لوتھر کنگ جونیئر کے زیرِ انتظام غریبوں کے مارچ میں 50 ہزار افراد نے شرکت کی۔

20 جون:

1910ء: امریکی شہر واشنگٹن میں پہلا فادر ڈے منایا گیا۔

21 جون:

1982ء: برطانیہ کے شہزادہ ولیم کا یوم پیدائش۔

22 جون:

1941ء: 32 لاکھ جرمن فوج نے روس پر حملہ کر دیا۔

24 جون:

2010ء: جولیا گیلارڈ آسٹریلیا کی پہلی خاتون وزیرِ اعظم بن گئیں۔

25 جون:

1950ء: شمالی کوریا نے جنوبی کوریا پر حملہ کر دیا۔

1991ء: سربیا اور کروشیا نے یوگوسلاویہ سے آزادی کا اعلان کر دیا۔

26 جون:

1945ء: سان فرانسسکو میں 50 ممالک نے اقوام متحدہ کے چارٹر پر دستخط کئے۔

28 جون:

1914ء: آسٹریا کے ولی عہد آرچ ڈیوک فرانس فرڈیننڈ (Archduke Franz Ferdinand) اور ان کی اہلیہ کو Sarajevo میں قتل کر دیا گیا جو جنگِ عظیم اوّل کے آغاز کا سبب بنا۔

28 جون:

1997ء: برطانیہ نے سرکاری طور پر ہانگ کانگ چین کے حوالے کر دیا۔

(منور علی شاہد)

ملکی و عالمی خبریں

دنیا کا سب سے مہنگا آم ؟

آم ایک پھل ہے جو دنیا بھر میں بہت شوق سے کھایا جاتا ہے، جدید ٹیکنالوجی کی بدولت آم اب دنیا بھر میں کاشت ہونے لگا ہے۔ پاکستان، بھارت میں آموں کی مختلف اقسام پائی جاتی ہیں۔ بھارت میں پائی جانے والی اقسام میں بینگن پالی، دسہری، الپھونسو اور لنگڑا قابل ذکر ہیں لیکن دنیا کا سب سے مہنگا ترین آم جاپان میں پایا جاتا ہے۔ اس کا نام میازکی Miyazaki ہے جو جامنی رنگ کا ہے اور جاپان کے جس شہر میں پایا جاتا ہے اس کا نام بھی میازکی ہے یہیں کاشت کیا جاتا ہے۔ یہ آم بھارتی ریاست مدھیہ پردیش کے علاقے جبل پور میں بھی کاشت کیا جاتا ہے۔ اس کی فی کلو قیمت دو لاکھ ستر ہزار بھارتی روپے ہے۔ بھارتی میڈیا کے مطابق اس آم کی دو، تین اقسام یہاں کاشت کی جاتی ہیں جس کی حفاظت کے لئے سیکورٹی عملہ ہروقت متعیّن رہتا ہے۔ ان کو ڈائنوسار کا انڈہ بھی کہا جاتا ہے

جرمنی میں افراط زر کی بلند ترین شرح

یورپ کی سب سے بڑی معیشت جرمنی میں افراط زر کی شرح نے ریکارڈ قائم کر دیئے ہیں اور بلند ترین شرح پر پہنچ گئی ہے۔ ذرائع ابلاغ کے مطابق اس سے پہلے ایسی افراط شرح تین عشرے قبل سابق مغربی جرمنی میں دیکھنے میں آئی تھی۔ ماہرین کے مطابق اس کی متعدد وجوہات ہیں جن میں کورونا، یوکرین پر روس کا حملہ اور جاری جنگ، توانائی کی قیمتوں میں اضافہ ہے۔ شماریات سے متعلق دفتر کی جاری کردہ ایک رپورٹ کے مطابق یہ شرح 7.4 تک پہنچ گئی ہے اور جرمنی میں آخری بار 1981 کی دوسری سہ ماہی میں سابق مغربی جرمنی میں اشیاء کی قیمتوں میں ایسا اضافہ ہوا تھا۔

جرمنی میں صحافیوں پر حملوں میں اضافہ

دیگر ممالک کی طرح جرمنی کے صحافی بھی حملوں سے بچ نہ سکے اور گزشتہ سال ان پر حملوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کا انکشاف یورپی مرکز برائے پریس اور آزادی ابلاغ کی طرف سے جاری کردہ ایک رپورٹ میں ہوا ہے۔ جرمن شہر Leipzig میں قائم یورپی سنٹر فار پریس اینڈ میڈیا فریڈم (ECPMF) کے مطابق گزشتہ سال جرمنی میں مرد و خواتین صحافیوں پر 83 جسمانی حملے ہوئے جو 2020ء کے مقابلے میں 14 کیسز زیادہ ہیں۔ رپورٹ کے مطابق 124 میڈیا ورکرز کو تشدد کا نشانہ بھی بنایا گیا ان میں صحافیوں کی ٹیمیں بھی شامل ہیں۔

نوزائیدہ بچوں کی منفرد سالگرہ

افریقی ملک مالی میں ایک جوڑے کے ہاں بیک وقت 9 بچوں کی پیدائش ہوئی تھی جن میں 5 لڑکیاں اور 4 لڑکے تھے۔ جن کی اس سال پہلی سالگرہ منائی گئی ہے۔ بیک وقت جنم لینے والے ان 9 بچوں کی پیدائش 4 مئی کو ہوئی تھی۔ اپنی نوعیت کا دنیا میں یہ پہلا واقعہ تھا جب کسی جوڑے کے ہاں بیک وقت 9 بچوں نے جنم لیا اور پھر زندہ رہے۔ ان کی پیدائش قبل از وقت اپریشن کے ذریعے ہوئی تھی۔ ذرائع ابلاغ کے مطابق خاتون حلیمہ اور اس کے شوہر بچوں کی پیدائش سے قبل حکومت کے تعاون سے مراکش گئے تھے جہاں طبی معائنہ و نگہداشت کی گئی تھی۔ پیدائش کے مراحل میں 30 ڈاکٹروں اور دیگر طبّی عملے نے کام کیا تھا۔ ایک سال بعد تمام بچے پہلے سے زیادہ صحت مند ہیں۔

روس پر مزید نئی پابندیاں لگانے کا فیصلہ

امریکی خاتون اوّل جل بائیڈن نے یوکرائن کے دورہ کے دوران اپنی ہم منصب اولینا زیلنسکی کے ساتھ ملاقات کی ہے اور ماسکو پر نئی پابندیاں لگانے کا اعلان کیا ہے۔ دونوں خواتین اوّل کی یہ ملاقات سرحدی گاؤں اوزہورڈ میں واقع ایک سکول میں ہوئی جس کو بے گھر افراد کی پناہ گاہ کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ امریکہ نے مزید 2600

روسی اور بیلا روسی افراد پر ویزے کی پابندیاں عائد کی ہیں۔
روس کے یوکرائن پر حملہ کے بعد یہ پہلی ملاقات تھی۔

جی سیون ممالک کے وزرائے خارجہ کا اجلاس

دنیا کے سات بڑے معاشی ممالک (جی سیون) کے وزرائے خارجہ کا اجلاس 12 تا 14 مئی 2022ء شمالی جرمنی میں بالٹک سمندر کے ساحلی قصبے Weissenhaus میں شروع ہوا جس میں جرمنی کی وزیر خارجہ Annalena Baerbock کے علاوہ کینیڈا، فرانس، جاپان، برطانیہ کے وزرائے خارجہ اور امریکہ کی انڈر سیکرٹری آف سٹیٹ نے شرکت کی۔ جرمن ذرائع ابلاغ کے مطابق سہ روزہ اجلاس میں یوکرین کی یورپی یونین میں شرکت، عالمی سطح پر خوراک کی بڑھتی ہوئی قلت، روس کے یوکرین پر حملے سمیت دیگر اہم عالمی مسائل پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ اختتامی دن ایک اعلامیہ میں کانفرنس کے مندوبین نے روس سے یوکرین کی بحری ناکہ بندی ختم کرنے کا مطالبہ کیا تا کہ برآمدی جہازوں کی نقل و حرکت شروع ہو سکے۔ اعلامیہ کے مطابق اس کی وجہ سے خوراک کے بدترین بحران کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ جرمن وزیر خارجہ کے مطابق جنگ کی طوالت سے مشرق وسطی اور افریقی ممالک میں بھوک کا بحران جنم لے سکتا ہے۔ یاد رہے کہ یوکرین کا شمار دنیا بھر میں اناج فراہم کرنے والے اہم ترین ممالک میں ہوتا ہے۔

کییف کے نواح سے ایک ہزار لاشیں برآمد

اقوام متحدہ کی کمشنر برائے انسانی حقوق میشیل بیشیلٹ نے کہا ہے کہ حالیہ دنوں میں یوکرین کے دارالحکومت کییف کے قریب سے ایک ہزار لاشیں ملی ہیں، ان کا کہنا ہے کہ بہت سے ہلاک افراد ممکنہ جنگی جرائم کا نشانہ ہو سکتے ہیں۔ ویڈیو لنک کے ذریعے انہوں نے جنیوا میں قائم انسانی حقوق کی کونسل کو بتایا کہ یہ غیر قانونی ہلاکتیں انتہائی حیرت انگیز ہیں۔ دوسری طرف روس نے اپنی فوجی کارروائی میں عام شہریوں کی ہلاکتوں کی تردید کی ہے۔

آسٹریلیا میں پاکستانی 19 ویں بڑی کمیونٹی

آسٹریلیا میں بسنے والے پاکستانی نژاد شہریوں کی تعداد میں ایک دہائی میں تین گنا اضافہ ہوا اور ملک کی 19 ویں بڑی کمیونٹی بن گئے۔ آسٹریلوی محکمہ شماریات کی طرف سے جاری کردہ ایک رپورٹ کے مطابق جون 2019ء تک آسٹریلیا میں مقیم پاکستانی نژاد شہریوں کی تعداد 91 ہزار 480 تک پہنچ گئی تھی جو 30 جون 2009ء میں 27 ہزار 250 تھی، یعنی اس میں 3 گنا زیادہ اضافہ ہوا۔

ایک سے زائد پاکستانی پاسپورٹ

پاکستانی وزارت داخلہ کے مطابق ایک سے زائد پاسپورٹ رکھنے والوں کے لئے ایمنسٹی اسکیم کی منظوری وفاقی کابینہ نے دے دی ہے جس کا اطلاق ان پاکستانیوں پر ہوگا جو ایک سے زائد شناخت رکھتے ہیں۔ ترجمان وزارت داخلہ کے مطابق یہ ایمنسٹی اسکیم 31 دسمبر 2022 تک نافذ رہے گی۔ ایک سے زائد شناخت رکھنے کی سزا 3 سال تک کی ہے اس ایمنسٹی اسکیم کے تحت ایک سے زائد شناخت رکھنے والوں کو ایک دفعہ سزا سے معافی دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

آثار قدیمہ کی دریافت

برطانیہ میں تعمیری کام کے لئے جاری کھدائی کے دوران قدیم اور تاریخی آثار قدیمہ دریافت ہوئے جس نے لوگوں کو حیران کر دیا۔ ذرائع ابلاغ کے مطابق برطانوی جزائر آؤٹر ہیبرائڈز میں آبی انجینئرز کی جانب سے نئے پائپوں کی تنصیب کے لئے کی گئی کھدائی میں قرون وسطی کی ایک نایاب اور تاریخی جگہ دریافت ہوئی ہے۔ اس جگہ کے بارے کہا جا رہا ہے کہ 500 سال قبل بھیڑوں کو پالنے کے لئے استعمال کی جاتی تھی۔ ماہرین کے نزدیک یہ جگہ چودھویں اور سولہویں صدی کے درمیان آباد تھی۔ ان کھنڈرات سے ملنے والی اشیاء میں جانوروں کی ہڈیاں، پتھر کی چیزیں اور برتنوں کے 100 ٹکڑے بھی شامل ہیں۔

دو پہاڑوں کے درمیان واقع طویل ترین پل

یورپی ملک چیک ری پبلک میں دو پہاڑی چوٹیوں کے درمیان بنایا گیا پُل سیاحوں کے لئے کھول دیا گیا جو اس نوعیت کا دنیا کا طویل ترین پل ہے۔ اس پل کی لمبائی 721 میٹر ہے۔ اسکائی برج 721 نامی یہ پل زمین سے 95 میٹر بلند ہے جو دو بلند پہاڑوں کی چوٹیوں کو ملاتا ہے۔ اس کی تعمیر 2 سال میں مکمل ہوئی جس پر 8.4 ملین ڈالر اخراجات ہوئے۔ اس پل کی تعمیر سے قبل پرتگال کے پل اروکا برج کو دنیا کا طویل ترین پل ہونے کا اعزاز حاصل تھا جو 516 میٹر طویل تھا۔ پل پر جانے کے لئے بکنگ کرانی پڑتی ہے اور 350 چیک کورونا (کرنسی) ادا کرنے پڑتے ہیں۔

بی ایم ڈبلیو گرین پاور پلانٹ لگائے گی

کاریں بنانے والی جرمنی کی مشہور کمپنی BMW یورپی ملک ہنگری میں کارسازی کا نیا پلانٹ لگانے جا رہی ہے جو صرف قابلِ تجدید ذرائع سے پیدا شدہ بجلی یعنی گرین پاور سے چلے گا۔ کمپنی بی ایم ڈبلیو کے چیف ایگزیکٹیو اولیور سپزے نے کمپنی کے سالانہ اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ یہ ادارہ ہنگری میں اپنے نئے پیداواری یونٹ میں روایتی معدنی ایندھن بالکل استعمال نہیں کرے گا۔ اجلاس میں انہوں نے کمپنی کے حصص کے مالکان کو بتایا کہ صرف گرین انرجی پر انحصار کر کے کاریں بنانے والا دنیا میں یہ پہلا پلانٹ ہوگا۔

فن لینڈ اور سویڈن نیٹو میں شمولیت پر رضامند

یورپی اہم ممالک سویڈن اور فن لینڈ نے نیٹو میں شمولیت کے لئے مشترکہ درخواست جمع کرا دی اور روس کے دباؤ کو مسترد کر دیا ہے۔ تجزیہ نگاروں کے مطابق دونوں ممالک نے نیٹو میں شامل نہ ہونے کی پالیسی کو یوکرین پر روسی حملہ کے تناظر میں ترک کیا ہے۔ نیٹو کے سیکرٹری جنرل مسٹر اسٹولٹن برگ نے شمولیت کی درخواستیں وصول کیں۔

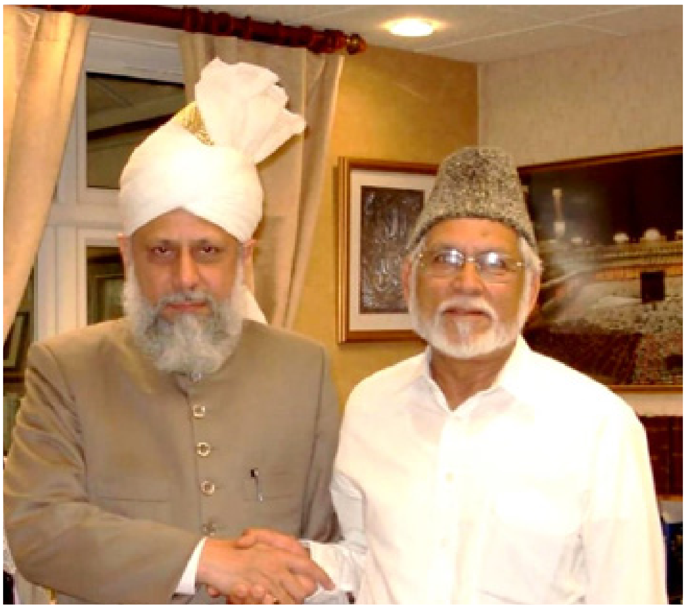

ایک محنتی، دیانتدار تاجر اور مخلص خادمِ دین

مکرم محمود احمد صاحب

مکرم داؤد احمد صاحب، کارکن شعبہ وقف نو جرمنی

خاکسار کے والد محترم محمود احمد صاحب المعروف محمود کریانہ سٹور گولبازار ربوہ مورخہ 14/اپریل 2021 کو جرمنی میں 87 سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت آپ جرمنی کے شہر Oberursel میں رہائش پذیر تھے۔ مورخہ 20 اپریل 2021 کو اِسی شہر کے قبرستان میں آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔ نمازِ جنازہ محترم حسنات احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے پڑھائی۔

اس عارضی زندگی سے مستقل ٹھکانے کی طرف منتقلی تک کے سفر میں انسان کو کئی مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس سفر زندگی میں کامیابی کے لئے مومن کو بہت سے امتحانات بھی درپیش ہوتے ہیں۔ جب خاکسار اپنے والد صاحب کی زندگی پر نظر دوڑاتا ہے تو اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ خدا کے فضل سے آپ اپنے دائرہ استعداد میں ایک کامیاب انسان تھے۔ آپ اپنے عزیزوں اور دوستوں کے لئے ہمدردی اور خیر خواہی کا ایک عملی نمونہ تھے۔

ہمارے پردادا محترم دسوندی کھوکھر صاحب آف گرجاکھ (GARJAKH) ضلع گوجرانوالہ کے ایک متدیّن بزرگ تھے جو دیوبندی مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی حقانیت کا عرفان عطا فرمایا اور سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے آپ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کی توفیق پائی۔ مخالفت اس حد تک ہوئی کہ آپ کو فیملی سمیت گرجاکھ چھوڑ کر گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ منتقل ہونا پڑا۔ میرے دادا کا نام محمد رمضان تھا۔ میرے والد صاحب کی پیدائش یہیں پر ہوئی اور اُنہوں نے یہاں ہی اپنا بچپن گزارا اور تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں سے میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔

قیام پاکستان کے بعد دارالہجرت ربوہ الٰہی نوشتوں کے مطابق آباد ہونے لگا اور جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ بھی یہاں منعقد ہونے لگا تو والد صاحب محترم بھی 23 سال کی عمر میں 1957ء میں گھنوکے ججہ سے ربوہ نقل مکانی کر گئے۔ یہاں آکر آپ نے محمود کریانہ سٹور کے نام سے دُکان بنالی۔ ''محمود کریانہ سٹور گولبازار'' ربوہ کی بااعتماد دُکانداری کی ایک پہچان تھی۔ ربوہ میں قیام کے دوران قرآن مجید کے اس حکم الٰہی:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۔

(سورۃ المنافقون:10)

ترجمہ: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہیں تمہارے اموال اور تمہاری اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں اور جو ایسا کریں تو یہی ہیں جو گھاٹا کھانے والے ہیں''، پر سختی سے کاربند رہے اور تجارت کے کام کی وجہ سے آپ ذکر اللہ سے کبھی غافل نہیں ہوئے اور دین کو دنیا پر مقدم کئے رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اُن کی تجارت میں برکت ڈالی اور آپ کی اولاد کو بھی اپنے فضلوں سے نوازا، الحمدللہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادؑ ''ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج'' کے مطابق ربوہ کے اردگرد لوگوں کو پیغامِ حق پہنچانے کے لئے کثرت سے پروگرام بنائے جاتے تھے۔ والد صاحب اس خدمت میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ خدام کبھی پیدل اور کبھی سائیکلوں پر جاتے تھے، الحمدللہ۔ اس کے نیک نتائج بھی نکلتے تھے۔ ربوہ کے اردگرد دیہات میں کافی تعداد میں سعید روحیں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئیں، فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ چونتیس سال ربوہ میں رہائش کے دوران محترم والد صاحب کو ایک خادم، ناصر اور ایک عام ممبر جماعت کی حیثیت سے کئی شعبوں میں خدمت کی توفیق ملی اور تبلیغ کے کام میں تو آپ گویا جتے رہتے تھے۔

خلافتِ احمدیہ کے سایہ میں جماعت احمدیہ کا نظام جاری ہے جس کے تحت آپ کو خدمت کی توفیق ملتی رہی اور تادمِ آخر آپ مختلف شعبوں میں کام کرتے رہے۔

گولبازار کی مجلس خدام الاحمدیہ کو ان کے دورِ زعامت میں علمِ انعامی حاصل کرنے کی توفیق ملی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی پاکستان سے ہجرت نے جماعت کی جو سرگرمیاں پاکستان میں ناممکن بنا دی گئی تھیں ان کو بیرون پاکستان فروغ ملا جو اکثر احمدیوں کی پاکستان سے ہجرت کا باعث بنا اور آپ بھی 34 سال ربوہ میں برکتیں سمیٹنے کے بعد 1991ء میں جرمنی آ گئے اور یہاں بھی آخر دَم تک جماعت کے مختلف شعبوں میں خدمتِ دین کرنے کی توفیق پاتے رہے۔

آپ نمازیں ہمیشہ باجماعت پڑھتے اور اہل وعیال کو پڑھاتے تھے۔ سب بچوں کی دینی و دنیاوی تعلیم کا خیال رکھتے تھے۔ خاص طور پر قرآن مجید کی محبّت کو ان کے دلوں میں بٹھایا، فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

آپ ایک مخلص خادم سلسلہ اور مشفق والد تو تھے ہی اپنے دوست احباب کے ساتھ بھی آپ کی میل ملاقات رہتی تھی جو آپ سے تعلق رکھنے والوں کے دلوں میں آپ کے لئے ایک چاہت کا جذبہ پیدا کر دیتی تھی۔ آپ کی وفات پر بہت سے عزیز دوستوں نے دنیا بھر سے تعزیّت کا اظہار کیا اور آپ کے لئے بلندیٔ درجات کی دعائیں کیں، فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

آپ نے پسماندگان میں 6 بیٹے، 2 بیٹیاں، 18 پوتے پوتیاں اور 6 نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔ ایک محسن باپ کی جدائی یقیناً بہت بڑا صدمہ ہے لیکن ہمیں یہی سکھایا گیا ہے کہ

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اُسی پہ اے دِل تُو جاں فدا کر

ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر صدقِ دِل سے راضی اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے والد محترم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیّین میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور ہمیں اُن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اُن کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

بقیہ: مجلس شوریٰ جماعت احمدیہ جرمنی از صفحہ 16

سب کمیٹی مال کے صدر مکرم عمر عزیز صاحب لوکل امیر ویزبادن مقرر ہوئے جبکہ آپ کے ساتھ نیشنل سیکرٹری مال طارق محمود صاحب موجود تھے۔ سب کمیٹی مال کے لئے 29 نمائندگان اور 2 ممبرات لجنہ اماء اللہ کو منتخب کیا گیا۔

اس کے ساتھ ہی مجلس شوریٰ کا پہلا اجلاس برخاست ہوا۔ تاہم سب کمیٹیوں کے اجلاسات کھانے کے بعد شروع ہو کر رات دیر تک جاری رہے۔

دوسرا روز

اگلے روز مؤرخہ 21 مئی 2022ء بروز ہفتہ مجلس شوریٰ کے دوسرے دن کا آغاز 09:30 بجے تلاوت قرآنِ کریم مع جرمن و اردو ترجمہ کے ساتھ ہوا جو مکرم سلمان شاہ صاحب مربی سلسلہ نے پیش کی۔ مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اور پروگرام کے مطابق مکرم انس ملک صاحب نے ڈیٹا پروٹیکشن (GDPR) کے حوالے سے ضروری معلومات تفصیل کے ساتھ پیش کیں۔

اس کے بعد خصوصی اجلاس کا آغاز ہوا جس میں گزشتہ پانچ سالوں کی مجالس شوریٰ کے تربیتی فیصلہ جات پر عمل درآمد کا جائزہ پیش ہوا۔ سب کمیٹی تربیت کی رپورٹ مکرم صداقت احمد صاحب مربی سلسلہ نے پیش کی۔ اسی طرح چند لوکل امراء اور صدران جماعت نے بھی عمل درآمد کی رپورٹ پیش کی۔ رپورٹس پیش ہونے کے بعد بحث کی گئی۔

ظہر وعصر کی نماز کے بعد مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی نے ریڈیو ویب چینل ''Stimme des Islam'' کا افتتاح کیا گیا۔ اس موقع پر مکرم احسن فہیم بھٹی صاحب سیکرٹری سمعی بصری جرمنی بھی موجود تھے۔ افتتاح کے بعد کیک کاٹا گیا اور مجلسِ شوریٰ کے نمائندگان میں تقسیم کیا گیا۔

اس کے بعد تیسرے اجلاس کا آغاز ہوا تو صدر صاحب سب کمیٹی مال میاں عمر عزیز صاحب نے سب کمیٹی کی مختصر رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد پہلے آمد پھر خرچ پر مدّوار بحث ہوئی اور ممبران مجلس شوریٰ نے اپنی آراء دیں۔ بجٹ پر بحث دو وقفوں کے ساتھ رات ساڑھے دس بجے تک جاری رہی۔ بحث مکمل ہونے پر مغرب وعشاء کی نمازیں ادا کی گئیں۔

تیسرا روز

مؤرخہ 22 مئی 2022ء بروز اتوار نیشنل امیر و مجلس عاملہ کا انتخاب تھا۔ اس کا آغاز یو کے سے آئے ہوئے مرکزی نمائندہ مکرم مرزا محمود احمد صاحب ہیڈ آف انٹرنل آڈٹ کی صدارت میں تلاوت قرآنِ کریم مع جرمن و اردو ترجمہ سے ہوا جو مکرم احمد کمال صاحب مربی سلسلہ و صدر خدام الاحمدیہ نے پیش کی۔ اس کے بعد صدر اجلاس نے انتخابات کے حوالہ سے تفصیلی پُر مغز خطاب کیا اور چند ضروری قواعد اور ہدایات کے متعلق نمائندگان کو آگاہ کیا۔ اِنتخابات کا آغاز دعا کے ساتھ ہوا اور شام پانچ بجے مکمل ہوا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے مختصر اختتامی تقریر کی اور دعا کروائی۔ مجلس شوریٰ کا اختتام سیّدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب سے ہوا۔ (اس خطاب کے چند نکات سرورق کے اندرونی صفحہ پر پیش کیے جا رہے ہیں۔ ادارہ)

(محمد الیاس مجوکہ۔ سیکرٹری مجلس شوریٰ 2022ء)

اسائلم کے متعلق رہنمائی

اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں شعبہ امورِ عامہ کو اسائلم سیکر احباب جماعت کی خدمت کی توفیق مل رہی ہے، الحمدللہ۔ اس سلسلہ میں ایک ہیلپ لائن کا اجراء کیا جا چکا ہے جس سے احبابِ جماعت استفادہ بھی کر رہے ہیں۔ اب احبابِ جماعت کی ذاتی رہنمائی کے لیے دو دن مقرر کیے جا رہے ہیں جن میں آپ بیت السبوح میں شعبہ ھٰذا کے دفتر میں آ کر بھی کیس کے بارہ میں بالمشافہ رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے درج ذیل نمبر پر پہلے وقت لینا لازمی ہو گا۔ علاوہ ازیں آپ ای میل پر بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔

فون نمبر دفتر (بیت السبوح): 069-50688623
دفتری اوقات کار: ہفتہ اور اتوار: 15 تا 17 بجے
سوموار تا جمعرات 12 تا 18 بجے: 069-50688880
ای میل: asylberatung@ahmadiyya.de

(شعبہ ایڈیشنل امورِ عامہ جرمنی)

بلانے والا ہے سب سے پیارا

اعلانات وفات ودعائے مغفرت

مکرم احمد خان مجوکہ صاحب

لوکل امارت Gross-Gerau کے ایک دیرینہ خادم مکرم احمد خان مجوکہ صاحب ابن مکرم ملک شہادت مجوکہ صاحب مؤرخہ 25 اپریل 2022ء بعمر 59 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم مخلص اور فدائی احمدی تھے، بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ساری زندگی کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق پاتے رہے۔صوم وصلوٰۃ کے پابند اور جماعتی پروگراموں میں ذوق وشوق سے شامل ہوتے۔ احباب سے خوش اخلاق اور مسکراتے چہرے کے ساتھ ملنا ان کا خاص وَصف تھا۔ وصیت کے بابرکت نظام میں شامل تھے۔

آپ دسمبر 1991ء میں جرمنی آئے۔ پاکستان میں قائد ضلع میانوالی جبکہ جرمنی ہجرت کے بعد بطور سیکرٹری مال حلقہ، صدر جماعت حلقہ گروس گیراؤ ویسٹ اور سیکرٹری وقفِ جدید لوکل امارت گروس گیراؤ خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ بوقت وفات بطور صدر حلقہ گروس گیراؤ ویسٹ خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔مؤرخہ 27 اپریل 2022ء کو بعد نماز ظہر مکرم امیر صاحب جرمنی نے مرحوم کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی جس کے بعد گروس گیراؤ کے شمالی قبرستان میں تدفین ہوئی۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔

(منور احمد سیکرٹری امورِ عامہ لوکل امارت گروس گیراؤ)

عزیزم جاذب احمد خلیل

خاکسار کا بیٹا عزیزم جاذب احمد خلیل مؤرخہ 30 اپریل 2022ء کو بعمر 19 سال ٹریفک کے ایک حادثہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گیا، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

عزیزم واقفِ نَو تھا۔خوش اخلاق، فرمانبردار، محنتی اور دوسروں کی مدد کا جذبہ رکھنے والا تھا۔ پسماندگان میں والدین اور ایک بڑی بہن سوگوار چھوڑے ہیں۔ (شکیل احمد۔ حلقہ مسجد نور فرانکفرٹ)

مکرمہ امینہ کرامت صاحبہ

محترمہ امینہ کرامت صاحبہ بنت مکرم محمد شریف صاحب مؤرخہ 21 مارچ 2022ء کو بعمر 82 سال وفات پاگئیں، اناللہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ اپریل 2003ء میں جرمنی آئیں۔مغلپورہ لاہور میں بطور جنرل سیکرٹری خدمت کی توفیق پائی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، نرم مزاج اور نیک خاتون تھیں۔ محلے کے متعدد بچوں کو قرآنِ کریم پڑھانے کی سعادت پائی۔

مرحومہ کی نماز جنازہ مؤرخہ 24 مارچ مسجد بیت العلیم Würzburg میں ادا کی گئی جس کے بعد Collenberg کے قبرستان میں تدفین ہوئی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔(مرزا انعام اللہ۔ جماعت Würzburg)

محترمہ امتہ الودود صفیہ صاحبہ

خاکسار کی والدہ محترمہ امتہ الودود صفیہ صاحبہ بنت مکرم مولوی غلام احمد ارشد صاحب مؤرخہ 13 مئی 2022ء بروز جمعۃ المبارک طویل علالت کے بعد بعمر 83 سال اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہوگئیں، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کے نانا حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب بھیرویؓ اور دادا حضرت نور محمد صاحب ملتانیؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے۔آپ کے چھوٹے بھائی محترم ملک منصور احمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ ہیں جنہیں جرمنی میں بھی بحیثیت امیر جماعت ومبلغ انچارج خدمت کی توفیق ملی۔ آپ مکرم نیاز احمد اعظم صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں جنہیں لمبا عرصہ مجلس انصاراللہ جرمنی میں بطور قائد مال خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھیں، تحریکِ جدید میں مرحومین کی طرف سے بھی مالی قربانی پیش کرتی رہیں۔نمازوں اور تہجد کا التزام کرتیں۔ غریب رشتہ داروں اور غیروں کی مالی مدد کرتی تھیں۔

والدہ صاحبہ نے پسماندگان میں تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ چوتھے بیٹے مکرم نعیم احمد صاحب کی چندسال قبل وفات ہوگئی تھی۔

مرحومہ کی نماز جنازہ مکرم امیر صاحب جرمنی نے مؤرخہ 15 مئی کو بیت السبوح فرانکفرٹ میں پڑھائی اور مؤرخہ 17 مئی کو فرانکفرٹ کے جنوبی قبرستان میں تدفین ہوئی۔(فہیم احمد جماعت Maintal وکارکن شعبہ محاسب)

بقیہ: آگے بڑھتے رہو دمبدم دوستو! از صفحہ 40

کرنے کی طرف توجہ دلائی اور قائدین کے سوالات کے جواب دیے۔نیشنل و ریجنل اجتماعات، نیشنل اجلاس، حفظ قرآن پروگرام سے متعلق آئندہ لائحہ عمل کے بارے میں راہنمائی کی۔ممبران نیشنل عاملہ نے گزشتہ ماہ کی رپورٹس کا جائزہ لیا اور شعبہ سے متعلقہ امور میں ناظمین کی راہنمائی کی۔ یہ ریفریشر کورسز جامعہ احمدیہ جرمنی Riedstadt، مسجد بیت البصیر مہدی آباد، مسجد بیت النصر Köln اور Weil der Stadt میں منعقد ہوئے۔ان پروگرامز میں 23 ریجنز کے کل 1.314 ناظمین نے شرکت کی۔

شمولیت کرنے والے ریجنز کے نام درج ذیل ہیں:

Wiesbaden, Taunus, Nordhessen, Wetterau/Main-Kinzig, Baden, Rheinland-Pfalz, Hessen-Mitte, Muqami, Nasir-Bagh, Rüsselsheim, Südhessen, Südwesthessen, Südosthessen, Bayern, Württemberg Nord, Württemberg Süd, Hamburg, Schleswig-Holstein, Niedersachsen, Nordrhein-Ost, Nordrhein-West, Westfalen-Nord, Westfalen Süd.

(رپورٹ: مکرم بسالت احمد صاحب مربی سلسلہ)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک کرتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے، آمین

5€ GUTSCHEIN FÜR ALLE KUNDEN, NICHT KOMBINIERBAR MIT ANDEREN GUTSCHEINEN ODER AKTIONEN.MINDESTBESTELLWERT: 70 EURO

BASRA ASIAN FOOD & DESI FOODS TRADING

GENIEßEN SIE GROSSHANDEL PREISE IM EINZELHANDEL

“VON BAIT SABUH 2KM ENTFERNT”

WIR BIETEN IHNEN TYPISCHE ASIA SPEZIALITÄTEN AUS ASIATISCHEN LÄNDERN WIE PAKISTAN, INDIEN, AFGHANISTAN, IRAN, THAILAND...

TOP ANGEBOTE

ONLINE BESTELLUNG

KOSTENFREIE LIEFERUNG AB 39€

EINFACH LEBENSMITTEL BESTELLEN IN GANZ DEUTSCHLAND

وقت اور پیسہ دونوں بچائیں ۔گھر بیٹھے ہم سے گروسری منگوائیں ۔

DHL Partnerfiliale

MONTAG - SAMSTAG 09:00 BIS 20:00 UHR

FRANKFURT AM MAIN

PAKETE - BRIEFE - BRIEFMARKEN - USW.

BASRA ASIAN FOOD
KALBACHER HAUPTSTRAßE 12
60437 FRANKFURT AM MAIN
SHOP: 0157 516 358 94

FREE HOME DELIVERY
FOR ORDERS ABOVE 39€

DIETZENBACH

DESI FOODS TRADING
ROBERT-KOCH-STRAßE 3
63128 DIETZENBACH

BESTELLSERVICE PER WHATSAPP
TEL: 0176 434 504 10

www.basraasianfood.de

5€ GUTSCHEIN FÜR ALLE KUNDEN, NICHT KOMBINIERBAR MIT ANDEREN GUTSCHEINEN ODER AKTIONEN.MINDESTBESTELLWERT: 70 EURO

Ihr KFZ - GUTACHTER

Zafar Khan

Sachverständiger für Kraftfahrzeuge aller Art

Mobiler Vor-Ort-Express-Service im Rhein-Main-Gebiet

- ✓ Kostenlose **Beratung** nach einem Verkehrsunfall
- ✓ **Komplettservice** für die Schadenabwicklung
- ✓ Erstellung eines unabhängigen **Unfallgutachtens**
- ✓ **Direkte Abrechnung** mit der gegnerischen Versicherung

Kostenlose **Gutachtenhilfe:**

Falls Sie mit dem erstellten Gutachten der Versicherung nicht zufrieden sind oder es nicht ihrer Erwartung entspricht, können Sie **kostenlos** das Gutachten bei uns überprüfen lassen.

Frankfurter Str. 135
63303 Dreieich
Tel:06103-9883103
Fax:06103-9883101
Mobil:0172-9825124
E-Mail: kb3eich@gmail.com

Monthly
Germany
AKHBAR-E-AHMADIYYA

VOL 23 | ISSUE 06 | JUNE 2022

ISSN : 2627-5090
Tel : +49 6950688722
Fax : +49 6950688722
Editor : Muhammad Ilyas Munir

PUBLISHER: SHOBA ISHAAT JAMAAT AHMADIYYA GERMANY PRINTER: RANA PRINT, HERKULESSTRASSE 45 50823 KÖLN Email: akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de